بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۝

حدیثِ ایماں

مجموعہ حمد و نعت

صوفی حاجی فضل الدین فدا کھیم کرنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۝
حدیثِ ایماں
مجموعہ
حمد و نعت
صوفی حاجی فضل الدین فداؔ کھیم کرنی

کوائف کتاب ہذا

نام کتاب ——— حدیثِ ایمان
صفحات ———
مصنف ——— صوفی محمد فضل الدین فدا کھیم کرنی لاہور
مرتبہ ——— چوہدری محمد صادق، محمد شفیق، خلیق الزمان ارشد
مقامِ اشاعت ——— مکان نمبر ۳۳۸ رام گلی نمبر ۱۱
برانڈرتھ روڈ لاہور
تعداد ——— ایک ہزار
تاریخ اشاعت ———
ناشر ——— چوہدری محمد صادق، محمد شفیق، خلیق الزمان ارشد
پریس ——— بشیر پرنٹرز رتیگن روڈ لاہور
خوشنویس ——— محمد ارشد نعیم چٹھہ

ہدیہ ——— درود شریف سورۃ فاتحہ و قُل شریف برائے ایصالِ ثواب
صوفی فضل الدین فدا کھیم کرنی (مرحوم)

انتساب

ناچیز اپنے اس بابرکت مجموعۂ نعت
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشفق
والدین کے اسمائے گرامی سے منسوب کر رہا
ہے جنہوں نے میری تعلیم و تربیت قرآن و
سنت کی روشنی میں کر کے مجھ پر احسانِ عظیم فرمایا۔
اللہ تعالیٰ میرے والد بزرگوار میاں غلام محمد مرحوم
اور والدہ محترمہ کریم بی بی کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا
فرمائے۔ آمین!

صوفی محمد فضل الدین فدا
کھیم کرنی لاہور

نام : حاجی بابو محمد فضل الدین

تخلص : فدؔا

ولدیت : میاں غلام محمد (مرحوم)

مشہور : صوفی فدؔا کھیم کرنی

جائے پیدائش : قصبہ کھیم کرن ضلع لاہور

تعلیم : میٹرک

ریٹائرڈ : گڈس کلرک محکمہ پاکستان ریلوے

پیرو مرشد : پیر حضرت عنایت علی شاہؒ

سلسلۂ عالیہ : قادریہ

آفتابِ فیض : تقسیم برصغیر سے پہلے، برکت علی شمیم، خیام الہند حیدر دہلوی اور سید کاظم علی کاظم سے پایا۔ پاکستان کے قیام کے بعد شاعر مزدور حضرت احسان دانش کا قرب حاصل رہا،

مشورۂ سخن : لیکن حضرت احسان دانش مرحوم کے مشورہ پر فصیح الکلام امام الفن حضرت علامہ دوانی مظفر نگری مدظلہ العالی سے مشورۂ سخن کرتے رہے۔

(محمد صادق)

سنِ ولادت : ۱۳۔ فروری ۱۹۰۸ء

سنِ رحلت : ۹ فروری ۱۹۸۶ء

گذارشات

ہمارے والد صوفی حاجی محمد فضل الدین فدا کھیم کرنی مرحوم و مغفور اپنا نعتیہ مجموعہ "حدیثِ ایماں" کے نام سے شائع کرانے کے آرزومند تھے لیکن وہ خوب سے خوب تر کی تمنا میں تخلیقات میں مصروف رہے بمقام افسوس ہے کہ زندگی نے مہلت نہ دی اور مرحوم یہ آرزو اپنے دل میں لئے اس دنیائے فانی کو خیرباد کہہ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔

ہم مرحوم کی روحِ مقدسہ سے معذرت خواہ ہیں کہ بصد عجلت "حدیثِ ایماں" شائع نہ کرا سکے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمیں والد صاحب مرحوم کی آرزو کے مطابق اُن کا کلام شائع کرانے کا فریضہ انجام دینے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اے کاش کتاب ھذا بارگاہِ خداوندی، دربارِ رسالتؐ اور عوام میں مقبولیت کا درجہ حاصل کرے۔ (آمین)

قارئین کرام سے التماس ہے کہ ہدیہ کے طور پر جب کتاب پڑھیں تو "حدیثِ ایماں" کے خالق اور ان کے مرحوم والدین کی روحوں کو ایصالِ ثواب کے لئے درود شریف، الحمد شریف اور سورۂ اخلاص پڑھکر بخش دیں۔

وما توفیقی الا باللہ

عرض گذار

چوہدری محمد صادق، محمد شفیق، خلیق الزماں ارشد — لاہور
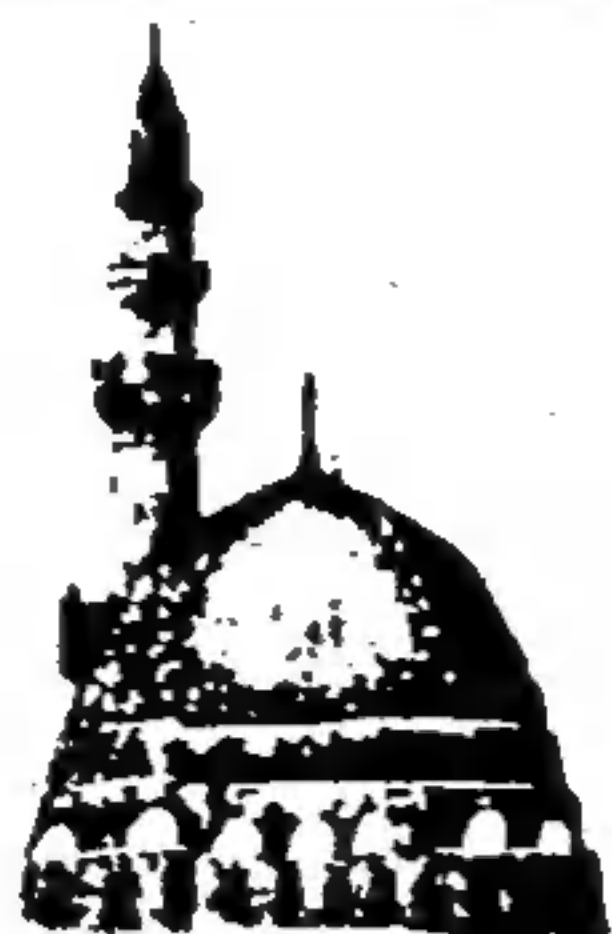
پیش لفظ

حمدِ باری تعالیٰ اور نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز روزِ ازل سے ہے پہلے ملائکہ اس عملِ خیر میں مصروف رہے۔ جب اس بزمِ آب و گِل میں انسان کا ورود ہوا تو انسان بھی ملائکہ سے کسی طور پیچھے نہیں رہا۔

رسولِ اکرم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے اسی طرح صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدحتِ نبیؐ آخر الزماں کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ نعتِ رسول کا یہ مبارک سلسلہ اولیاءِ اکرام اور عربی، فارسی، عبرانی، ترکی زبانوں سے گزرتا ہوا اردو زبان تک پہنچا شعرائے اردو نعت رسولؐ کو روحِ عبادت جان کر تخلیق کرتے رہے ہیں۔

صوفی حاجی محمد فضل الدین فدا الحکیم کرنی نے اپنی شاعری کی ابتدا غزل سے کی اور جب عشقِ رسولؐ اکرم کا سمندر دل میں موجزن ہوا تو ان کی طبیعت نعت گوئی پر مائل ہو گئی۔ پہلے نعت صرف ایک صنفِ سخن کی حیثیت رکھتی تھی لیکن عصرِ جدید میں نعت ایک مکمل فن کا درجہ حاصل کر چکی ہے یہی وجہ ہے کہ فدا محض رسولِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا نظم کرنے پر مطمئن نہیں ہوئے بلکہ روایت کی حدود سے باہر نکل کر سیرتِ رسولؐ اور اخلاقیاتِ نبویؐ کے حوالے سے دورِ حاضر کے اخلاقی بحران کی اصلاح کرنے میں سرگرم عمل رہے اتحادِ بین المسلمین اور نفاذِ قانونِ خاتم النبیینؐ ان کی نعت گوئی کا مقصد بن گیا ـــــ علاوہ ازیں فکر کی گہرائی و گیرائی خوبصورت ترین الفاظ کا استعمال، اظہارِ عشقِ رحمت اللعالمین شفیعُ المذنبینؐ اُن کی کہنہ مشقی، فن کی پختگی، صداقتِ افکار اور جرأتِ اظہار آج کے نعت گو شعراء میں انہیں ممتاز مقام پر فائز کرتی ہے ۔

فداؔ کھیم کرنی ۱۹۶۱ء کے اوائل میں میرے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہوئے ۔ میں اپنی علمی و فنی استعداد کے مطابق ادب کی سنگلاخ راہوں میں ان کی راہنمائی کرتا رہا ۔ مجھے افسوس ہے کہ اُن کی وفاتِ حسرت آیات کے بعد ان کا بیشتر کلام ضائع ہو گیا ۔ تاہم فرزندانِ فداؔ ان کا مختصر نعتیہ کلام ـــ ”حدیثِ ایماں“ کے نام سے شائع کر رہے ہیں مجھے اُن کی اس سعادت مندی پر بے حد مسرت ہے اُمید ہے کہ فضل الدین فداؔ اپنے اس نعتیہ مجموعہ کے حوالے سے ہمیشہ زندہ رہیں گے اور انہیں عرصۂ محشر میں شفیعِ محشر کی شفاعت اور ساحلِ کوثر پہ ساقیِ کوثر کی قربت حاصل رہے گی ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

ذوقی مظفر نگری

۱۶ ، اپریل ۱۹۸۹ء
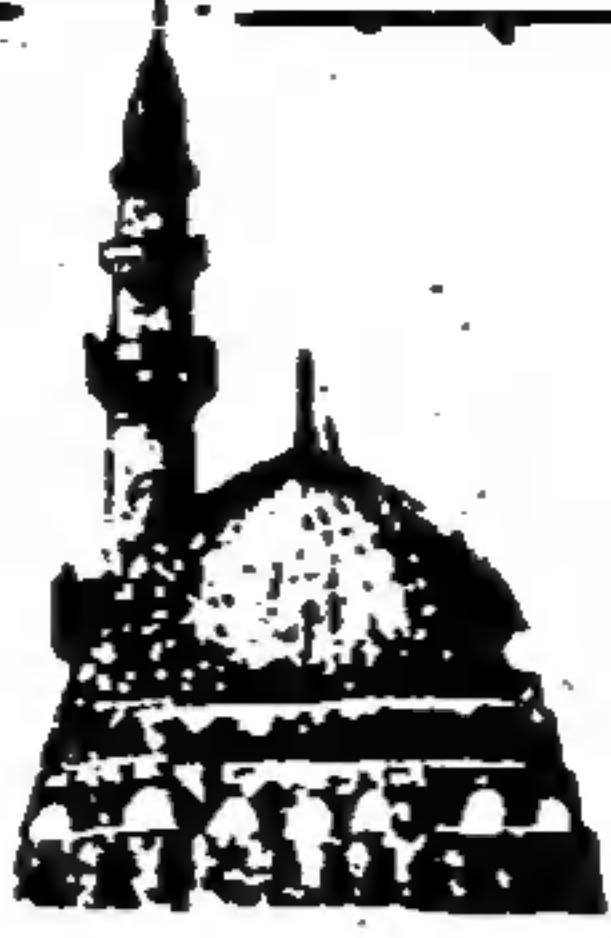
حدیث ایماں

لفظوں میں محبتِ رسولؐ کے اظہار کو نعت کہتے ہیں۔ نعتِ رسولؐ کا یہ سلسلہ قبل ازل سے جاری ہے اور انشاء اللہ بعد ابد تک قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضورؐ کے نُور کو خلق فرمایا اور سب سے پہلے خود اپنے شاہکارِ عظیم کی تعریف فرمائی۔ یوں نعت کی ابتداء ہوئی اس کے بعد ملائکہ مُقربین اور انبیائے صدیقین ثنا گو یانِ حضورؐ کے مبارک اور نوری زمرے میں شامل ہوتے رہے۔ کتنے ہی جلیل القدر انبیاء ایسے ہیں جنہوں نے حضورِ پُر نُور کی اُمّت میں شامل ہونے کی آرزو کی۔

قرآن حکیم میں حضورؐ شافع یوم کشور کی مدح و ثنا میں بے شمار آیات ہیں۔ خیر القرون میں حضرت حسّان بن ثابتؓ حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت کعب بن زہیر نے آنحضورؐ کی نعتیں لکھیں اور بارگاہِ رسالت سے

مقبولیت کی خلعتیں حاصل کیں پھر سعدیؒ، جامیؒ، قدسیؒ اور خسروؒ کے ادوار سے گزرتا ہوا یہ مبارک سلسلہ اردو زبان میں آیا۔ چنانچہ اردو کے ابتدائی شعراء (حضرت بندہ نواز، گیسو دراز، محمد قلی قطب شاہؒ، قاضی محمود بحری، سراج اورنگ آبادی، ولی دکنی، سودا اور امیر تقی میر) کے ہاں ہمیں نعت گوئی کے عمدہ نمونے نظر آتے ہیں۔

نعت گویانِ اردو کا یہ سلسلۃ الذہب بہت طویل ہے۔ آغاز سے زمانہ حال تک اس میں سینکڑوں مبارک نام شامل ہیں اور خود یہ عہد، جس میں ہم جی رہے ہیں، خالصتاً نعت کا دور ہے۔ ہر شاعر نعت گوئی میں اپنی شعری صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہا ہے اور نعتیہ مشاعروں کا رواج ہر طرف عام ہے۔ الحمد للہ!

انہی نعت گویانِ عصرِ حاضر میں حضرت فدا الکھیم کرنی کا اسمِ گرامی بھی نمایاں ہے۔ وہ کئی برسوں سے بڑے خلوص اور التزام سے نعتیں لکھ رہے ہیں اور اہلِ محبت سے داد حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی نعتیں نہایت سادہ اور سلیس ہیں جو عام قارئین کے دلوں میں اتر جاتی ہیں ——— لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ محض عوام کے شاعر ہیں ان کے ہاں فکر کی گہرائی اور فن کی پختگی بھی نمایاں ہے اور پھر بڑی بات یہ ہے کہ ان کا مطالعہ سیرت خاصا وسیع ہے۔ نعتوں میں اظہارِ عشق و محبت کے علاوہ وہ سیرتِ نبوی کے خاص اور اہم واقعات اس عمدگی سے لاتے ہیں کہ طبیعت بے ساختہ ان کی داد دینے کو چاہتی ہے۔ نعتِ نبویؐ کا یہی وہ عملی پہلو ہے جو سیرت کی جانب قارئین کی رہنمائی کرتا ہے۔

فدا الکھیم کرنی نے بڑی متنوع اور شگفتہ بحروں میں نعتیں کہی ہیں جو ان

کی قادر الکلامی اور حسنِ ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہی دیگر شاعرانہ خوبیوں کے علاوہ یہ ان کی ایسی خوبی ہے جس کے باعث وہ معاصر نعت گو شعراء میں ممتاز نظر آتے ہیں۔

"حدیثِ ایماں" فدا کھیم کرنی کی دس سالہ نعتوں کا حسین وجمیل انتخاب ہے۔ میں ان سطور میں (جیسا کہ آج کل رواج ہے) ان کے منتخب نعتیہ اشعار لکھ کر آپ کو مرعوب نہیں کروں گا، میرے نزدیک ان کا یہ پورا نعتیہ مجموعہ انتخاب کا حکم رکھتا ہے۔

آیئے "حدیثِ ایمان" کا مطالعہ کریں، مجھے یقین ہے آپ میری رائے کی تائید فرمائیں گے۔

عابد نظامی

ایڈیٹر ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور

لاہور ۱۷ ستمبر ۱۹۸۲ء

نقوشِ حیات

صوفی حاجی فضل الدین فدا کھیم کرنی ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء کو کھیم کرن ضلع امرتسر (پنجاب) بھارت میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد غلام محمد مرحوم متمول زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ والدہ مرحومہ کریم بی بی نہایت مخیّر اور پابندِ صوم وصلوٰۃ تھیں۔ فضل الدین پانچ سال کے ہوئے تو مشفقہ والدہ نے انہیں مقامی دینی درسگاہ میں داخل کرا دیا۔ دینی تعلیم حاصل کر چکے تو ———— دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کیلئے سرکاری سکول میں داخل کرا دیئے گئے۔ دسویں جماعت میں زیرِ تعلیم تھے تو اُن کے ذہن میں ادبی ذوق بیدار ہوا اور غیر مربوط اشعار کہنے لگے تعلیمی مشاغل سے فارغ ہوئے تو ریلوے میں بطور گڈز کلرک ملازمت اختیار کی اور اپنی خداداد صلاحیت، قابلیت اور حُسن دیانت کی بدولت ترقی حاصل کرتے رہے ۱۹۶۸ء میں گڈز سپروائزر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے وہ بسلسلۂ ملازمت کئی سال دہلی میں بھی قیام پذیر رہے وہاں اُستاذ بیخود دہلوی مرحوم اور نواب سائل دہلوی مرحوم کی ادبی محفلوں میں شریک ہونے کا نادر موقعہ ملا۔ دہلی کے اساتذہ کی قربت کا نتیجہ یہ ہُوا کہ فضل الدین فدا کھیم کرنی سادہ و سلیس زبان میں شعر کہنے لگے۔

فدا کھیم کرنی بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں لیکن عشقِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرارتِ طیبہ نے فدا صاحب کے آئینۂ دل و دماغ کو وہ جِلا بخشی کہ نعتِ رسول کے نورانی عکس خیالات میں ڈھلنے لگے۔

نعت کہنی شروع کی تو شاعری کی جملہ اصنافِ سخن سے ماورا ہو کر تاحیات نعت گوئی میں مصروفِ عمل رہے۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہماری محبوب مملکتِ خداداد پاکستان دُنیا کے نقشہ پر جلوہ گر ہوئی تو فدا کھیم کرنی۔ کھیم کرنی سے ہجرت کر کے لاہور میں قیام پذیر ہُوئے لاہور میں شاعرِ مزدور احسان دانش اور دیگر اساتذۂ علم و فن کی محفلوں میں شریک ہو کر داد و تحسین حاصل کرتے رہے۔ جب ادب کی سنگلاخ راہوں میں کسی مخلص رہبر کی ضرورت پیش آئی تو فصیح الکلام، اُستادِ سخن علامہ ذوقی مظفرنگری کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہو گئے۔ مشفق اُستاد نے بکمالِ نوازش اُن کی تخلیقات پر خصوصی توجہ دی، علم البیان اور عرُوض و فصاحت کے نکات سمجھائے۔ رفتہ رفتہ فضل الدین فدا نہایت خوبصورت اور پختہ اشعار کہنے لگے۔

موصوف فنِ تاریخ گوئی میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ سادہ لباس اُن کی سادہ مزاجی کا مظہر تھا۔ وہ نہایت خلیق اور راسخ العقیدہ حنفی المذہب تھے۔ زہد تقویٰ شب بیداری و عبادت گزاری اُن کا اوڑھنا بچھونا تھی۔

فدا مرحوم میرے معنوی بھائی تھے اس لئے میں اُنہیں قریب سے جانتا ہوں وہ کبھی اپنے مخالف کی بھی بُرائی نہیں کرتے تھے اپنے اُستاد کا بے حد احترام اور اپنے معنوی بھائیوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اس چمن زارِ فانی کی۔ بہار و خزاں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ــــ ہمیں داغِ مفارقت دے کر رنج و غم کے حوالے کر گئے مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے فکر و عمل کے حوالے سے تاابد زندہ رہیں گے اور اُنہیں عرصۂ محشر میں ساقیٔ کوثر کی قُربت نصیب ہوگی۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

بشیر رحمانی ــــ صدر انجمنِ محافظینِ اُردو

تیزاب احاطہ، سوامی نگر۔ لاہور ۷ اپریل ۱۹۸۹ء

حمدِ خالقِ دارین

جس کا ثانی نہیں ہے وہ یکتا ہے تُو　　ذاتِ والا تری لاشریک لہٗ
خالقِ دو جہاں تو ہے سبحانہٗ　　خلق کے لب پہ تیری ثنا کُو بکُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہو اللہ ہو

کوئلوں کی ہے کُوکُو میں نغماتِ ہُو　　قمریوں کی زباں پر ہے حق سِرّہٗ
نغمہ زن پھول پتے ہوا، رنگ و بُو　　کیف زا زمزمے پہ بے سُو بہ سُو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہو اللہ ہو

صاحبِ بخشش و جود و لطف و عطا　　شمعِ قلب و نظر میں ہے تیری ضیا
روئے شمس و قمر میں ہے تو جلوہ زا　　رنگ سے تیرے پھولوں کی ہے آبرو
اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہُو اللہ ہو

لب پہ لمحاتِ ہستی کے تمجید ہے　　دل میں تنویرِ خورشیدِ توحید ہے
ناامیدی میں تجھ سے ہی امید ہے　　ترا فرمانِ خوش کُن ہے لَا تَقْنَطُوْ
اللہ ہو اللہ ہُو اللہ ہو اللہ ہو

ساغرِ روحِ افزا محبت تری — ہے شراباً طہورا محبت تری
کون جانے کہ کیا ہے محبت تری — زلیست کو سرخوشی ہے تری جستجو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

ہر سحر ہے ترے نور کی اک جھلک — غنچہ و گل میں بھی ہے تری ہی مہک
یہ چمن زار میں بلبلوں کی چہک — جلوۂ زندگی ہے فدا سو بسو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

حمدِ خالقِ اکبر

ترا لطف وجہِ قرار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ
یہی زندگی کا مدار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ

یہ چمن چمن جو بہار ہے یہ شجر شجر جو نکھار ہے
تیری رحمتوں کا شمار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ

تو بعید وہم وگماں سے ہے تو قریب تر رگِ جاں سے ہے
مرے دِل میں تیرا دیار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ

کبھی نورِ شمعِ حرم ہے تُو کبھی رنگِ بزمِ ارم ہے تُو
کبھی سوزِ دل کا شرار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ

تُو چراغِ بزمِ حیات ہے تُو ضیائے شہرِ صفات ہے
تری ذات صبحِ دیار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ

مجھے خوفِ نارِ جحیم کیا تُو کریم ہے تُو رحیم ہے
تُو معینِ روزِ شمار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ

تری یاد میری انیس جاں ترا غم ہے دِل کی تب وتواں
ترا عشق میرا شعار ہے تیری شانِ جلّ جلالہٗ

ترے نام پر جو ہوا فدا وہ غمِ جہاں سے ہوا رہا
تو مسرّتوں کی بہار ہے تیری شان جلّ جلالہٗ
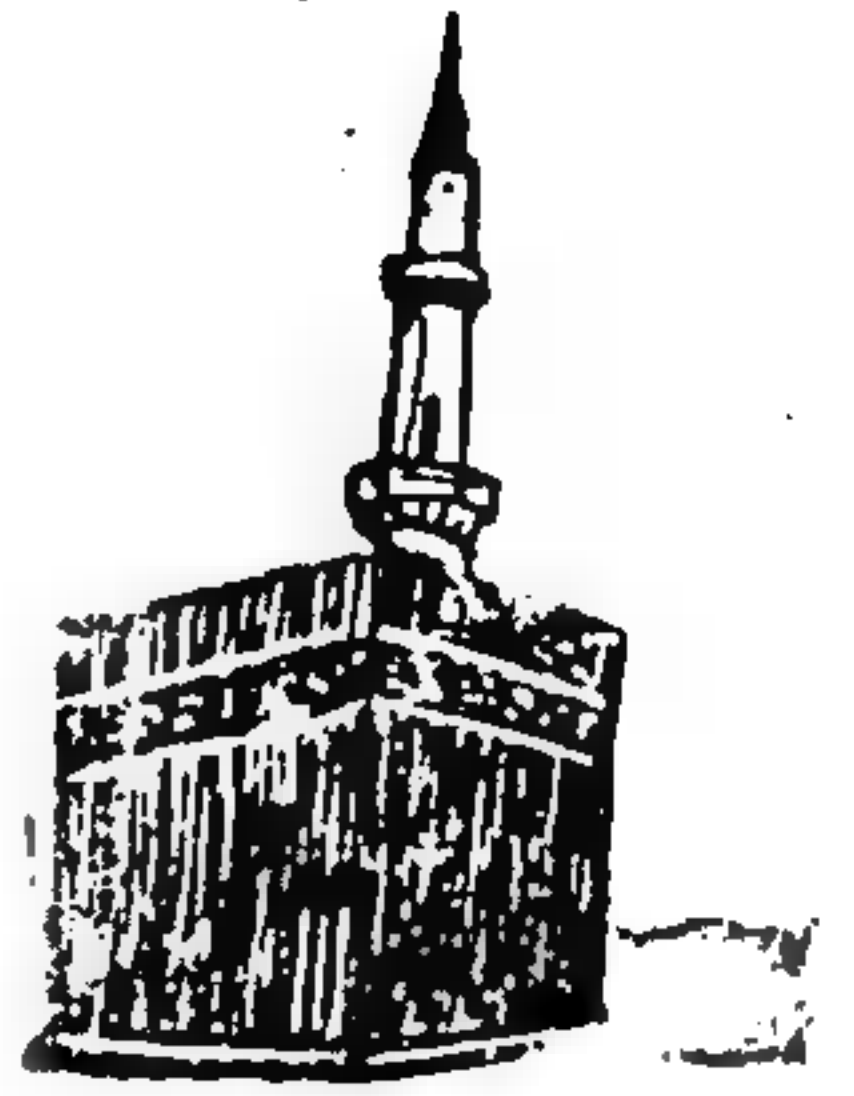
ازل میں کُن کی صدا لا الٰہ الا اللہ — ابد میں خُلدِ بقا لا الٰہ الا اللہ
جہانِ عشق و رضا لا الٰہ الا اللہ — متاعِ اہلِ وِلا لا الٰہ الا اللہ
نفس نفس میں رچا لا الٰہ الا اللہ — جگر جگر میں بسا لا الٰہ الا اللہ
نگارِ زیست کا جلوہ دل و نظر کو شفا — غمِ جہاں کی دوا لا الٰہ الا اللہ
بہارِ حق کی تمنا شبابِ دیدہ و دل — ریاضِ مہر و وفا لا الٰہ الا اللہ
وجودِ محفلِ ہستی بہارِ باغِ عدم — بنائے صدق و صفا لا الٰہ الا اللہ
یہ عرش و فرش یہ جن و ملک یہ لوح و قلم — یہ انس و جاں یہ فضا لا الٰہ الا اللہ
زہے صداقتِ خیر البشر کا یہ اعجاز ! — خوشابنوں نے پڑھا لا الٰہ الا اللہ
ضیا فروز اسی سے ہے منزلِ عرفاں — چراغِ راہِ ہُدیٰ لا الٰہ الا اللہ
نشاطِ خُلق و محبت شبابِ رحمتِ حق — نویدِ لطف و عطا لا الٰہ الا اللہ

یہی ہے میری تمنا یہی دُعا ہے فدا
رہے زباں پہ سدا لا الٰہ الا اللہ
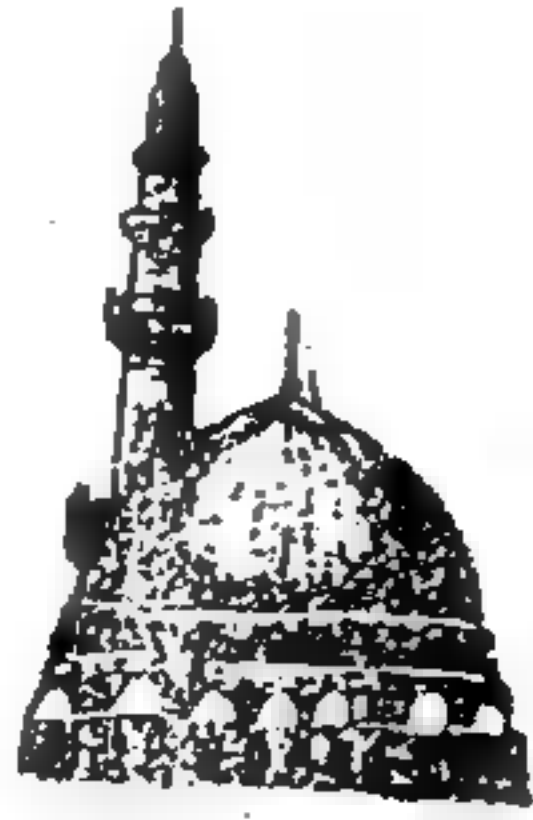
سکوں تم ہو قرار تم ہو درود تم پر سلام تم پر
جمالِ حق کی بہار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

شجر شجر کا نکھار تم ہو درود تم پر سلام تم پر
دل و نظر کا وقار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

تمہی سے مہر و وفا ہے زندہ تمہی سے میری انا ہے زندہ
خودی کے پروردگار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

شرافتوں کا شعور تم ہو سعادتوں کا ظہور تم ہو
دل و نظر کا قرار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

زمیں بھی روشن زماں بھی روشن تمہی سے کون و مکاں ہیں روشن
چراغِ بزمِ نگار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

بہارِ حکمت، شبابِ عظمت، کمالِ رحمت، علاجِ زحمت
شفیعِ روزِ شمار تم ہو درود تم پر سلام تم پر

دکھاؤ پھر شانِ مصطفائی تمہارے در تک ہو پھر رسائی
فدا کے اب غمگسار تم ہو درود تم پر سلام تم پر
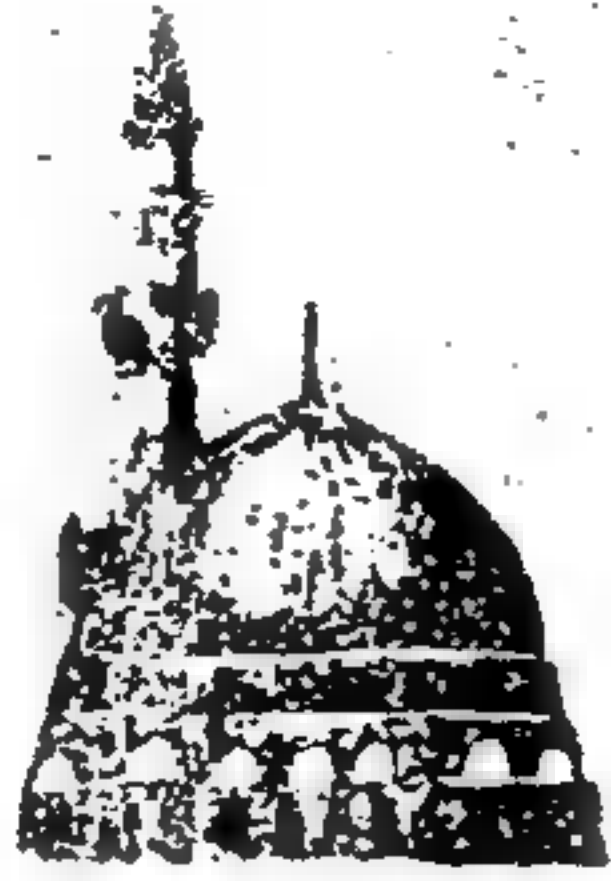
سلام اُس پر کہ جس کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے
سلام اُس پر کہ جس کا نام بخشش کی ضمانت ہے۔

سلام اُس پر کہ جو روحِ روانِ بزمِ عالم ہے
سلام اُس پر کہ جس کی ذاتِ اقدس فخرِ آدمؑ ہے

سلام اُس پر کہ جو تخلیق کا ہے جوہرِ یکتا
سلام اُس پر مشیت کا تقاضا جس کا ہے منشا

سلام اُس پر فدا جس کا بہر عنواں ثنا خواں ہے
سلام اُس ذات پر جس کا کرم بخشش کا ساماں ہے
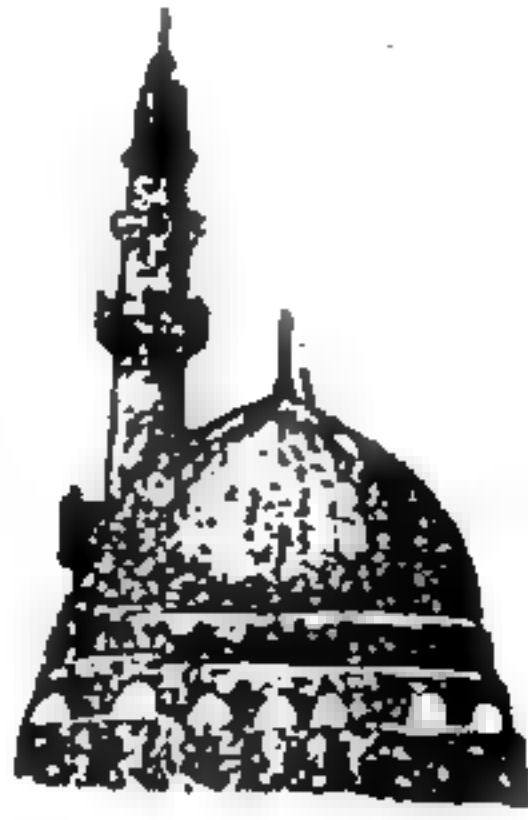
محبِ صاحبِ عرشِ بریں سلامٌ علیک
حبیبِ پاک رسولِ امیں سلامٌ علیک

بہارِ گلشنِ دینِ متیں سلامٌ علیک
سرورِ دیدۂ اہلِ یقیں سلامٌ علیک

بنائے جلوۂ دُنیا و دیں سلامٌ علیک
تمہاری ذات ہے افضل تریں سلامٌ علیک

فروغِ عظمتِ عرشِ بریں سلامٌ علیک
فروغِ زینتِ فراغِ حسیں سلامٌ علیک

رہِ حیات کی ظلمت ہوئی زوال پذیر
کمالِ جلوۂ مہرِ مبیں سلامٌ علیک

شبابِ گلشنِ انسانیت تمہی سے ہے
سدا بہار بہار آفریں سلامٌ علیک

حبیبیت کو یہ اعلیٰ مقام تم سے ملا
فضائے عرش کے مسند نشیں سلامٌ علیک

نشانِ منزلِ مقصود جگمگا اُٹھا
چراغِ جادۂ حق الیقیں سلامٌ علیک

فدا فدائے شہنشاہِ کائنات ہو تم
رہے زباں پہ دمِ واپسیں سلامٌ علیک
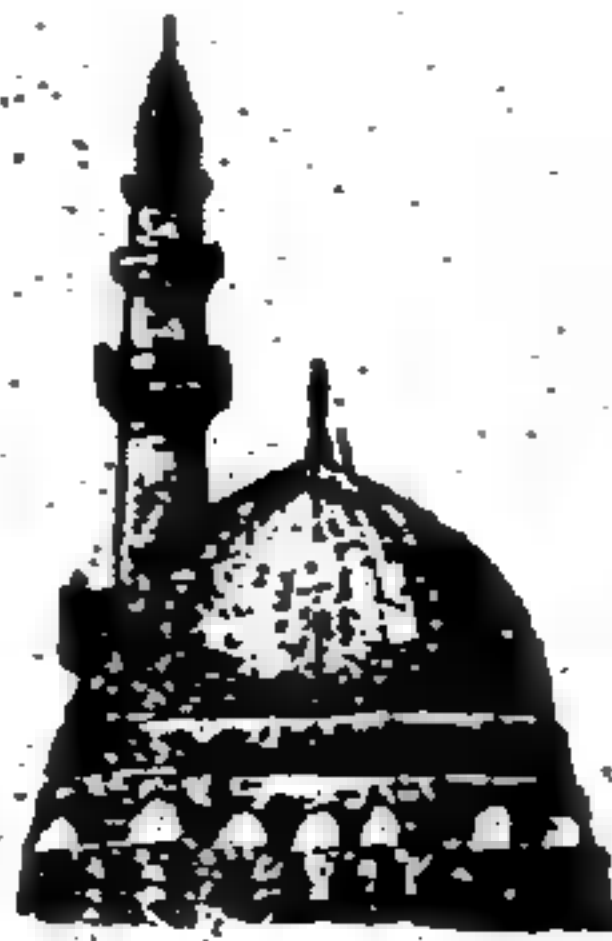
ریاضِ دِل کی فضائیں سلام کہتی ہیں
بہارِ غم کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

حضورؐ سرورِ عالم سے زائرِ د کہنا
وفا شعار ادائیں سلام کہتی ہیں

خدا کے واسطے کچھ التفات فرمائیں
جفا نصیب وفائیں سلام کہتی ہیں

حضورؐ مشفقِ عالم ہیں شفقتوں کا جہاں
تمہیں شکستہ نوائیں سلام کہتی ہیں

قبول کیجیے للّٰہ یا رسولؐ اللّٰہ
تمہیں اُداس فضائیں سلام کہتی ہیں

ظہورِ ختمِ نبوّت کے ہر اجالے کو
چراغِ دل کی ضیائیں سلام کہتی ہیں

خدا کا دامنِ قسمت ہے چاک چاک حضورؐ
تمہیں دریدہ قبائیں سلام کہتی ہیں۔
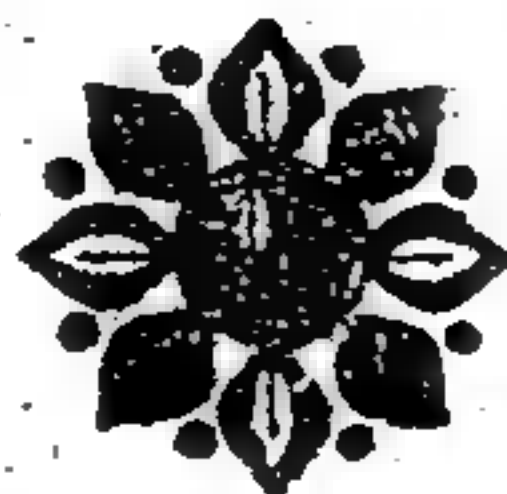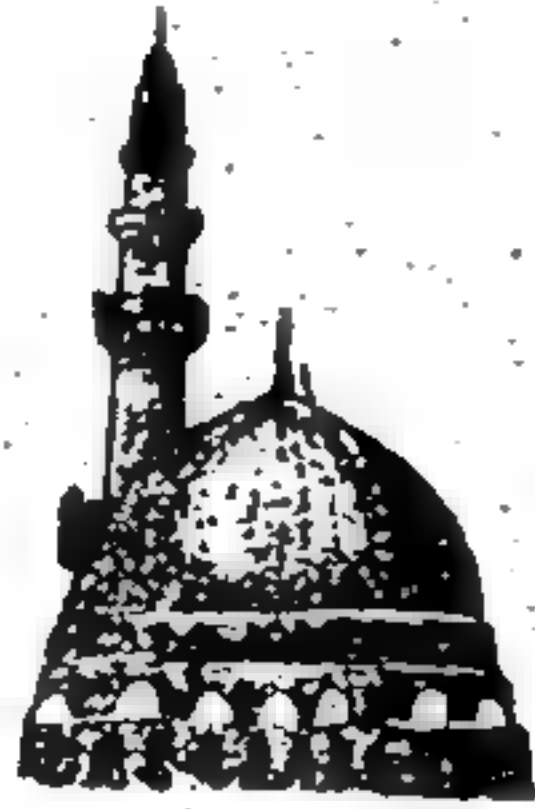
احمدِ مجتبیٰؐ پر درود و سلام — حضرتِ مصطفیٰؐ پر درود و سلام
مظہرِ کبریا پر درود و سلام — سرورِ انبیاء پر درود و سلام
شرک کی ظلمت مٹی ہے سویرا ہوا — مہرِ خیر الوریٰ پر درود و سلام
عارفوں کو ملی منزلِ معرفت — عارفِ دوسرا پر درود و سلام
بزمِ قلب و نظر سربسر نور ہے — شمعِ ارض و سما پر درود و سلام
جامِ فکر و عمل رند کو دے دیا — ساقیٔ ارتقاء پر درود و سلام
اے فدا شوق سے رات دن تم پڑھو — سیّد الانبیاء پر درود و سلام
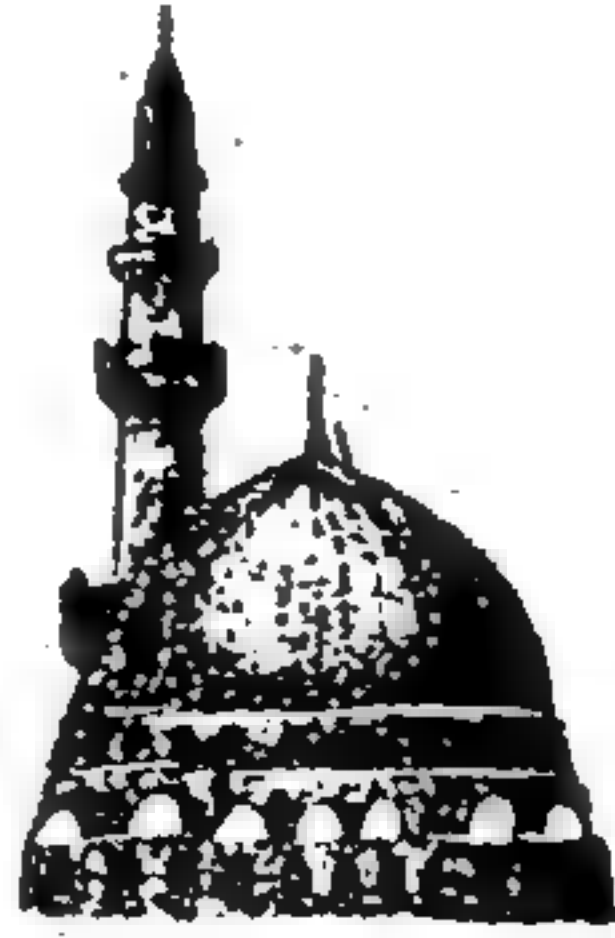
السلام اے نورِ ذاتِ کبریا　　السلام اے نیّرِ صبحِ وفا
السلام اے دین و دنیا کی بہار　　السلام اے نازشِ ہر دوسرا
السلام اے دردمندوں کی دوا　　السلام اے بے نواؤں کی نوا
السلام اے ابتدائے زندگی　　السلام اے منتہائے زندگی
السلام اے پیکرِ حسن و جمال　　السلام اے روحِ احساسِ جلال
السلام اے محورِ عشقِ خدا　　السلام اے مرکزِ حسن و وفا
السلام اے علم و حکمت کے دیار　　السلام اے فکر و دانش کے وقار
السلام اے سربسر لطف و عطا　　السلام اے مقصدِ قلبِ فدا

حسن کے معمار پر لاکھوں سلام
عشق کے مینار پر لاکھوں سلام

۶۱ ــ ۲۹
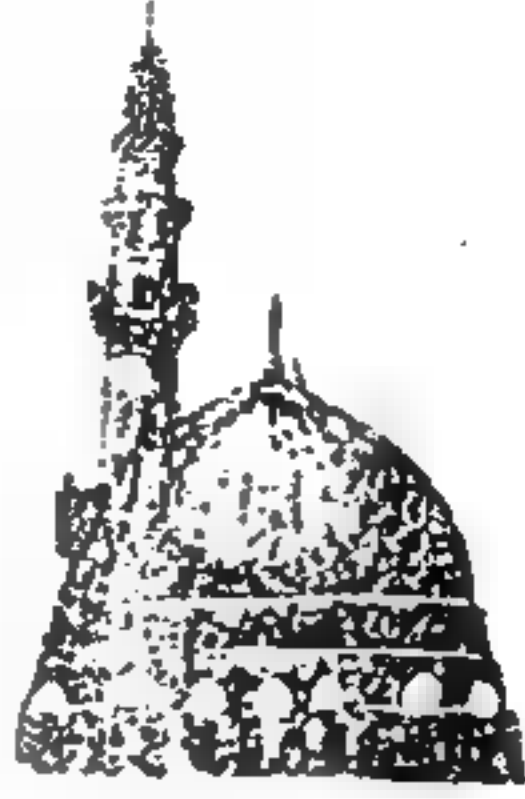
یہ تجھ پر ہے احسانِ داورِ حلیمہؓ — تری گود میں ہے پیمبر حلیمہؓ
تجھے مل گیا نورِ خلاقِ عالم — مقدر کی تو ہے سکندر حلیمہؓ
یہاں کھیلتے ہیں حبیبِ الٰہی — یہ فردوس ہے یا ترا گھر حلیمہؓ
لگائی ہے آنکھوں سے روئے منور — کہ رکھتی ہے قرآن پر سر حلیمہؓ
جسے تو پلاتی ہے شیرِ محبت — وہ ہے ساقیٔ حوضِ کوثر حلیمہؓ
رہے کیوں نہ اس پر درودِ ملائک — کہ رحمت کا در ہے ترا در حلیمہؓ
تری بکریوں کو چرایا ہے جس نے — وہ ہے دونوں عالم کا سرور حلیمہؓ
شہنشاہِ دنیا نہیں جس سے واقف — وہ دولت ہے تجھ کو میسر حلیمہؓ

فدا کیوں نہ ہو تجھ پہ ساری خدائی
اٹھاتی ہے نازِ پیمبر حلیمہؓ
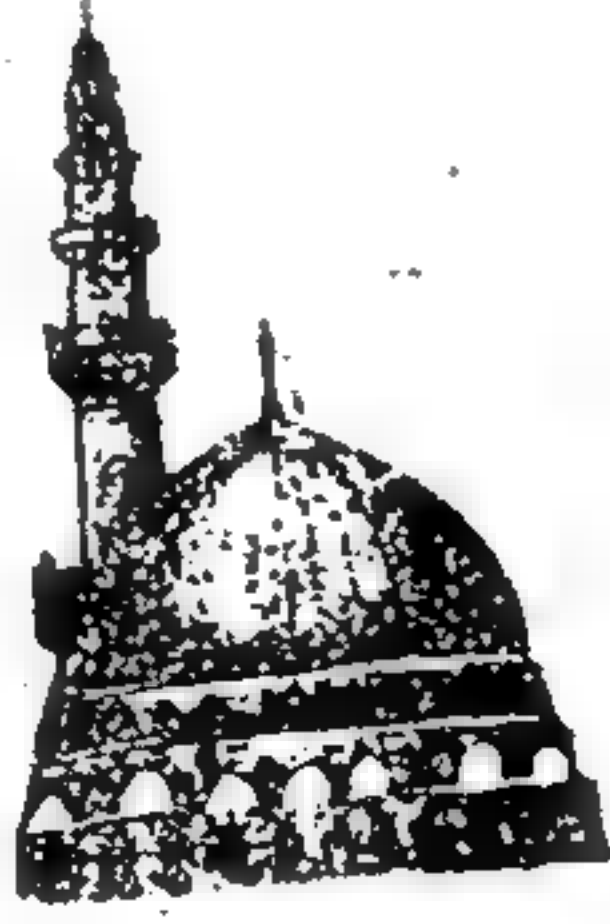
جو تنہا کبھی مصطفےٰ کھیلتے تھے — اشاروں پہ ارض و سما کھیلتے تھے

جہاں جا کے بدرالدجیٰ کھیلتے تھے — وہیں حور و غلماں بھی آ کھیلتے تھے

بظاہر تھا مکے کا فرشِ مقدس — مگر عرش صلِ علیٰ کھیلتے تھے

وہاں کے غلاموں کی قسمت بدل دی — جہاں شاہِ جود و سخا کھیلتے تھے

اُدھر شر کا نام و نشاں مٹ گیا ہے — جدھر جا کے خیر الوریٰ کھیلتے تھے

نہ کھیلا کوئی کھیل بچوں کی صورت — وہ ہر کھیل معجز نما کھیلتے تھے

قمر چیر لیتا تھا اپنا کلیجہ — ستاروں سے جب مصطفےٰ کھیلتے تھے

فداؔ کھیلتا تھا وہاں نورِ وحدت
جہاں سرورِ انبیاء کھیلتے تھے
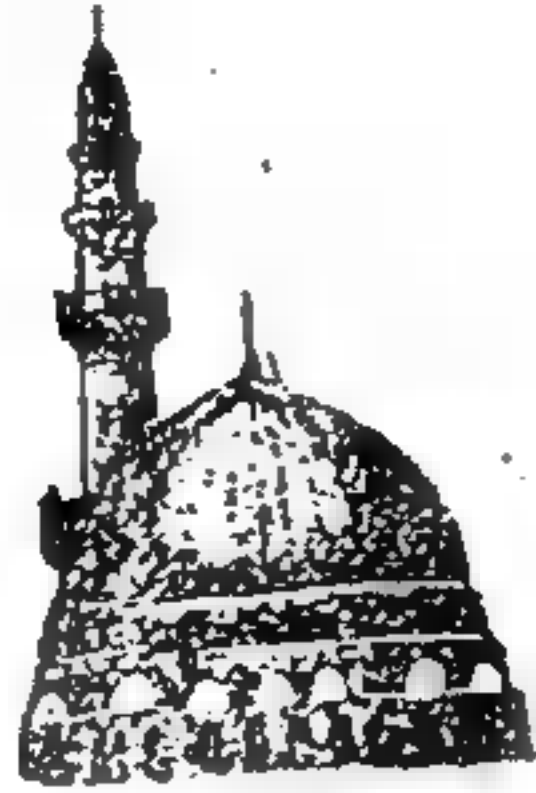
چراغِ محفلِ دارین احمدِ مختار
ضیائے سینۂ کونین سیّدِ ابرار

محمدِ عربی برگزیدہ و غم خوار
خدا کی صنعتِ تاباں کا خوبرو شہکار

مدینہ آپ سے پہلے تھا ظلمتوں کا غبار
ہُوا ہے آپ کے قدموں سے پیکرِ انوار

وہ آب وتابِ زمانہ وہ تابدارِ یتیم
الوہیت کے سمندر کا گوہرِ شہوار

بنائے لوح وقلم حرفِ انتہا کا جمال
وقیعِ ارض وسما خلدِ آگہی کا وقار

مہک رہی ہیں فضائیں نکھر رہی ہے نظر
چمن چمن میں درخشاں ہے رحمتوں کی بہار

مہ و نجوم نے مانگی ہے روشنی اُنؐ سے
خُدا کے نور کا پیکر ہیں سر بسر سرکارؐ

کلام پاک ہے خلقِ کلیمہ کی تفسیر
کھلے ہیں نطقِ رسالتؐ سے خَلق کے اسرار

اذانِ صبحِ رسالت سے جاگ اٹھی قسمت
نگاہِ شوق میں چمکی حقیقتِ بیدار

بہارِ گلشنِ ہستی کی آبرو ہیں رسولؐ
انہی کے فیض سے دشت و جبل ہوئے گلزار

ہر ایک ذرہ ہے رشک جمالِ کاہکشاں
ہر اک ذرہ ہے طیبہ کا خادرِ انوار

شبابِ خُلد کی تقدیس ہے فدا جس پر
جہاں میں ہے وہ بہار آفریں نبیؐ کا شعار

نظر نواز ہے ماحولِ آگہی کا سماں
بہارِ خلد کا محور ہے روضۂ سرکارؐ

یہاں ہیں رحمتِ یزداں کی بارشِ پیہم
نہ کیوں ہو مطلعِ انوار آپؐ کا دربار

دل و دماغ منور ہیں جس کے سائے سے
نبیؐ کے گنبدِ خضریٰ کے ہیں در و دیوار

جسے ملی نہ کہیں بھی دوائے تشنہ لبی
جمالِ ساقیؐ کوثر سے ہو گیا سرشار

مسافرانِ حقیقت بھٹک نہیں سکتے،
چراغِ راہِ حقیقت ہے آپؐ کا کردار
حُروفِ کنُ کی مُفسّر ہے آپؐ کی صورت
حدیثِ مظہرِ فطرت ہے آپؐ کی گفتار
جہانِ عزم و عمل جس سے ہے ضیا افروز
وہ آفتابِ ہدایت ہیں آپؐ کے افکار
حضورؐ حُسنِ کرم آپؐ کا ہے لاثانی
حضورؐ آپ ہیں ٹوٹے ہوئے دلوں کا قرار
حضورؐ علم دو عالم کے آپؐ ہیں عالِم
حضورؐ آپ کی نظریں ہیں کاشفِ اسرار
جمال ہر دو جہاں ہے حضورؐ کا جلوہ
مُحیطِ کون و مکاں ہیں حضورؐ کے انوار
جہاں میں آپؐ کا اخلاق معنئِ قرآں
جہاں میں حاصلِ ایماں ہے اُسوۂ سرکارؐ
نگاہِ حاکمِ دوراں کی جنبشِ محکوم
مطیعِ سرورِؐ کونین وقت کی رفتار
حضورؐ شانِ تمدن ہیں ارتقاء کے نقیب
حضورؐ عدل و عدالت کا آپ ہیں معیار
مہ و نجوم ہوں یا آفتابِ عالمتاب
سبھی ہیں آپ کے فیضِ جمال سے ضوبار

حضورؐ نازشِ خالق ہیں مایۂ مخلوق
حضورؐ آپ کا جبریلؑ خادمِ دربار
حضورؐ موجِ سخاوت ہیں فیض کا دریا
نشاطِ زلیست کا منبع ہے آپ کی سرکارؐ
کہاں ملی ہے کسی کو یہ شانِ محبوبی
خدا ہے آپ کے جلوؤں کا طالبِ دیدار
حضورؐ نورِ مجسم حضورؐ نیّرِ شوق
محیط ہر دو جہاں پر ہے جلوۂ انوار
حضورؐ آپؐ کی مٹھی میں بول اُٹھے پتھر
حضورؐ آپ نے سرسبز کر دیئے اشجار
بنائے معرفتِ حق حضورؐ کی سُنّت
سرُورِ قلب و نظر ہیں حضورؐ کے اذکار
نویدِ رحمتِ باری مکارمِ اخلاق
ازل کا حُسن ہیں دُنیا میں آپکی اقدار
قرینۂ لطف و کرم کا ہیں آپؐ کی نظریں
گناہگار کی بخشش حضورؐ کا کردار
شبابِ حُسنِ تقدّس حضورؐ کا چہرہ
متاعِ راحتِ کونین نُطقِ گوہر بار
غبارِ فرش کے ذرّات جگمگا اُٹھے
فرازِ عرش پہ چمکے حضورؐ کے انوار

وہ عطر بار بدن ہے کہ جس کی خوشبو سے
چمن چمن میں جہاں کے ہے آپ کی مہکار
ضیائے مہرِ شریعت ہیں آپؐ کے جلوے
جمالِ صبحِ طریقت ہے آپ کی سرکارؐ
حضورؐ آپ کی صورت ہے شرحِ سورۂ نور
حضورؐ آپ کی قامت ہے قامتِ انوار
حضورؐ شانۂ اقدس پہ مہرِ یزدانی
حضورؐ آپ کا سینہ خزینۂ اسرار
حضورؐ آپؐ کا فیضِ نگاہ! کیا کہنا
صحابہ معرفت و آگہی سے ہیں سرشار
شریعت آپؐ کی آئینہ طلب کو جلا
طریقت آپ کی اسرارِ زیست کا اظہار
حضورؐ قربِ الٰہی ہے آپ کی قربت
حضورؐ خاصۂ خاصانِ محفلِ غفار
حضورؐ آپ نے بخشی ہے اُس کو دارائی
غلام بن کے ہوا ہے جو حاضرِ دربار
حدِ فلک سے نہ عیسیٰؑ کے بڑھ سکے ہیں قدم
مقامِ عرش پہ پہنچے مگر مرے سرکارؐ
نہ کوئی اور ہوا عرش کا کبھی مہمان
مگر حضورؐ کو حاصل ہے یہ شرف یہ وقار

مگر اسیرِ جہالت ہے ملّتِ بیضا
حضورؐ درپئے آزار دین کے غدّار

اصولِ بزمِ اخوّت کا احترام کہاں
اب اہلِ دین ہیں آپس میں برسرِپیکار

عزیز جس کو نہیں اسوۂ رسولِ کریمؐ
وہ بن گیا ہے رذالت کے راستے کا غبار

کہاں نہیں ہیں انہیں مارنے کی تدبیریں
انہیں مٹانے کو اپنے پرائے ہیں تیار

بھلا چکے ہیں مہ و مہرِ آپؐ کا پیغام
بکھر رہی ہے اُجالوں سے ظُلمتِ کردار

بتانِ حرص و ہوس کے وُہی پجاری ہیں
جو دے رہے تھے زمانے کو نشۂ ایثار

کبھی تھی ان کی نفاست سے رُوح کی تعمیر
انہی سے قصرِ صداقت ہے آج کل مسمار

یہ کور چشم ہیں متوالے خود نمائی کے
شعورِ زیست کے جلوے انہیں کہاں درکار

لہو لہو ہے تمنائے زندگی ہر سُو
اس آڑے وقت میں کیجے مدد شہِ ابرار

حضور کاش ملے ان کو زندگی کا شعور
اسی میں عالمِ اسلام کا ہے عزّو وقار

حضورؐ دیدۂ مُسلم کو پھر نظر ہو عطا
حضورؐ آپؐ ہیں ظلمت میں نُور کا مینار

سوائے آپ کے فریادرس نہیں کوئی
حضورؐ اُمّتِ عاصی کے آپ ہیں غم خوار

کلی کلی ہو شگفتہ سدا بہار ہوں گُل
خزاں رسیدہ چمن میں پھر آئے فصلِ بہار

تمام عمر ثنائے حضورؐ کیوں نہ کروں
مری نجات کا ساماں ہیں نعتیہ اشعار

بصد خلوص کہا ہے قصیدۂ مرسلؐ
قبول کاش کریں اس کو احمدِ مختار

نبیؐ کی یاد میں اے کاش موت آجائے
فداؔ، تو جنتِ رضواں کے ہم بھی ہوں حقدار
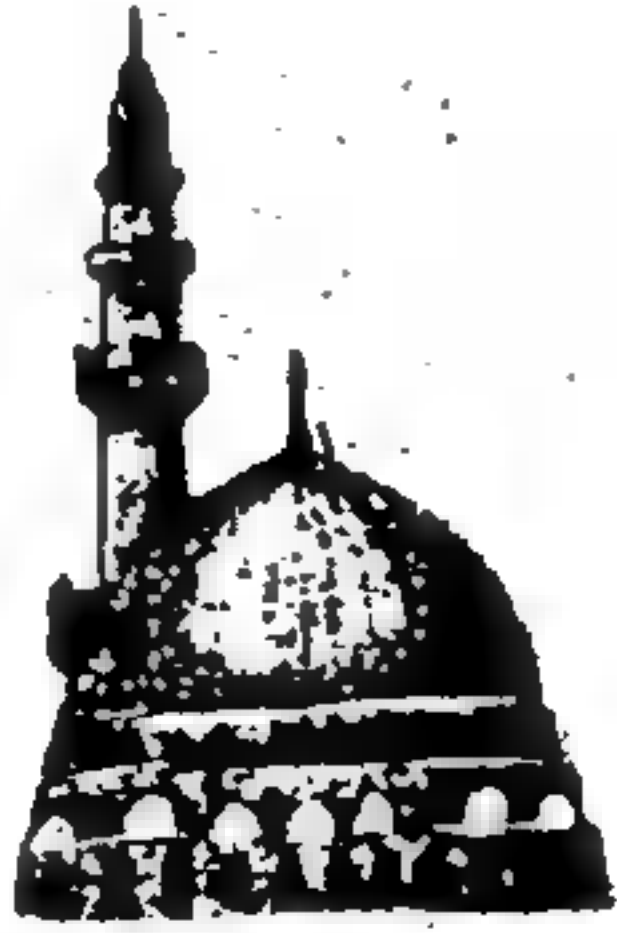
السلام اے مرجعِ وحیٔ خداوندِ کریم
السلام اے بندہ پرور پیکرِ خُلقِ عظیم
السلام اے مخزنِ ایماں محبت کے امیں
السلام اے ساحلِ امواجِ دریائے یقیں
السلام اے آفتابِ زلیست اے صبحِ وقار
السلام اے حُسنِ حق اے عشق کے پروردگار
السلام اے علم و حکمت کے گلستاں کی بہار
السلام اے کائناتِ آب و گِل کے تاجدار
السلام اے مطلعِ انوارِ عرفانِ خُدا
السلام اے مقطعِ اسرارِ قرآنِ خُدا
السلام اے ابرِ رحمت اے فدآ کے غمگسار
السلام اے بارشِ اکرام اے شفقت شعار
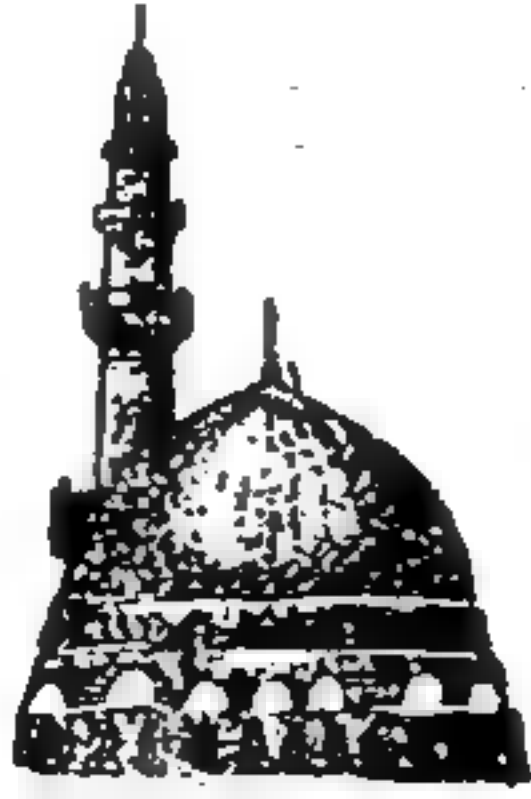
آفتابِ صبحِ رحمت ہیں محمدؐ مصطفےٰ
سربسر انوارِ فطرت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

آپؐ کے قدموں پہ جھکتی ہے جبینِ فلسفی
شہریارِ علم و حکمت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

چاند سورج کی زباں پر کیوں نہ ہو صلِّ علیٰ
نورِ عرفانِ حقیقت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

منبعِ دریائے رحمت موجۂ صبحِ طلب
مصدرِ نورِ ہدایت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

جس کی خوشبو سے مہک اٹھا ہے جلووں کا بدن
وہ بہارِ باغِ وحدت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

جس کی صورت پہ وہ صورت آفریں شیدا ہوا
وہ جمالِ آگیں حقیقت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

ان کے جلووں سے اندھیروں میں اجالا ہو گیا
مہرِ انوارِ شریعت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

دیکھنے میں زیبِ تن ہے آدمیت کا لباس
اصل میں جانِ مشیت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

میرا ایماں میری دولت اور میرا علم و فن
میری دنیائے محبت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

عاصیوں کو بخشوائیں گے سرِ روزِ جزا
مالکِ ملکِ شفاعت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

جامِ کوثر ہے فدا اُن کے فدائی کے لیے
ساقیٔ رندانِ جنت ہیں محمدؐ مصطفےٰ

تطہیرِ جسم و روح بہ نوکِ قلم کریں
اوراقِ دل پہ نعتِ پیغمبرؐ رقم کریں
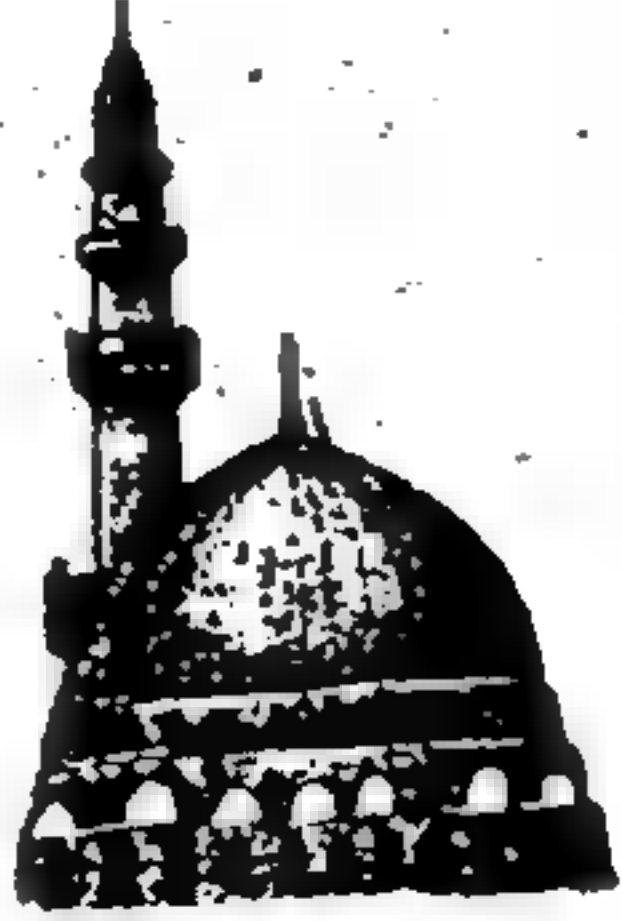
تعمیر کر کے قصرِ محبت حضورؐ کا
معمار خود کو اپنے مقدر کا ہم کریں

پھر ذکرِ لَا اِلٰہ سے چمکائیں زندگی
پھر استوار نسبتِ شاہِ اُمم کریں

عشقِ فدائے پاک سے نازل ہوں رحمتیں
یادِ رسولِؐ پاک میں آنکھیں جو نم کریں

مل جائیں رہروں کو حقیقت کی منزلیں
روشن اگر حضورؐ کے نقشِ قدم کریں

لطف و کرم تو رحمتِؐ عالم کا عام ہے
ہم بھی تو خود کو لائق لطف و کرم کریں

حل مشکلاتِ زیست کا اس کے سوا نہیں
حکمِ رسولؐ پر سرِ تسلیم خم کریں

ٹھکرا چکے ہیں دہر کے بندے تو اب مجھے
اے کاش اب حضورؐ نگاہِ کرم کریں
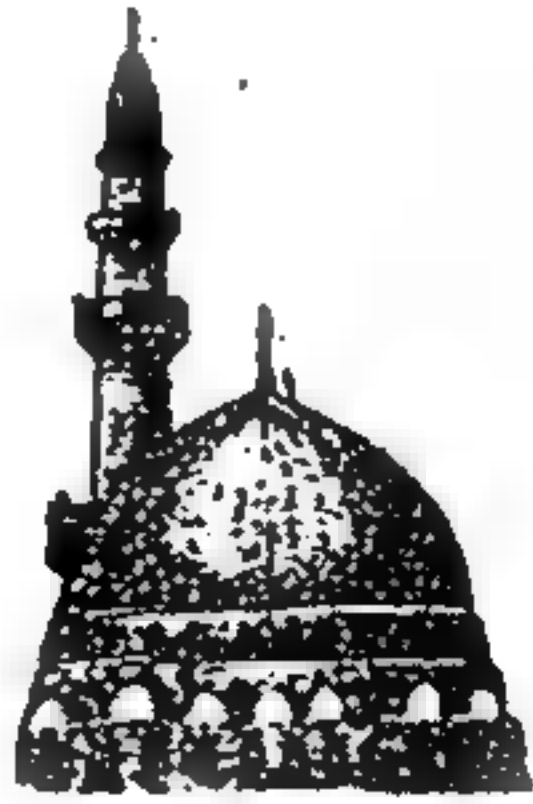
اس گمرہی کے دور میں ہر گام پر فدا
لازم ہے اتباعِ شہِؐ محتشم کریں

عشق کے سامنے اگر حسنِ محمدؐ ہی نہیں
محفلِ آگہی بھی پھر محفلِ آگہی نہیں

محرمِ رازِ کُن فکاں تو ہے امامِ ہر زماں
اس کی نماز رائیگاں تیرا جو مُقتدی نہیں

شہرِ دل و نگاہ میں رنج و الم کے سائے ہیں
مشعلِ دیں ترے بغیر وقت میں روشنی نہیں

تو ہی صبا کی آن ہے تو ہی چمن کی جان ہے
جس میں تری مہک نہ ہو ایسی کوئی کلی نہیں

خالقِ کائنات کی خاک اسے ہو معرفت
جس کو مرے رسولؐ کے نور سے آگہی نہیں

راہِ نبیؐ میں جو فدا دولتِ جاں لٹا گیا
لاکھ گناہگار ہے پھر بھی وہ دوزخی نہیں
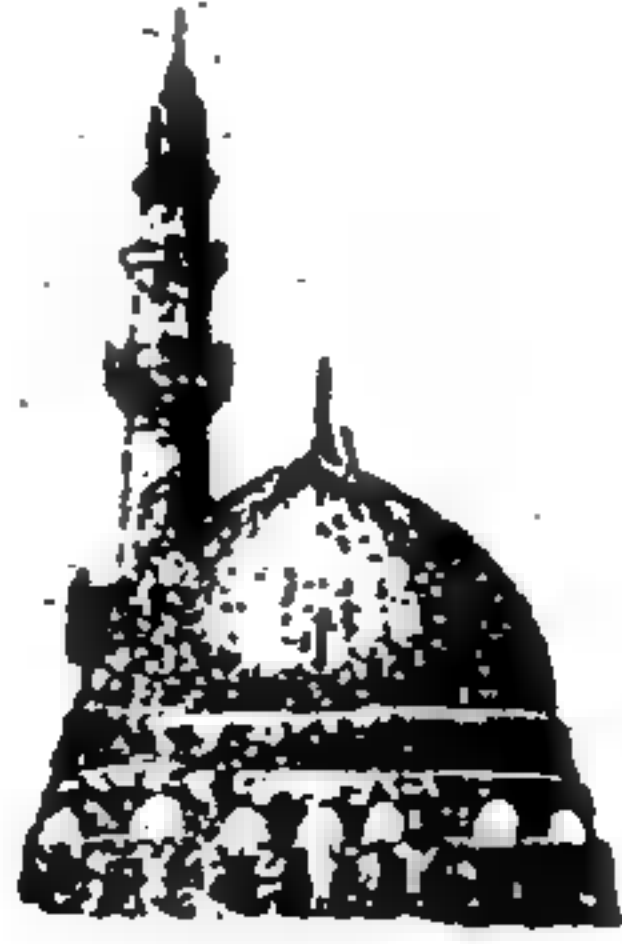
- نہ کوئی ضابطہ آئینِ کبریا کی طرح
نہ کوئی دین ہوا دینِ مصطفےٰؐ کی طرح

خدا شناس نگاہیں کہیں جھکیں کیونکر
نہیں ہے لائقِ سجدہ کوئی خدا کی طرح

بہارِ نورِ الٰہی ہیں آپؐ کے جلوے
مرے چمن میں بھی آجایئے صبا کی طرح

شبِ فراق جو دیکھا حضورؐ کا جلوہ
نکھر گئی ہے نظر صبحِ جانفزا کی طرح

- کسے ملی ہے جہاں میں یہ شانِ محبوبی
نبیؐ کہاں کوئی محبوبِ کبریا کی طرح

مرے رسولؐ کا لطفِ نگاہ کیا کہنا
مریضِ دردِ محبت کو ہے دوا کی طرح

بہ فیضِ عشقِ شہؐ کائنات کے در پہ
جھکا رہا ہوں جبینِ طلب گدا کی طرح

کھلے نصیب محمدؐ جو یاد فرمائیں
فدا ہے دہر میں بھولی ہوئی صدا کی طرح

جل رہے تھے سوزِ حرماں سے دماغ / بجھ رہا تھا بزمِ ہستی کا چراغ
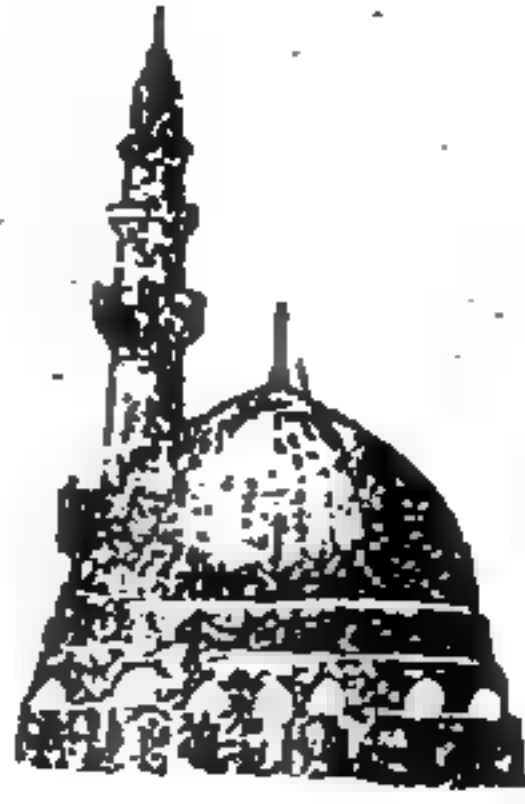
ٹہنیاں افسردہ آزردہ بہار / مضمحل تھا زندگی کا لالہ زار

چھا رہی تھی زحمتِ غم کی گھٹا / دُور تر تھی رحمتِ حق کی ہوا ؟

مضمحل تھی روحِ کیلائے وسیم / قیس کی راہوں میں تھی آندھی مقیم

بت گروں کا سر پھرا سر تاج تھا / لات و عُزیٰ کا حرم پر راج تھا

جام اچھالے جا رہے تھے رات دن / بادہ کش مستا رہے تھے رات دن

ظلم کی آنکھوں میں تھا ظالم خمار / آدمی مظلومیت کا تھا شکار!

راہزنوں کے قافلے تھے راہ میں / راہ رَو ڈوبے ہوئے تھے آہ میں

بیکسوں کا آسرا کوئی نہ تھا / منزلیں گم رہنما کوئی نہ تھا

عالمِ توریت و انجیل و زبور / کہہ رہے تھے آنے والے ہیں حضورؐ

وہ مبارک لمحہ آخر آ گیا / جس نے پیاسوں کو دیا آبِ بقا

آمنہؓ کو نورِ یزداں مل گیا / خیر سے ظاہر ہوئے خیر الوریٰ

نورِ حق کا دہر میں چرچا ہوا / ظلمتوں میں مچ گیا کہرام سا

چھا گئے مکے پہ لمحے نور کے / انس و جاں نے گائے نغمے نور کے

مل گئی ہے بے نواؤں کو نوا / ہر طرف گونجی امیدوں کی صدا

قریہ قریہ ہو گیا راحت فضا
کوچے کوچے میں یہ لہرائی صدا

تاجدارِ ہر دو عالم آ گئے
نور کے جلوے جہاں پر چھا گئے

دہر میں گونجی صدائے زندگی
مصطفےٰ خوش آمدی خوش آمدی

اب مٹیں گے جبرِ ظلمت کے نشاں
اب نہائے گا اجالوں میں جہاں

اب ملیں گی آدمی کو عظمتیں
اب ملیں گی زندگی کو رفعتیں

کھڑکیوں سے جھانکتی ہے صبحِ نو
بڑھ رہی ہے آفتابِ دیں کی ضو

مسکرا اٹھا ہے ذوقِ آگہی
مردہ دل کو مل گئی ہے زندگی

چین بے چینوں کو حاصل ہو گیا
غمکدہ راحت کی محفل ہو گیا

چھا گئی دنیا پہ رحمت کی گھٹا
بارشِ انوار سے نکھری فضا

ذرّے ذرّے کو ملی ہے تازگی
گوشے گوشے میں ہے رخشاں زندگی

غنچہ غنچہ ہے عروسِ نوبہار
دیدنی ہے ٹہنی ٹہنی کا نکھار

ذرّے مہتابِ ثریّا ہو گئے
جو گدائے در تھے آقا ہو گئے

کھل گیا دروازۂ فیض العلوم
درسِ ایماں لینے آیا اک ہجوم

ہر طرف ہے نورِ یزدانی کی دھوم
روشنی کی بھیک لیتے ہیں نجوم

جو تھے دشمن بھائی بھائی ہو گئے
مل گئے ایسے اکائی ہو گئے

ہر طرف اخلاص کا چرچا ہوا
اہلِ ایماں کو ملا حسنِ وفا

لب پہ ہے لمعات کے صلِّ علیٰ
یا محمد مصطفےٰ خیر الوریٰ

آپؐ کے جلوؤں کا طالب ہے فداؔ
آپؐ کی نسبت ہے وجہِ ارتقا
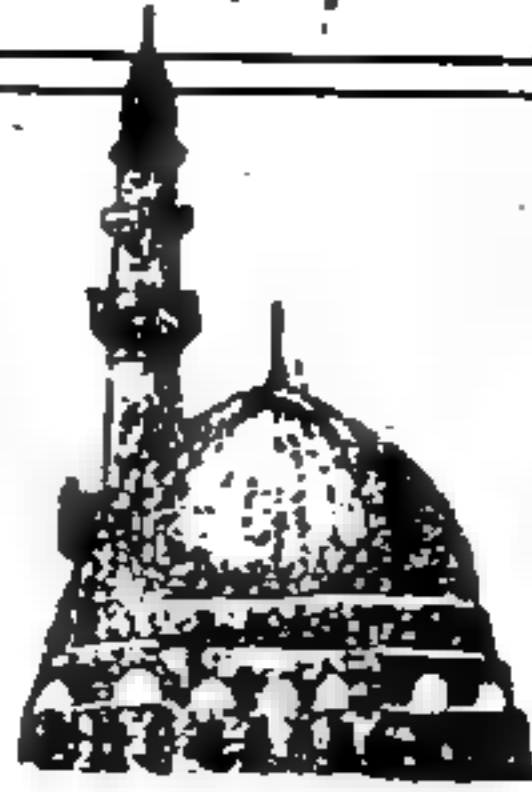
تسکینِ ممکنات ملی تیرے شہر میں
آسائشِ حیات ملی تیرے شہر میں

زہنے میں حادثات کے انساں تھا ہر طرف
آفات سے نجات ملی تیرے شہر میں

تکذیب کی حدوں سے گزر آئی جب نظر
تقدیسِ شش جہات ملی تیرے شہر میں

میری نگاہِ شوق تھی مدت سے تشنہ کام
جوئے تجلیات ملی تیرے شہر میں

گھبرائے جس کے سائے سے مرگِ طلب کا غم
وہ سرمدی حیات ملی تیرے شہر میں

جُور و جفا کے شور میں انساں تھا مضمحل
مہر و وفا کی بات ملی تیرے شہر میں

منزل ہے بے نقاب جمالِ صفات کی
معراجِ حسنِ ذات ملی تیرے شہر میں

خالی تھا جامِ شوق سرورِ حیات کا
صہبائے التفات ملی تیرے شہر میں

تیرے فدا کو نعمتِ کونین یا نبیؐ
حسبِ توقعات ملی تیرے شہر میں
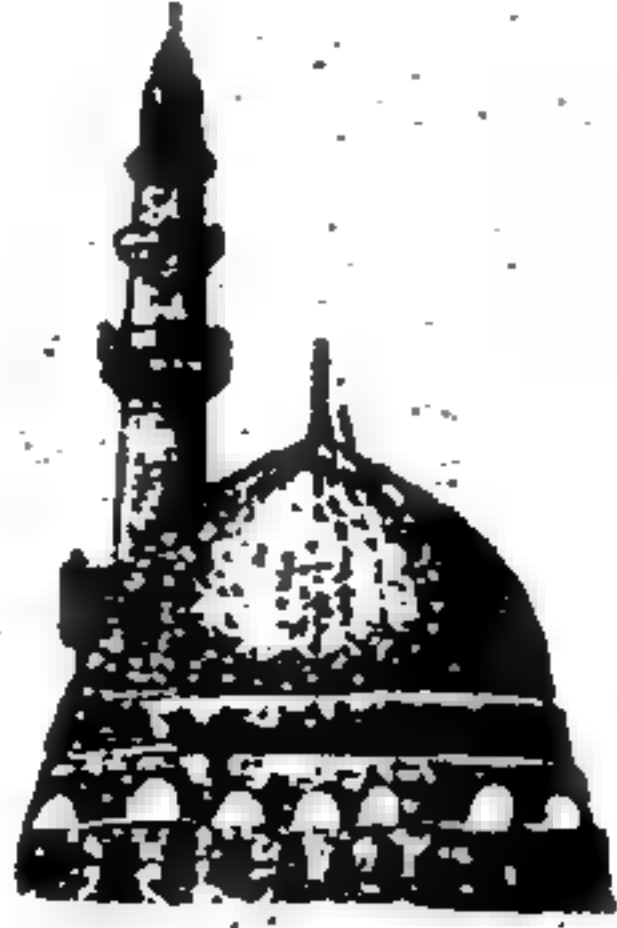
خدائے معظّم سمیعاً بصیرا — نبیؐ مکرم بشیراً نذیرا
بیادِ محمد ہے ذکراً کثیرا — تو راہِ طلب ہے یسیراً یسیرا
کوئی راز ان سے چھپے غیر ممکن — حبیبِ خُدا ہیں لطیفاً خبیرا
منور ہوا جس سے اسریٰ کا عالم — وہ سِرِّ حقیقت وہ نوراً شہیرا
جو راہی ہوا منزلِ کبریا کا — ہوا اس کو حاصل مقامِ کبیرا
جو باغی ہے دستورِ سرکارِ دیں کا — اسی کے لیے ہے وساءَت مَصیرا
ازل اس سے روشن ابد اس سے تاباں — رُخِ مصطفیٰؐ ہے سراجاً منیرا
بہ فیضِ غمِ عشق راہِ وفا میں — محمدؐ ملے ہیں بحُسنِ ظہیرا
بدل دیجیے میری تحریرِ قسمت — شہنشاہِ عالم نبیؐ قدیرا

فدآ کو نہیں خوفِ میدانِ محشر
محمدؐ ہیں اس کے شفیعؐ نصیرا

* * *
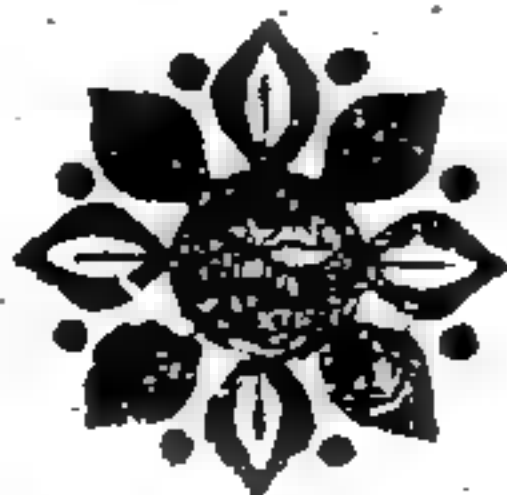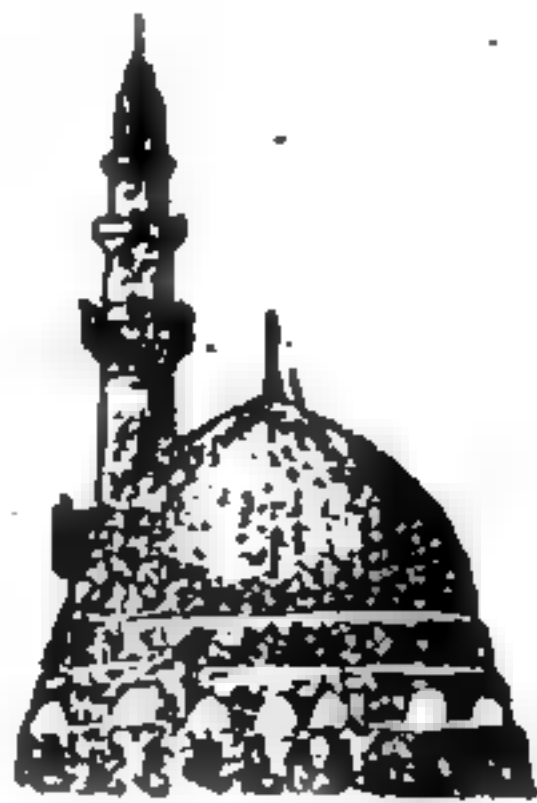
پیکرِ نورِ خدا سیّدِ مکّی مدنی
رونقِ ہر دوسرا سیّدِ مکّی مدنی

منبعِ جود و سخا مخزنِ الطاف و عطا
مصدرِ حسن و وفا سیّدِ مکّی مدنی

وارثِ کون و مکاں صاحبِ لولاکَ لمَا
تم ہو محبوبِ خدا سیّدِ مکّی مدنی

مطلعِ مہرِ طلب صبحِ تمنّا کا سبب
جلوۂ حسنِ خدا سیّدِ مکّی مدنی

اللہ اللہ شبِ اَسریٰ کے مسافر کا مقام
رونقِ عرشِ عُلا سیّدِ مکّی مدنی

دل میں ہو ذکر تو آنکھوں میں ہو تصویرِ جمال
لب پہ ہو صلِّ علیٰ سیّدِ مکّی مدنی

خلد کی اپنے فداؔ کو بھی بشارت دیجئے
جان و دل تم پہ فداؔ سیّدِ مکّی مدنی
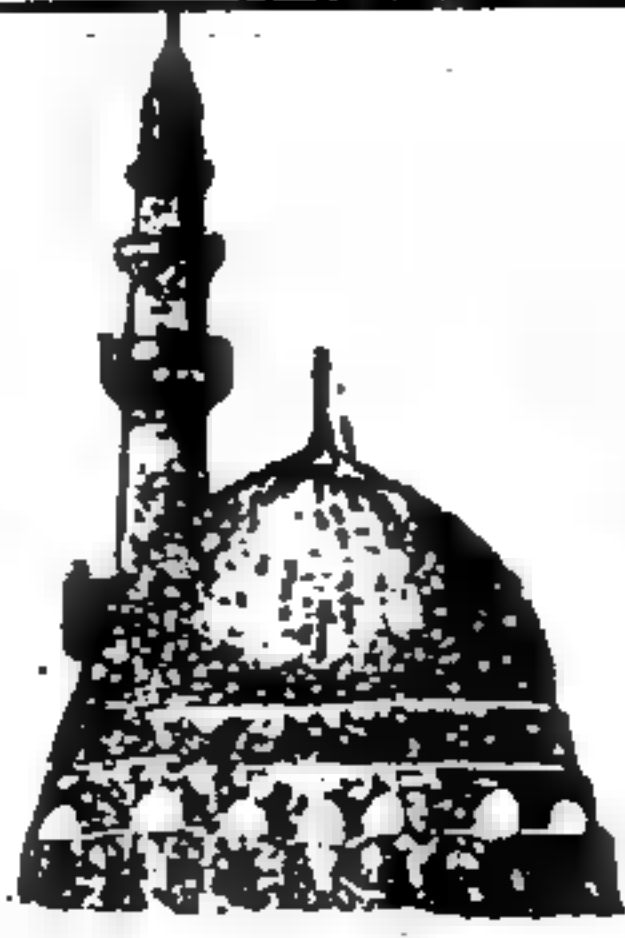
شیدائے رسولِ اکرمؐ کو محبوب شریعت ہوتی ہے
عشاقِ حبیبِ خالق کا مقصودِ حقیقت ہوتی ہے

جس دل سے شفیعِ محشر کی تصدیقِ رسالت ہوتی ہے
اس دل پہ عنایت ہوتی ہے اس دل کی شفاعت ہوتی ہے

اس کون و مکاں کا ہر ذرّہ ہو جاتا ہے اُس کا دیوانہ
سرکارِ دو عالم سے جس کو بے لوث محبت ہوتی ہے

یہ رہروانِ عشقِ نبیؐ جب طیبہ کی جانب بڑھتے ہیں
اللہ اے ذوقِ منزلِ دیں ہر گام پہ جنت ہوتی ہے

خالق کی شہادت ملتی ہے مخلوق کے دلکش جلووں سے
دیدار خدا کا ہوتا ہے جب ان کی زیارت ہوتی ہے

اس بزمِ جہاں سے بیگانہ ہوتا ہے نگاہوں کا عالم
جس وقت نبیؐ کے جلووں سے مانوس طبیعت ہوتی ہے

کیا لوح و قلم کیا کون و مکاں قرباں ہیں اس پر دونوں جہاں
جس دل میں رسولِ برحقؐ کی معصوم امانت ہوتی ہے

کیا مجھ کو خیال آتا ہے خدا دنیائے ذلیوں کی حالت کا
کب عشقِ نبیؐ سے اس دل کو اِک لمحہ بھی فرصت ہوتی ہے
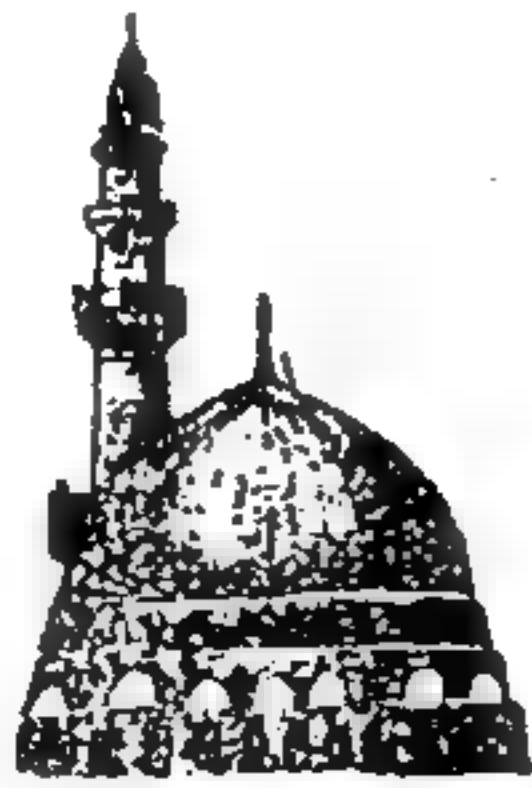
دیدہ و دل میں خراماں سبز گنبد کے مکیں
ہر دو عالم کے نگہباں سبز گنبد کے مکیں
کُفر کی ظلمت میں شمعِ منزلِ حق الیقیں
پیشوائے پیشوایاں سبز گنبد کے مکیں
پھر زمینِ آرزو پر چھا رہی ہیں ظلمتیں
پھر رُخ دیں کے مہرِ تاباں سبز گنبد کے مکیں
افتخارِ عرش بھی ہیں تاجدارِ فرش بھی
مایۂ صد نازِ دوراں سبز گنبد کے مکیں
آپ کی صُورت ہے تفسیرِ حدیثِ آگہی
آپؐ کی سیرت ہے قرآں سبز گنبد کے مکیں
اللہ اللہ آپؐ کے حسنِ تقرُّب کا مآل
مل گیا ہے قربِ رحماں سبز گنبد کے مکیں
دن دیہاڑے لُٹ رہی ہے دولتِ ایمان و دیں
ملک و ملت کے نگہباں سبز گنبد کے مکیں

آپؐ کی خوشبو سے مہکا ہے چمن زارِ حیات
آپؐ ہیں روحِ بہاراں سبز گنبد کے مکیں
آپؐ ہی سے صبحِ نَو کی روشنی ہے فیض یاب
آپؐ ہیں انوارِ یزداں سبز گنبد کے مکیں
آپؐ کی رحمت ہے روز و شب کی زحمت کا علاج
شہریارِ شہرِ امکاں سبز گنبد کے مکیں
اِس فدائے بے نوا پر بھی کرم کی اِک نظر
پردہ پوشِ فردِ عصیاں سبز گنبد کے مکیں
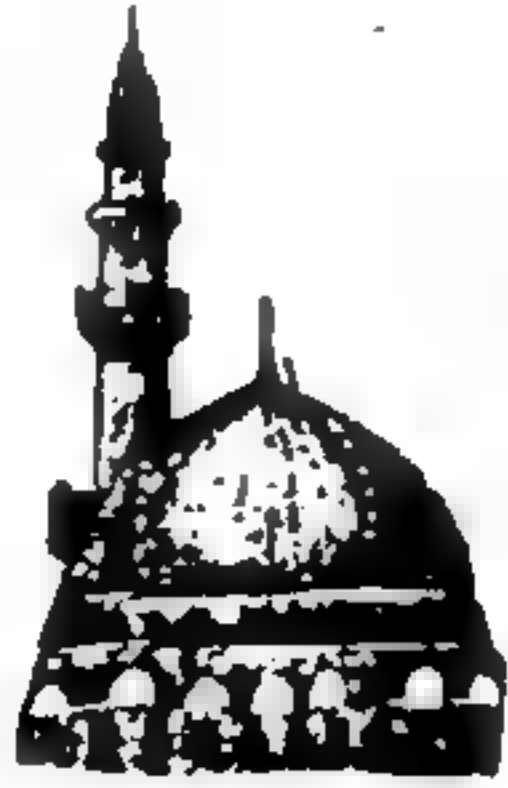
سرِ انجمن جلوہ زا ہیں محمدؐ ۔ نظر سے مگر ماورا ہیں محمدؐ
بحیرت جسے چشمِ باطل نے دیکھا ۔ وہ آئینۂ حق نما ہیں محمدؐ
ولایت کے والی ہیں ولیوں کے رہبر ۔ رہِ عرش کے رہنما ہیں محمدؐ
زیارت سے جس کی ہیں آنکھیں منوّر ۔ وہ نورِ جمالِ خدا ہیں محمدؐ
چمک اُٹھے کیونکر نہ حرفِ تمنّا ۔ خیالوں میں اب جلوہ زا ہیں محمدؐ
مجھے کوئی تریاق کیا راس آئے ۔ مرے دردِ دل کی دوا ہیں محمدؐ
بظاہر لباسِ بشر کی ہیں زینت ۔ حقیقت میں کیا جانیں کیا ہیں محمدؐ
مجھے کیا مٹائیں گے سائے فنا کے ۔ مرے علم و فن کی بقا ہیں محمدؐ
مہکتے ہیں جس سے فدا کے دل و جاں ۔ وہ خوشبوئے مہر و وفا ہیں محمدؐ
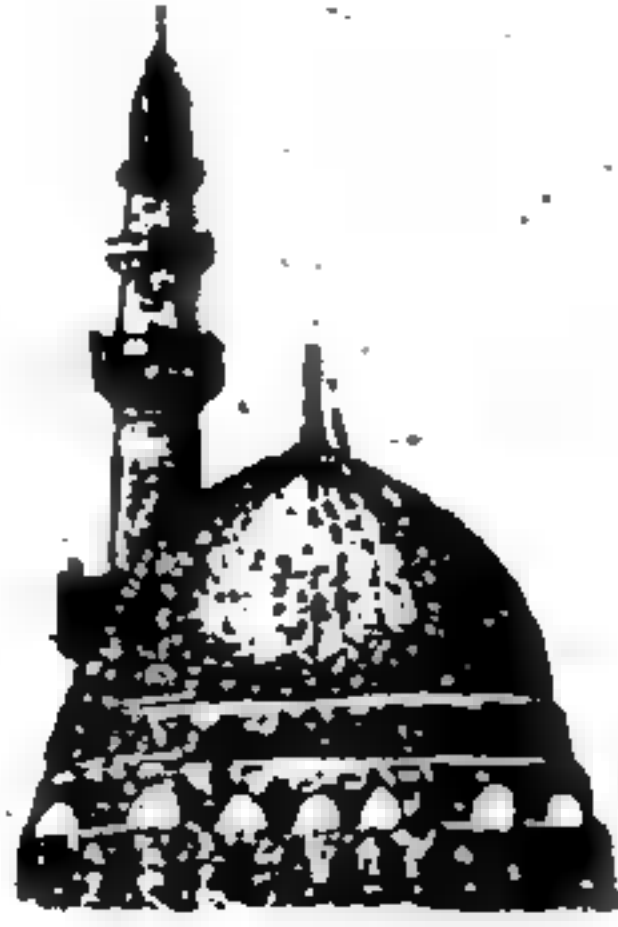
عزتِ دنیا نہ جنت کی فضا درکار ہے
عشقِ احمدؐ کی متاعِ بے بہا درکار ہے

جس کی خوشبو سے مہک اٹھے مشامِ زندگی
مجھ کو بطحا کے چمن کی وہ ہوا درکار ہے

جس نے بُوصیریؒ کو بخشی تھی کریمانہ شفا
رحمتِ عالم مجھے بھی وہ ردا درکار ہے

جس سے ٹل جاتا ہے انسانوں کے دل کا درد و غم
میرے ہونٹوں کو نبیؐ کی وہ دُعا درکار ہے

مجھ کو جو میخانۂ ہستی سے کر دے بے نیاز
ساقیٔ کوثرؐ وہ جامِ کیف زا درکار ہے

ظلمتوں کے دشت میں سرگشتۂ منزل ہوں میں
میری چشمِ شوق کو نُورِ ہُدا درکار ہے

کھول دیجیے مجھ پہ بابِ رحمتِ ہر دوسرا
باریابی کا شرف شاہِ ہُدا درکار ہے

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃٌ للعالمیں
آپؐ کے لُطف و کرم کا آسرا درکار ہے

نعت گوئی کے لیے فکرِ رسا کے ساتھ ساتھ
اے فداؔ فیضِ نبی الانبیاء درکار ہے

بہارِ گلشنِ رُوح و بدن ہے ذکرِ احمدؐ کا
نظر میں کیوں نہ بس جاتے نظارہ سبز گنبد کا
مجھے ایقان آئینِ شریعت پر رہا ہر دم
نیاز آگیں ہوں میں حسنِ ادا و نازِ احمدؐ کا
قلم جس دم چلا ہے راہِ مدحِ سرورِ دیں پر
فصاحت آفریں دامن ہوا اہرامِ ابجد کا
الٰہی پھر سعادت ہو عطا مجھ کو حُضوری کی
کروں میں طوف جا کر رحمتِ عالم کے مرقد کا
شفیع المذنبین تشریف لے آئے شفاعت کو
سرِ محشر نصیبہ جاگ اٹھا ارواحِ ارشد کا
چمک اُٹھتی ہے منزل نور برسا رہگزاروں پر
شبستاں منتظر تھا نورِ سبحانی کی آمد کا
غلامانِ پیمبرؐ جب اُٹھے خاکِ حجازی سے
فضا کے دوش پر لہرا دیا پرچم محمدؐ کا
مرا ایمان ہے آزادیٔ جنت عطا ہوگی
اگر پنجرہ کبھی ٹوٹا مری رُوحِ مُقیّد کا
چراغِ عشقِ ختم المرسلیںؐ دل میں فروزاں ہے
فدا احسان ہے تجھ پر یہ تیرے جدِّ امجد کا
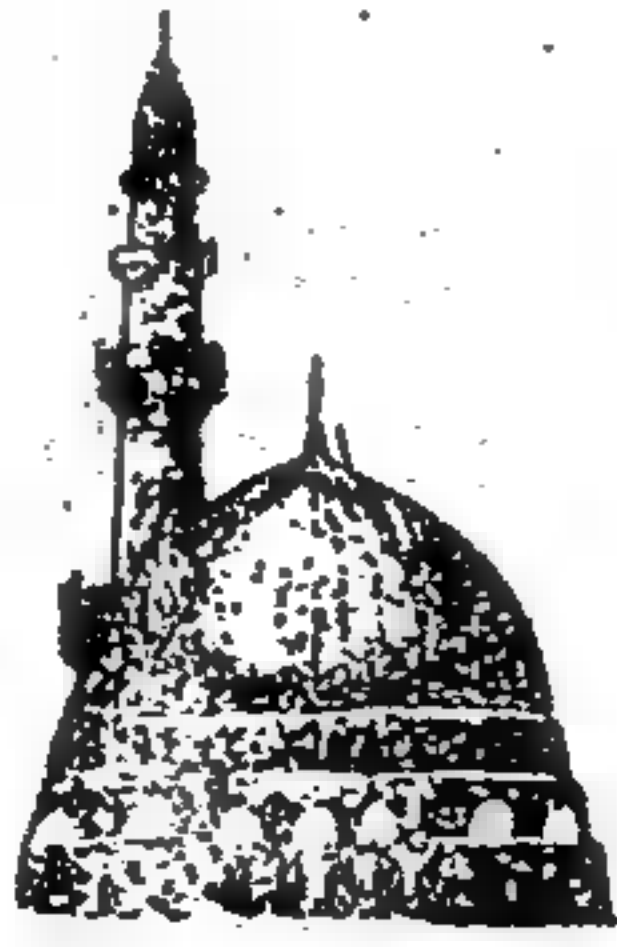
مقصدِ خالقِ اکبر ہیں رسولِ اکرمؐ
ساری مخلوق سے برتر ہیں رسولِ اکرمؐ

جس کا ارشادِ مقدس ہے خدا کا ارشاد
حق کے وہ خاص پیمبر ہیں رسولِ اکرمؐ

کیوں نہ قدموں پہ جھکے کفر کا طوفانِ بلا
بحرِ ایماں کے شناور ہیں رسولِ اکرمؐ

فیض یاب ان سے بہر طور ہوئے شاہ و گدا
مخزنِ رحمتِ داور ہیں رسولِؐ اکرم

مرحبا آپؐ کے رخسار ہیں قرآنِ جمالی
حبذا حسن کا پیکر ہیں رسولِؐ اکرم

چھٹ گئی ظلمتِ باطل وہ اجالا پھیلا
نور سے حق کے منور ہیں رسولِؐ اکرم

بزمِ دنیا ہو کہ عقبیٰ کا چمن زار فدا
دونوں عالم کے مقدر ہیں رسولِؐ اکرم
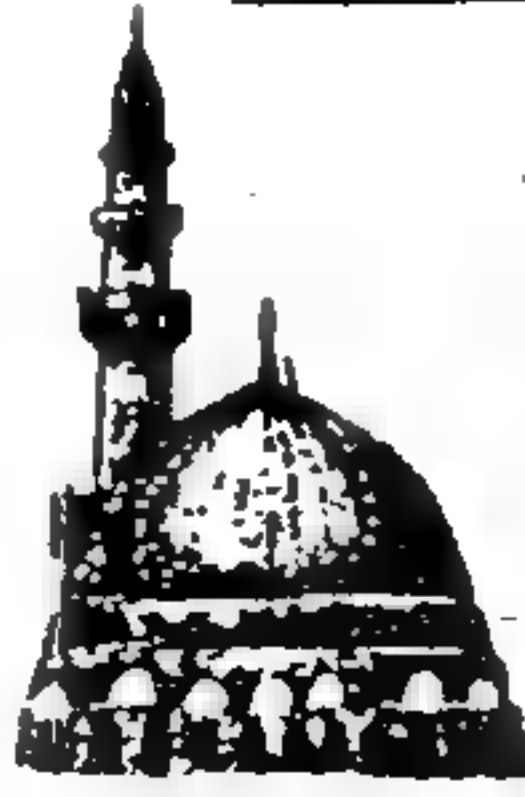
سرورِ دنیا و دیں ہیں پیکرِ نورِ ودود
کعبۂ دل میں ہوئی ہے آپؐ سے حق کی نمود
آپؐ ہی کے نور سے روشن ہے شمعِ ہست و بود
آپ ہی کے نور سے آرائشِ بزمِ وجود
رو کشِ خُلدِ بریں ہے حسنِ تقدیسِ شہود
شہرِ دل کی ہر گلی میں رحمتوں کا ہے ورود
آپؐ کے جلووں سے تاباں صبحِ دیں کی منزلیں
آپؐ کے قدموں سے روشن عرشِ اعظم کی حدود
اِس جہانِ رنگ و بو میں تب ہے جینے کا مزا
آستانِ مصطفےٰؐ پر دل رہے وقفِ سجود
جب ہوئے تاباں غلامانِ نبیؐ کے نقشِ پا
شہر یارانِ جہاں کے سر ہوئے وقفِ سجود
اے فدا شہرِ تمنّا میں جب آئیں مصطفیٰؐ
دیدہ و دل دیں سلامی لب پہ لہرائے درود

گویائی میں نے پائی ہے لطفِ الٰہ سے
مانگا ہے کیف ذکرِ رسالتؐ پناہ سے
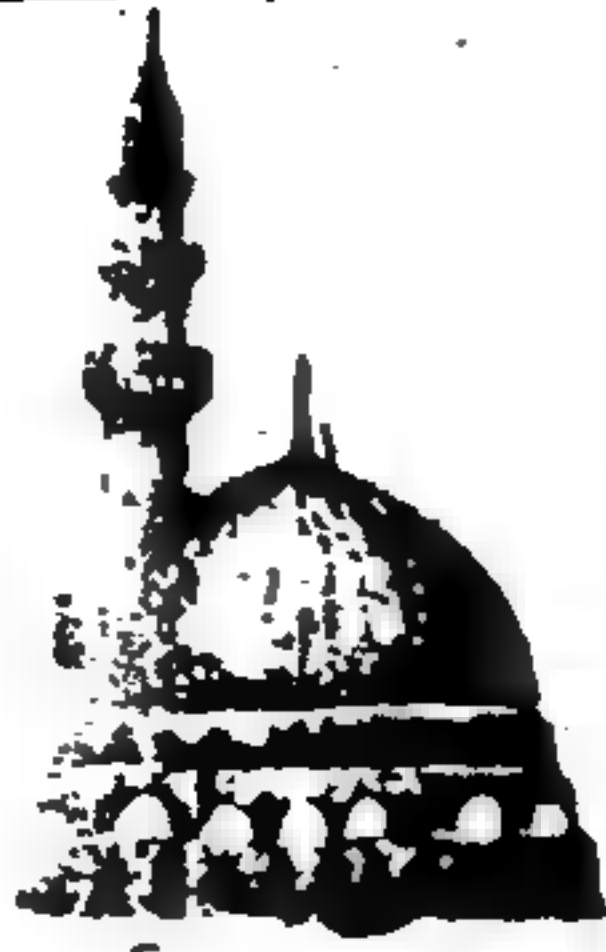
محبوبِ کائنات حبیبِ الٰہ سے
حاصل ہے مجھ کو فیض رسالتؐ پناہ سے

مجھ کو شرابِ حسنِ مجازی سے کیا غرض
بیخود ہوں میں حضورؐ کے جامِ نگاہ سے

اے رحمتِ تمام میرے جان و دل نثار
تم نے بچا لیا ہے سزائے گناہ سے

لوحِ طلب پہ نقش ہے قرآنِ آرزو
جلووں کا ربطِ خاص ہے میری نگاہ سے

سرکارؐ کے مکاں سے نزدیک لامکاں
جنت قریب تر ہے مدینے کی راہ سے

چاہت نہیں کسی کی مجھے ربِ کائنات
مجھ کو نواز سرورؐ عالم کی چاہ سے

ہر شعبۂ حیات میں اس کو بکھیر دو
پیغام جو ملا ہے رسالتؐ پناہ سے

آباد جن کے دل میں ہیں یادیں رسولؐ کی
خائف نہیں جہاں کے غمِ بے پناہ سے

ہم بھی کریں رسولؐ کی مدحت کا حق ادا
فرصت ملے جو دہر کے کارِ تباہ سے

اے مشفقؔ زمانہ فدا کو نہیں قرار
پچھتا رہا ہے آ کے تری بارگاہ سے
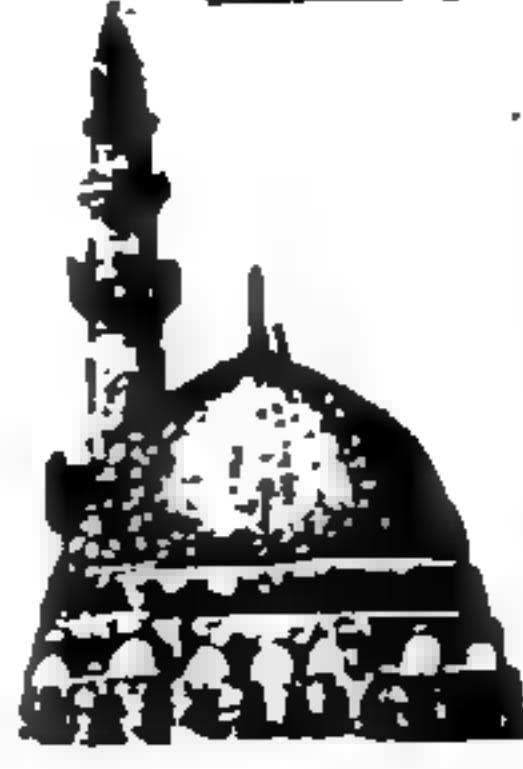
قُدومِ سرورِ کون و مکاں سے ۔۔۔ زمیں افضل ہوتی ہے آسماں سے

مرے سَر کو ملا سودائے رفعت ۔۔۔ محمدؐ مصطفیٰؐ کے آستاں سے

عیاں رازِ دو عالم ہو گئے ہیں ۔۔۔ نگاہِ رازِ دارِ کُن فکاں سے

کمالِ سجدہ ریزی اللہ اللہ ۔۔۔ مرادیں مِل رہی ہیں آستاں سے

جہاں نامِ نبیؐ آیا زباں پر ۔۔۔ تو رنگ و نور برسا ہے بیاں سے

درودوں کی جہاں سجتی ہے محفل ۔۔۔ سلام آتے ہیں اوجِ لامکاں سے

فِدا کو بھی ملیں ایماں کے گوہر

یمِ عشقِ شہنشاہِ جہاں سے!
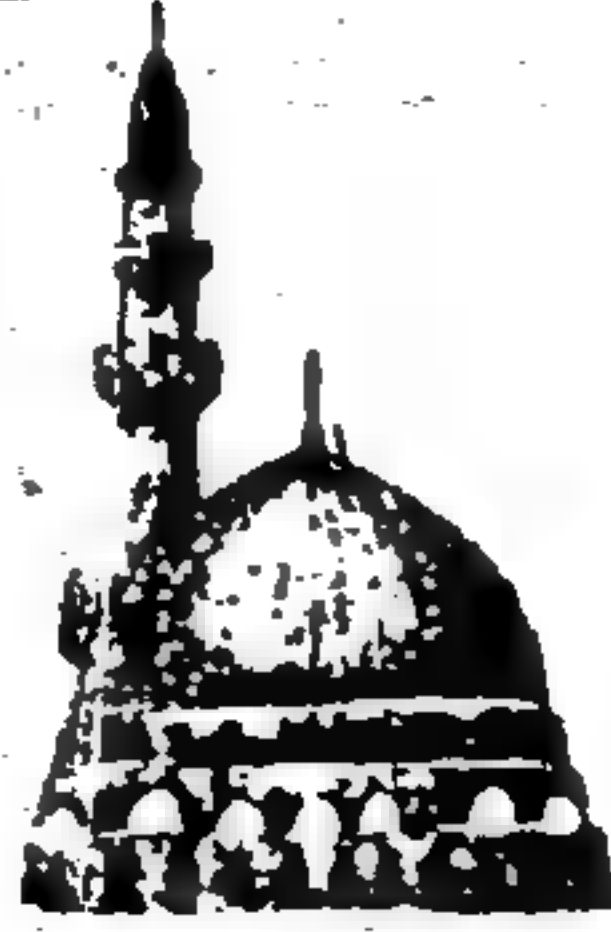
خدا کی ادا ہیں محمدؐ کے جلوے — سراپا ضیا ہیں محمدؐ کے جلوے
بصارت کا دریا صدائے رسالتؐ — بصیرت فضا ہیں محمدؐ کے جلوے
فسانہ فسانہ یہ دنیا کی رونق — حقیقت نما ہیں محمدؐ کے جلوے
منازل منور ہیں ان کی ضیا سے — چراغِ ھدا ہیں محمدؐ کے جلوے
خدائی کو درسِ خودی دے رہے ہیں — خدا آشنا ہیں محمدؐ کے جلوے
ضیا جن سے ملتی ہے صبحِ طلب کو — وہ شمس العلا ہیں محمدؐ کے جلوے
سراپا ہیں تفسیرِ قرآنِ ہستی — حدیثِ وفا ہیں محمدؐ کے جلوے
مجھے کیا ڈبوئے گا غم کا سمندر — مرے ناخدا ہیں محمدؐ کے جلوے

خدا کی نگاہیں فدائے محمدؐ
خدا پر فدا ہیں محمدؐ کے جلوے
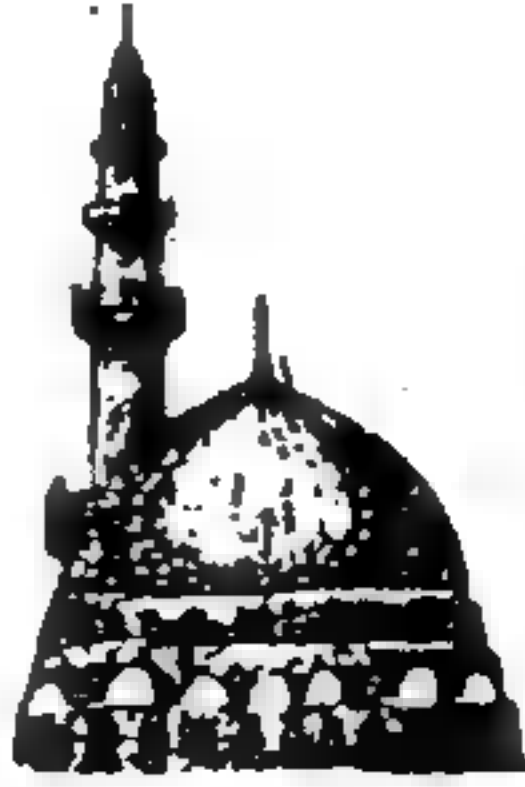
میرے لبوں پہ کیا ہے اب ذکرِ مجتبیٰؐ کا
گن روح گا رہی ہے پیغمبرِؐ خدا کا

مجھ پر کرم ہے کتنا سرکارِ دوسراؐ کا
پیکر بنا دیا ہے منشائے کبریا کا

معراجِ آدمیت اس میں ہے کار فرما
"ہم لوگ چاہتے ہیں دستورِ مصطفیٰؐ کا"

ایوانِ دل بھی روشن، شہرِ نظر بھی روشن
یہ فیض ہے غلامو! آقا کے نقشِ پا کا

دل چاہتا ہے اس کی آنکھوں میں ڈوب جاؤں
دیکھا ہے جس نے جلوہ روئے شہِؐ ہدیٰ کا

مجھ پر سلام آئے عرشِ بریں سے پیہم
جب نام لب پہ آیا محبوبِ کبریا کا

افسردہ روح کو بھی آسودگی ملی ہے
جب میں نے ذکر چھیڑا سلطانِ انبیاءؐ کا

مدحت وہی ہے جس میں قرآن کا ہو لہجہ
اسلوب کیف زا ہو توصیفِ مصطفیٰؐ کا

وحیِ الٰہ بھی ہے سنت رسولؐ کی بھی
ناقابلِ تغیر قانون ہے خدا کا

نازاں نہ کیوں فدا ہو بختِ رسا پہ اپنے
حاصل ہوا ہے رتبہ سرکارؐ کی ثنا کا
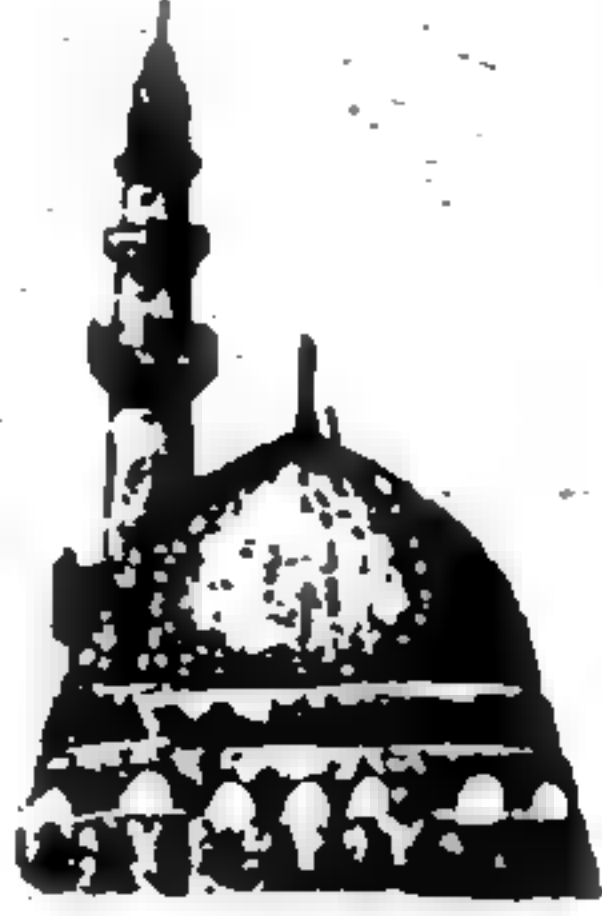
معراجِ ارتقار کی سعادت تمہی سے ہے ❖ حاصل مجھے شعورِ حقیقت تمہی سے ہے

یہ موسموں کا کھیل یہ لمحوں کی گردشیں ❖ جاری یہ کاروبارِ مشیّت تمہی سے ہے

تم سے ہی تابناک ہیں سیارگانِ وقت ❖ حُسنِ طلب میں جذبۂ رفعت تمہی سے ہے

ہر ذرّہ فیض یاب ہے لُطفِ نگاہ سے ❖ ہر اِک پہ انکشافِ حقیقت تمہی سے ہے

زحمت گہِ حیات میں پیاسا نہیں کوئی ❖ معمورِ کیفِ چشمۂ رحمت تمہی سے ہے

ہر چند کائنات کی ہر شے ہے دلفریب ❖ میرے دل و نظر کو عقیدت تمہی سے ہے

دُنیا کی عشرتوں سے فدؔا کو غرض نہیں
عُسرت میں شاد کیوں نہ ہو، نسبت تمہی سے ہے
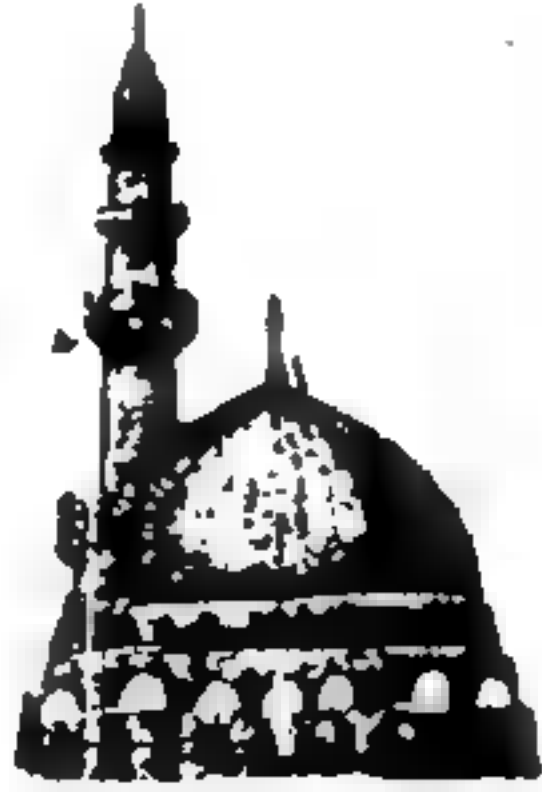
پرچم کُشائے عظمتِ یزداں تمہی تو ہو — سالارِ کاروانِ رسولاں تمہی تو ہو

روزِ ازل کے نیّرِ تاباں تمہی تو ہو — شہرِ نظر کی صبح درخشاں تمہی تو ہو

لکھی گئیں جو نور سے اوراقِ زیست پر — ایسی سطورِ حُسن کا عُنواں تمہی تو ہو

گنبد میں آگہی کے تمہی سے کھُلے ہیں در — شہرِ دل و نظر کے نگہباں تمہی تو ہو

تم راہِ ارتقا ہو تمہی منزلِ بقا — گونجی فضا میں ناطقِ یزداں تمہی تو ہو

دار الشفا سے آپؐ کے مانگوں نہ کیوں شفا — دنیا کے درد و کرب کا درماں تمہی تو ہو

باغِ فدا میں تم سے مہکتے ہیں نخلِ شوق

گلشن میں رنگ و نور کا ساماں تمہی تو ہو
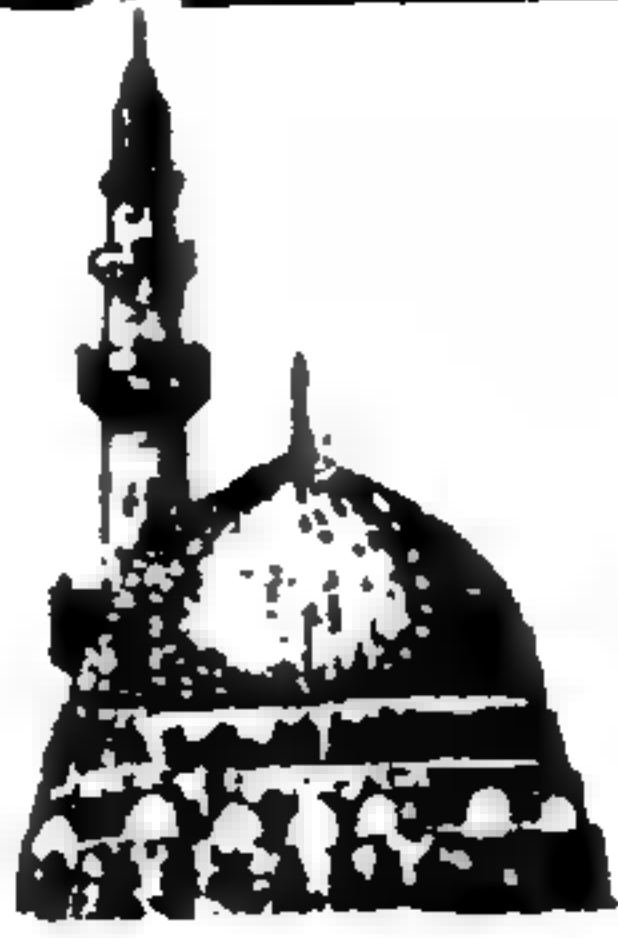
جمالِ خواجۂ بطحا دکھائی دیتا ہے۔
کہ نورِ نیّرِ یکتا دکھائی دیتا ہے

حریم دل ہو کہ محرابِ آرزوئے رسولؐ
بہر جہت مجھے کعبہ دکھائی دیتا ہے

عبادتوں کا سلیقہ ریاضتوں کا شعور
حقیقتوں کا تقاضا دکھائی دیتا ہے

یہ کیا مقام ہے اے چشمِ جستجوئے رسولؐ
ہر ایک شئے میں مدینہ دکھائی دیتا ہے

بہارِ باغِ رسالت کی خوشبوؤں کے بغیر
یہ لالہ زار بھی صحرا دکھائی دیتا ہے

نظامِ سرورِ کونین کا ہے کیا کہنا
غمِ جہاں کا مداوا دکھائی دیتا ہے

نگاہِ شوق اٹھاتا ہوں جس طرف بھی فدا
مجھے حضورؐ کا جلوہ دکھائی دیتا ہے
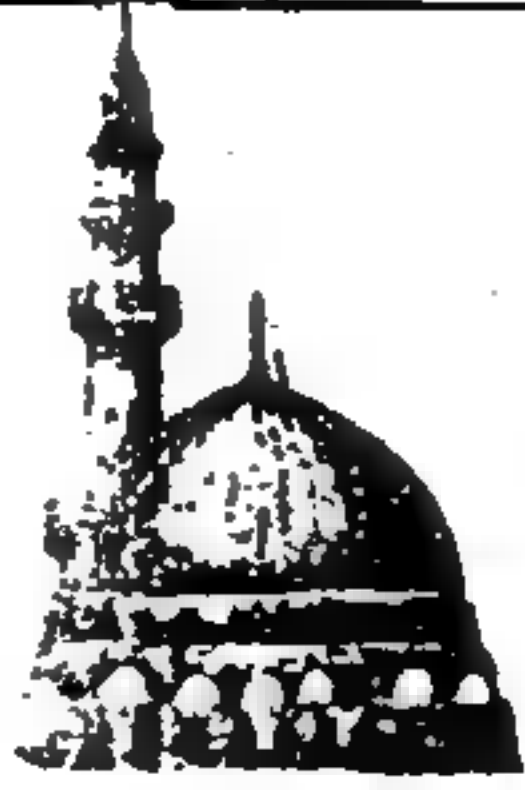
جمالِ سرورؐ کون و مکاں نظر آیا
حقیقتوں سے منور جہاں نظر آیا

بصد نیاز جھکاؤں گا آرزو کی جبیں
حبیبِ حق کا اگر آستاں نظر آیا

طلوعِ صبحِ بہاراں کو بھی وہیں دیکھا
وہ آفتابِ نبوت جہاں نظر آیا

ادب سے گردشِ دوراں بھی رک گئی ہے وہیں
جہاں وہ مُلہمِ قرآں رواں نظر آیا

قدم نبیؐ کے غلاموں نے جس جگہ رکھا
وہ دشت زار بھی جنت نشاں نظر آیا

نگاہِ رحمتِ عالم نے چن لیا ہے جسے
گل و نجوم کا وہ رازداں نظر آیا

حضورؐ آپؐ کی تعلیمِ خلق کے صدقے
جہاں میں جلوۂ امن و اماں نظر آیا

جسے شعورِ سخن گوئی مل گیا ہے فداؔ
مرے نبیؐ کا وہی مدح خواں نظر آیا
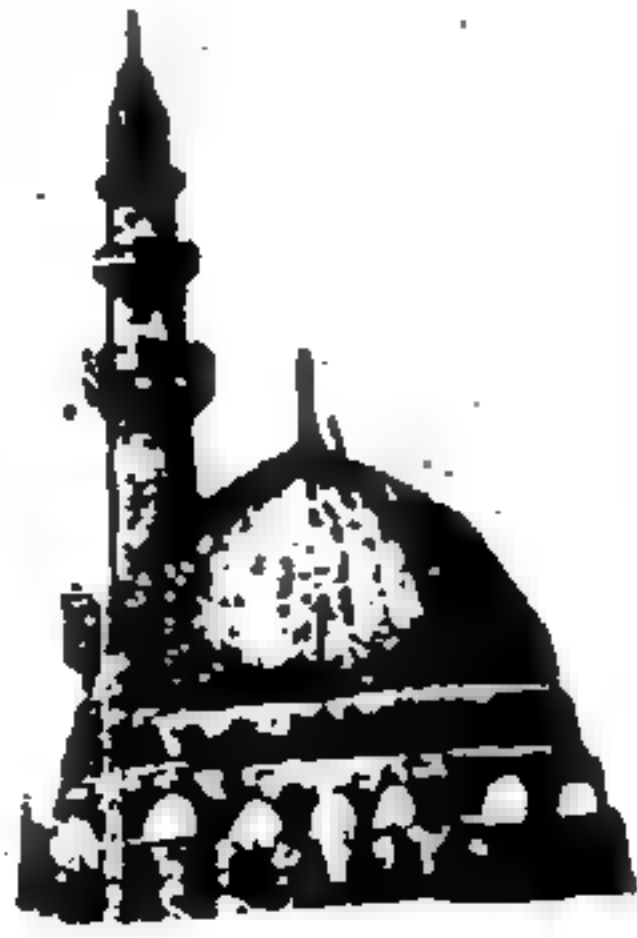
گدا بھی آپ کے سب ہیں تو نگر یا رسول اللہ
یہاں پتھر بھی بن جاتے ہیں گوہر یا رسول اللہ

تڑپتے ہیں مری بستی کے منظر یا رسول اللہ
بہر سُو آج کل برپا ہے محشر یا رسول اللہ

جدھر جاتا ہوں مجھ کو گھیر لیتا ہے غمِ دُنیا
مقامِ عافیت ہے آپ کا در یا رسول اللہ

محبت آپ کی معراجِ حسنِ آگہی ٹھہری
عقیدت آپ کی ایمان پرور یا رسول اللہ

میں غرقِ بیخودی ہوں مجھکو دامانِ خودی بخشیں
کریں دِل نورِ عرفاں سے منور یا رسول اللہ

نہ کوئی دافعِ غم ہے نہ کوئی شافعِ اُمت
نوازش کیجیے گا روزِ محشر یا رسول اللہ

کثافت سے زمانے کی فسردہ روحِ ایماں ہے
چھپا لیجیے تہہِ دامانِ اَطہر یا رسول اللہ

زیارت کی تمنا مضطرب ہے دیدۂ دل میں
دکھا دو اپنا روضہ بارِ دیگر یا رسول اللہ

دیارِ غیر میں یہ وارثانِ مشرق و مغرب
لیے پھرتے ہیں کاسے میں مقدر یا رسول اللہ

فدا بھی آگیا ویرانیٔ دنیا سے گھبرا کر
اِسے بھی دیجیے فردوس میں گھر یا رسول اللہ
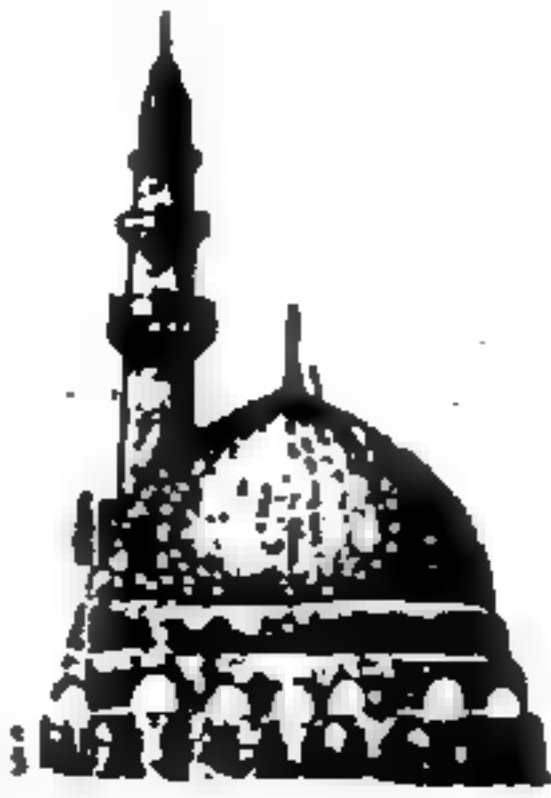
پھیلی ہے روشنی جو رُخِ آفتاب سے پایا ہے فیض حُسنِ رسالت مآبؐ سے

ظاہر ہوا جمال خُدا کی خدائی پر آئینۂ جمالِ رسالت مآبؐ سے

اوراقِ زندگی سے جھلکتی ہے بندگی نسبت ہے مجھ کو صاحبِ اُمّ الکتاب سے

جس کو ملی ہے منزلِ طاعت رسولؐ کی بھٹکا نہ زندگی میں خُدا کی کتاب سے

وہ کشتِ آرزو ہے جہاں میں ہری بھری نسبت ہے جس کو رحمتِ حق کے سحاب سے

اعدا کی بھی امانتیں رکھیں سنبھال کر دنیا نہ کیوں پکارے امیں کے خطاب سے

جو جل بجھا ہے شعلۂ عشقِ رسولؐ میں بچ جائے گا وہ نارِ سقر کے عذاب سے

اعجاز میرے اشکِ ندامت کا مرحبا ساری خطائیں دھل گئیں فردِ حساب سے

بلوائیں اپنی انجمنِ خاص میں حضورؐ یہ التجا ہے سرورِ دیں کی جناب سے

مضرابِ غم جو آگئی جنبش میں اے فدا
بر کل ہے مدحِ سرورِ عالم رباب سے
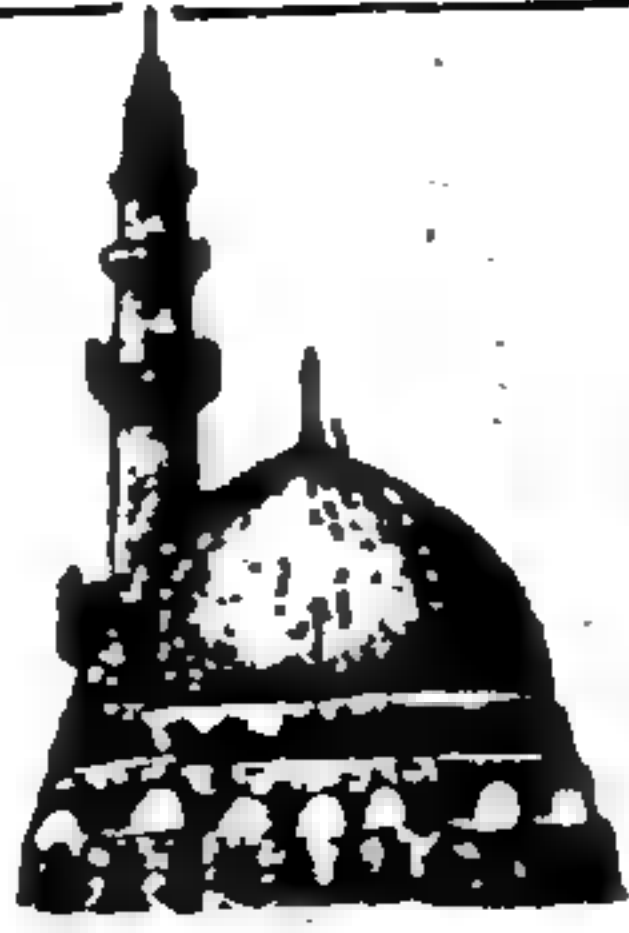
اللہ اللہ احتشامِ مصطفےٰؐ | محتشم ہیں سب غلامِ مصطفےٰؐ
کاش انساں کو ملے اس کا مقام | کاش رائج ہو نظامِ مصطفےٰؐ
جو بھی گذرا سرحدِ ادراک سے | اس نے پہچانا مقامِ مصطفےٰؐ
گوش بر آواز ہیں ارض و سما | روح افزا ہے پیامِ مصطفےٰؐ
پا رہا ہوں رحمتِ ربِ جلیل | آ رہا ہے لب پہ نامِ مصطفےٰؐ
حبّذا یہ ذوقِ حُسنِ آگہی | مرحبا لطفِ دوامِ مصطفےٰؐ
چاند تارے سر جھکاتے ہیں یہاں | یہ ہے شانِ نقشِ گامِ مصطفےٰؐ

جس میں رقصاں ہے دو عالم کا سرور
وہ فدا ہے ایک جامِ مصطفےٰؐ
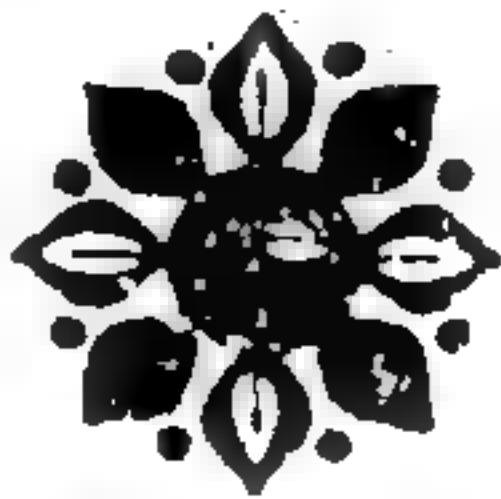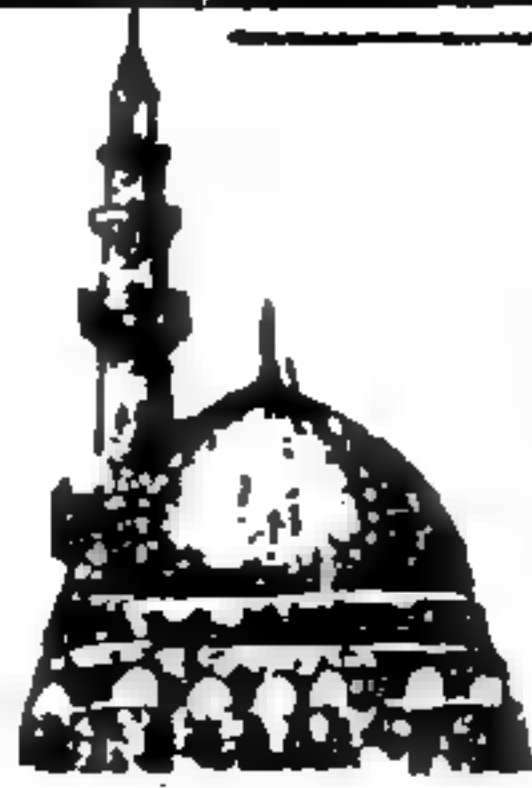
خُدا سے مانگ کے لایا تھا آرزوئے رسُولؐ
اسی کے فضل سے حاضر ہُوں رُوبرُوئے رسولؐ

فضا میں گونج اٹھی ہے صدائے اِلاّ اللہ
حدیثِ وصلِ الٰہی ہے گفتگوئے رسولؐ

میں بادہ خوارِ پیمبرؐ ہوں تشنگی کیسی
مری حیات کے شانے پہ ہے سبُوئے رسولؐ

فریب دے نہ سکے گا شبابِ گمراہی
مرے مذاقِ طلب کو ہے جستجُوئے رسُولؐ

نقوشِ پائے نبیؐ کا یہ فیض! کیا کہنا
ہے اب بھی نُور بداماں فضائے کُوئے رسولؐ

حقیقتوں سے مُنوّر ہوئی جبینِ طلب
سرِ نیاز جھکایا تھا روبرُوئے رسولؐ

پسِ فنا مری تربت سے آئے گی خوشبو
بسی ہوئی ہے مرے جسم و جاں میں بُوئے رسولؐ

تمہارے جذبِ طلب کا فداؔ ہے رنگ عجب
کہ دِل خُدا کی طرف ہے نگاہ سُوئے رسولؐ
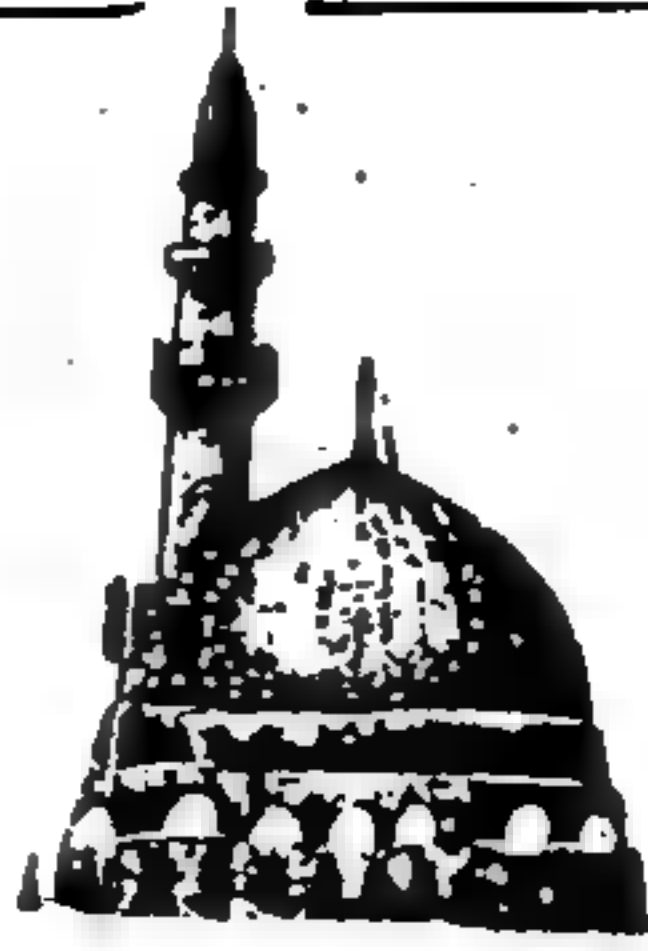
مطلعِ حُسنِ شریعت رُوئے زیبا نُور کا
مقطعِ نظمِ حقیقت جلوہ آرا نُور کا

جب سُنایا قاصدِ حق نے صحیفہ نُور کا
چاند تاروں نے پڑھا مل کر قصیدہ نُور کا

فرش سے عرشِ بریں پر جب گئے خیرالوریٰ
ہر دو عالم میں ہُوا ہے بول بالا نُور کا

اللہ اللہ یہ ہے اعجازِ خرامِ مصطفےٰ ؐ
ذرّے ذرّے کی زباں پہ ہے ترانہ نُور کا

موجزن ہے میری آنکھوں میں ضیائے توحید کی
بہہ رہا ہے رہگزارِ دِل میں دریا نُور کا

روشنی ہی روشنی ہے تا بہ حدِ جستجو
بزمِ ہست و بُود میں ہو کیوں نہ چرچا نُور کا

روضۂ محبوبِ خالق کی زیارت جب ہوئی
میری نظروں میں اُبھر آیا نظارا نُور کا

اے فدا وردِ زباں ہر وقت یا نُورؐ رہے
چشم و دل کو نُور پرور ہے وظیفہ نُور کا
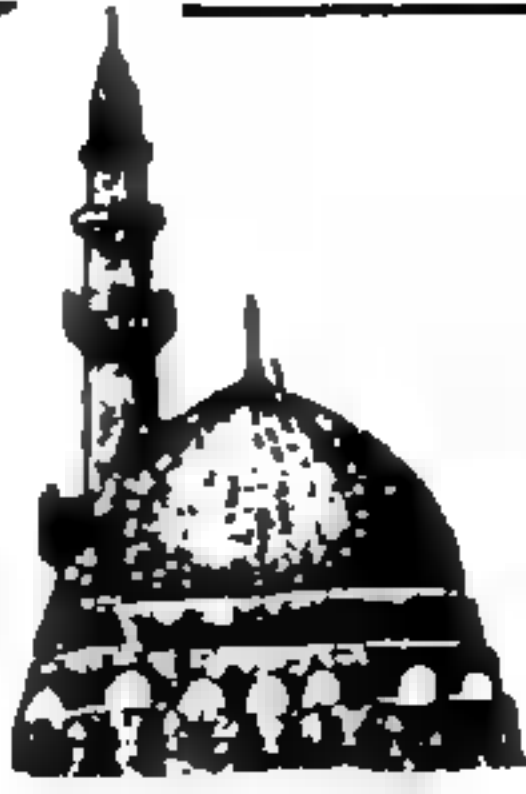
حاصل ہے عشقِ جلوۂ نُورالھُدا مجھے
بخشا گیا ہے جذبۂ منزل رسا مجھے

اب مجھ سے مانگتے ہیں ضیائیں مہ و نجوم
اب نُور دے رہا ہے چراغِ مجھے

ہر چیز جلوہ بار ہے شہرِ نگاہ میں
ہر سمت آ رہے ہیں نظر مصطفےٰ مجھے

اب میرے دل میں دولتِ دردِ رسُول ہے
اس سے زیادہ اہلِ نظر دیں گے کیا مجھے

محبُوب جو حبیبِ خُدا کے ہیں اے قدا
شہرِ فنا میں دے گئے رازِ بقا مجھے
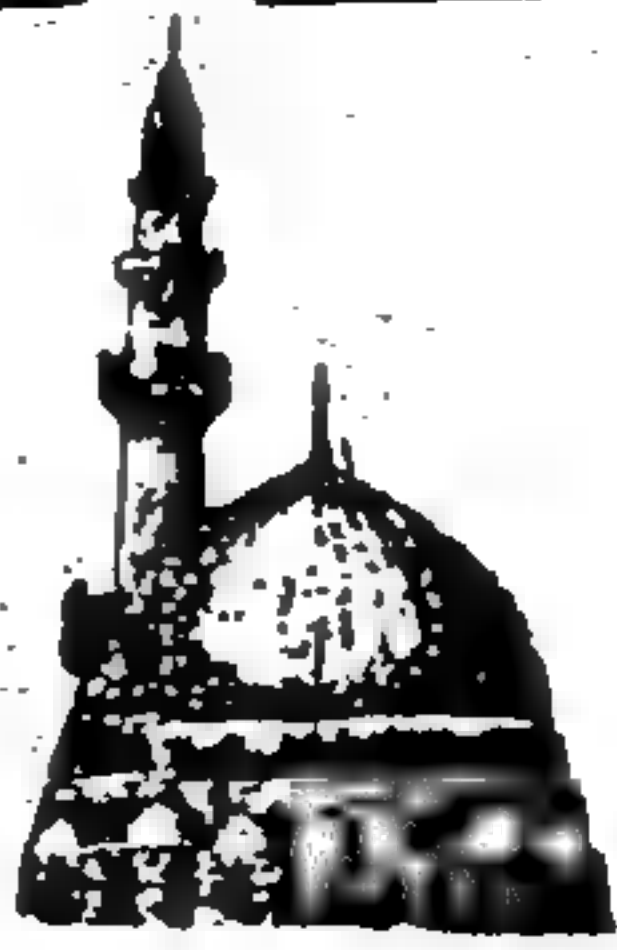
عشق کے سامنے اگر حسنِ محمدؐی نہیں
محفلِ آگہی بھی پھر محفلِ آگہی نہیں

محرمِ رازِ کن فکاں تُو ہے امام ہر زماں
اس کی نماز رائیگاں تیرا جو مقتدی نہیں

شہرِ دل و نگاہ میں رنج و الم کے سائے ہیں
مشعلِ دیں ترے بغیر وقت میں روشنی نہیں

تُو ہی صبا کی آن ہے تُو ہی چمن کی جان ہے
جس میں تری مہک نہ ہو ایسی کوئی کلی نہیں

خالقِ کائنات کی خاک اسے ہو معرفت
جس کو مرے رسولؐ کے نُور سے آگہی نہیں

راہِ نبیؐ میں جو فدا دولتِ جاں لُٹا گیا
لاکھ گناہگار ہے پھر بھی وہ دوزخی نہیں
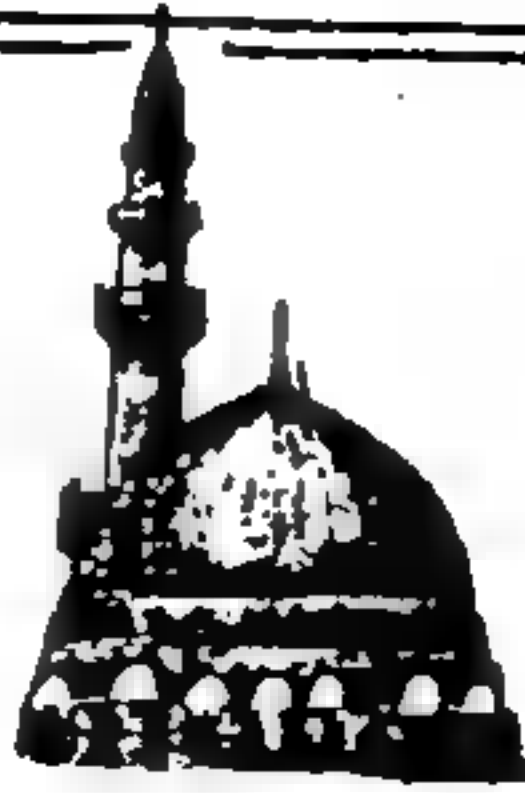
محبوب جب سے سرورِ دیں کا خیال ہے

جو ذرّہ ہے نگاہ میں حسنِ جمال ہے۔

قسمت میں جس کی سوزِ اذانِ بلالؓ ہے۔

وہ شخص خوش نصیب ہے صاحب کمال ہے۔

یہ مہر و ماہ کیا ہیں یہ لیل و نہار کیا۔

سرکارِ کائنات کا عکسِ جمال ہے

روشن ہے ان کے نور کی قندیل تا ابد

جس کو نہیں زوال وہ ان کا کمال ہے

بحرِ غمِ فراق میں جو غرق ہو گیا

اس کو مدینے والے کا حاصل وصال ہے

اعجاز ہے یہ عشقِ رسولِؐ انام کا۔

قلب و نظر میں نورِ غمِ ذوالجلال ہے

ہر شعر ہے جمالِ محمدؐ کا آئینہ

لیکن فدا یہ نعتِ نبیؐ کا کمال ہے
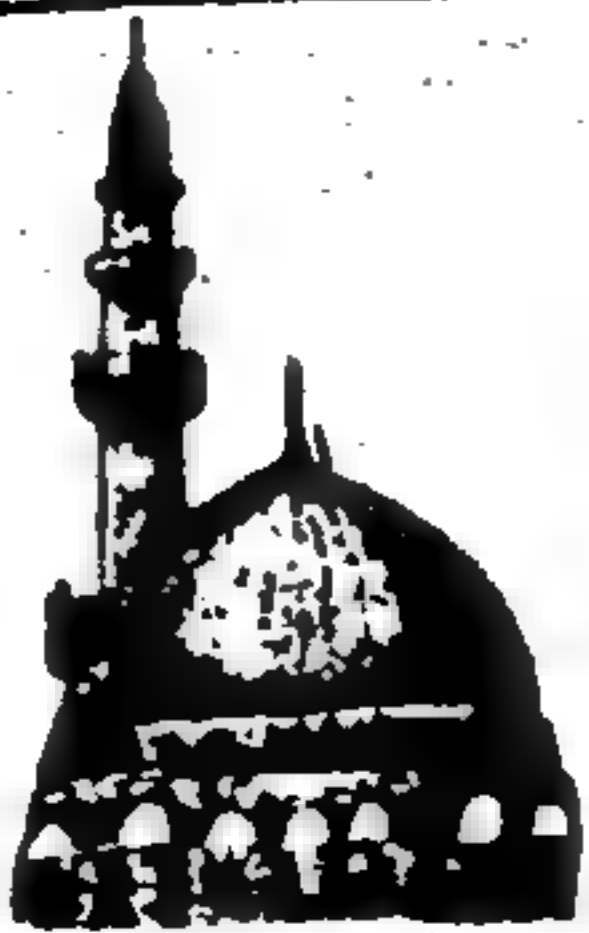
کاش کچھ اوصاف ہوں مجھ سے رقم شاہِ اُمم
آپؐ کی مدحت میں جاری ہے قلم شاہِ اُمم
لوٹتے ہیں کعبۂ دل کو صنم شاہِ اُمم
آگیا ہے قوم کا ہونٹوں پہ دم شاہِ اُمم
آرزوئے زیست کی پلکیں ہیں نم شاہِ اُمم
کھل رہا ہے جذبۂ دل کا بھرم شاہِ اُمم
کاش جھک جائیں دل و جاں آپ کے فرمان پر
کاش ہو جائے سرِ تسلیم خم شاہِ اُمم
چاند سورج کی ضیائیں کر رہی ہیں احترام
آپؐ کا رستہ ہے کتنا محترم شاہِ اُمم
ملگجی سی ہو چلی ہے دین و ایماں کی فضا
زد میں آندھی کی ہے قندیلِ حرم شاہِ اُمم
سرورِ کونین کے در کا ہے جو دریوزہ گر !!!
ہیچ ہے اس کی نگاہوں میں ارم شاہِ اُمم
مجھ فدائے خستہ دل کی ہو پذیرائی حضورؐ
مَیں بھی آیا ہوں بہ امیدِ کرم شاہِ اُمم
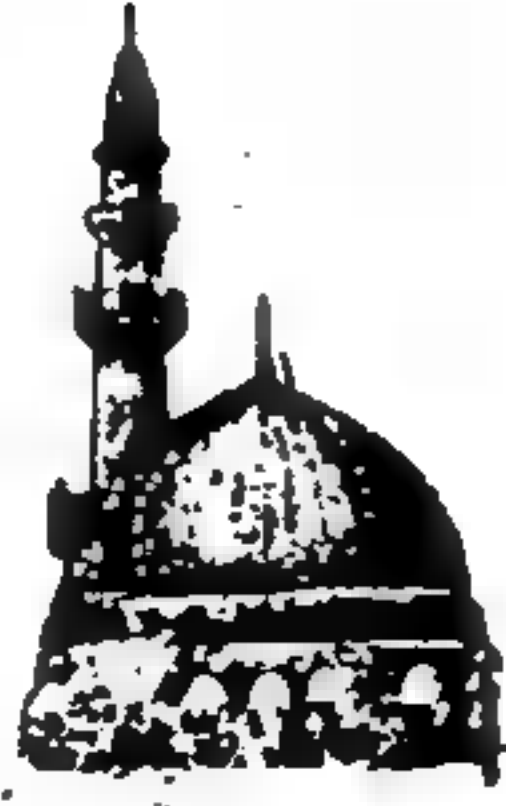
خدائی ان کی دیوانی خدا شیدا محمدؐ کا
سحر آگئیں اُجالا ہے رُخِ زیبا محمدؐ کا

اندھیرے چھٹ گئے اُبھرا حسین تہذیب کا سورج
نمایاں جب ہوا فاران پر جلوہ محمدؐ کا

کلامُ اللہ کے اوراق میں جھانکا ہے جب میں نے
مِرے سر کو میسّر آگیا سودا محمدؐ کا

چھلک آئے مِری آنکھوں میں جب جذبے زیارت کے
اُبھر آیا ہے لوحِ وقت پر نقشہ محمدؐ کا

ازل بھی ان سے رخشندہ ابد بھی ان سے تابندہ
کہ ہر بینائی نے نورِ مُبیں پہنا محمدؐ کا

سجایا جا رہا ہے راستہ عرشِ معلّیٰ تک
یہ عظمت ہے محمدؐ کی یہ رُتبہ ہے محمدؐ کا

قمر ممکن نہیں مجھ کو ستائے پیاس دُنیا کی
لیے پھرتا ہوں چشمِ شوق میں دریا محمدؐ کا
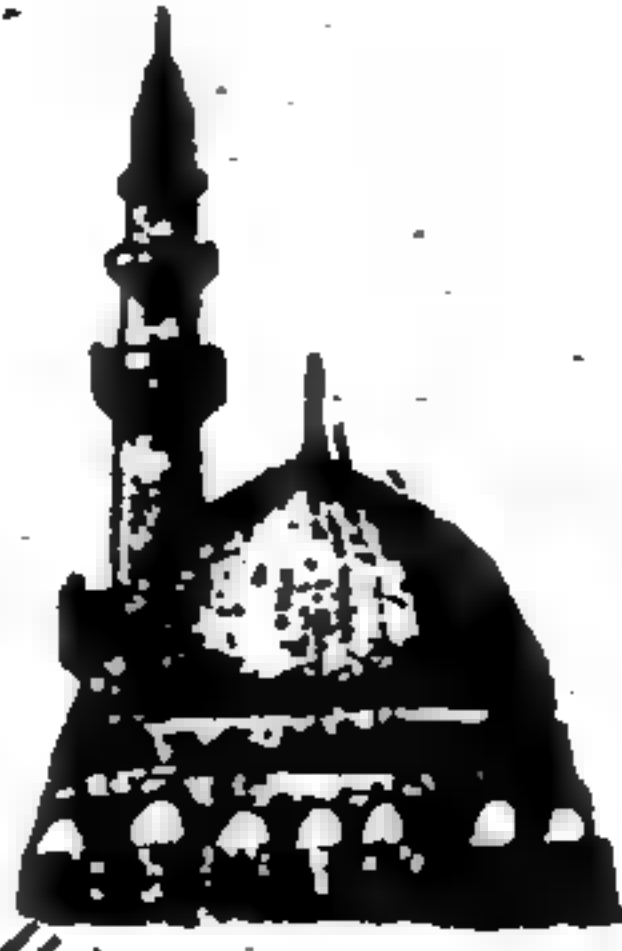
سرورِ عالم کے جلوے ہیں پیامِ زندگی
آپؐ کے دم سے ہے دنیا میں دوامِ زندگی

آپؐ کی خاطر ہوا ہے اہتمامِ زندگی
آپؐ کی شوکت سے ہے شانِ نظامِ زندگی

آپؐ کے چہرے سے کسبِ نور کرتی ہے سحر
آپؐ کی زُلفوں نے مہکائی ہے شامِ زندگی

شب کے شہروں سے جو گذرے ہیں بحُسنِ التفات
ذرّہ ذرّہ ہو گیا ماہِ تمامِ زندگی

آپؐ جب تشریف لے آتے تو یہ عقدہ کھُلا
موت کی پہنائیوں میں ہے خرامِ زندگی

المدد! اے رہبرِ انساں رسولِؐ محترم
لُٹ رہا ہے کاروانِ احترامِ زندگی

عرش پر جب آپؐ کے جلوؤں نے فرمایا قیام
آدمی پر ہو گیا ظاہر مقامِ زندگی

آپؐ کے دستور کا پابند ہے جیسے خدا
آ رہے ہیں پے بہ پے اس پر سلامِ زندگی
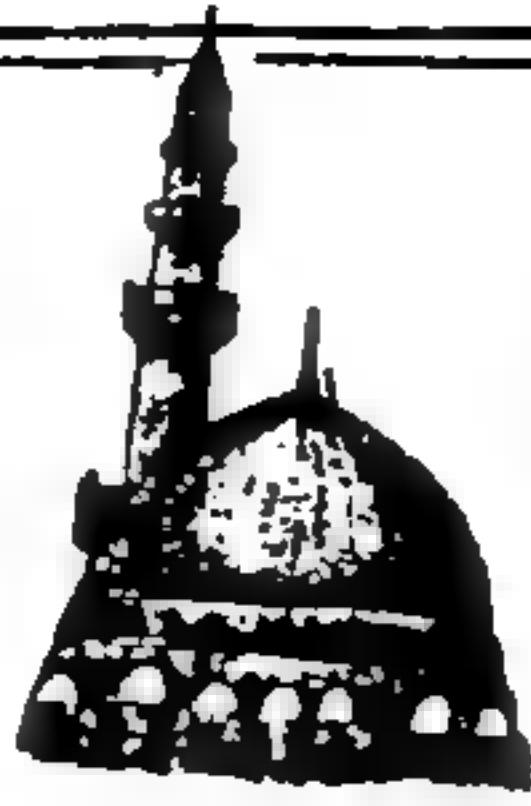
اللہ رے یہ شان یہ شوکت حضورؐ کی

لب پر ہے مہر و ماہ کے مدحت حضورؐ کی

دل میں ہے ان کی یاد زباں پر انہی کا نام

سانسوں میں بس گئی ہے محبت حضورؐ کی

انساں کے زیرِ پا ہیں دو عالم کی رفعتیں

وجہِ ترقیات ہے نسبت حضورؐ کی

تاریکیوں کے شہر میں پھیلی ہے روشنی

روشن ہوئی جو شمعِ ہدایت حضورؐ کی

پیہم سجودِ شوق میں گذری تمام رات

اللہ رے یہ شانِ عبادت حضورؐ کی

دنیا میں کامگار ہے عقبیٰ میں فیض یاب

حاصل ہے جس کو دہر میں بیعت حضورؐ کی

دنیا کے بادشاہ سے بڑھ کر ہے وہ گدا

جس پر پڑی نگاہِ عنایت حضورؐ کی

اعجاز ہے یہ مدحِ رسالت کا اے فدؔا

ہوتی ہے صبح و شام زیارت حضورؐ کی
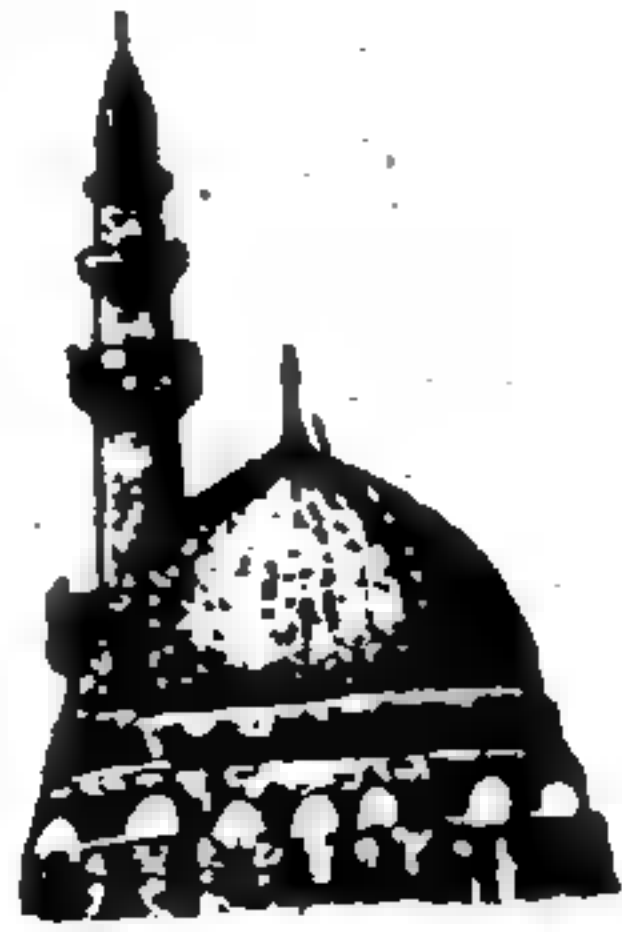
قلب ونظر کا ربط ہے نورِ نبیؐ کے ساتھ
وابستہ زندگی ہے اسی روشنی کے ساتھ

پڑھیے درودِ عشق کی پاکیزگی کے ساتھ
کٹ جائیں شب کے لمحے اسی چاندنی کے ساتھ

جی چاہتا ہے دل کا تعلق رہے ہمیشہ
سرکارؐ کائنات کی تابندگی کے ساتھ

ذکرِ رسولِؐ پاک میں تنہا نہیں ہوں میں
یادوں کی انجمن ہے غمِ زندگی کے ساتھ

چشمِ طلب سے گوہرِ تاباں بکھیرتا
پہنچوں درِ حبیبؐ پہ تر دامنی کے ساتھ

آئے گا ایک روز بلاوا حضورؐ کا
مجھ کو ہے انتظار بڑی بے کلی کے ساتھ

ہر شے میں دیکھتا ہوں تجلّی حضورؐ کی
ہر سمت جلوہ زا ہیں عجب تازگی کے ساتھ

قربِ نبیؐ کا راستہ اُس پر کشادہ ہے
جو چل رہا ہے عشق میں وارفتگی کے ساتھ

پا بوسیِ رسولؐ کا جن کو شرف ملا
وہ سرفراز ہو کے رہے عاجزی کے ساتھ

بے تاب اس کے واسطے ہے رحمت تمام
جس کو ہے والہانہ محبت نبیؐ کے ساتھ

ِل جائے گا نجات کا پروانہ اے فداؔ
تُو جائے گا جو حشر میں مدحِ نبیؐ کے ساتھ
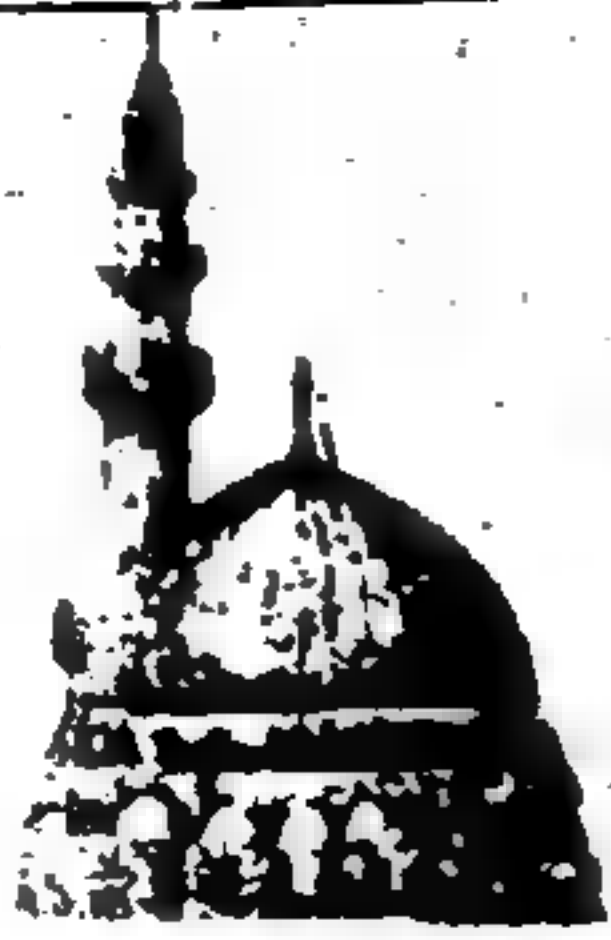
سربسر قرآں ہے تو قرآں تری گفتار ہے
زحمتوں کی راہ میں رحمت ترا کردار ہے

آنکھ رنگ و نورِ حق کی طالبِ دیدار ہے
"گلشنِ دل کو بہارِ مصطفیٰ درکار ہے"

بحرِ عصیاں کے بھنور میں ہے سفینہ زیست کا
موجِ رحمت کا اشارہ ہو تو بیڑا پار ہے

چوم لینا مقصدِ تدبیرِ محبوبِ خدا
خالقِ کونین کی تقدیر کا اظہار ہے

ہیچ ہیں میری نظر میں سنگِ مرمر کے محل
قبلۂ دل کعبۂ جاں روضۂ سرکار ہے

ایسے رہرو کے قدم لیتے ہیں منزل کے چراغ
جس کا رہبر نقشِ پائے سیدِ ابرار ہے

خون سے سینچا ہے جس نے باغ دستورِ نبی
حق تو یہ ہے وہ بہارِ خلد کا حقدار ہے

بے نیازِ کوثر و تسنیم ہے اُس کی نظر
بادۂ عشقِ نبیؐ سے جس کا دل سرشار ہے

سرورِ عالم کے در سے جو ہُوا ہے فیض یاب
اس گدا کی ہر نظر گنجینۂ اسرار ہے

اب مجھے تاریکیِ لمحات کا کھٹکا نہیں
دل میں اب ضو بار شمعِ احمدؐ مختار ہے

فردِ عصیاں جب سے ہے میرے خیالوں میں فداؔ
آنکھ میں اشکِ ندامت لب پہ استغفار ہے

میرے لب پہ ہے مسلسل تیرے عشق کا ترانہ
مجھے حسنِ آگہی دے مرے سرورِ زمانہ

کبھی کاش رنگ لائے مرا جذبِ والہانہ
مرے سر کو ہو میسر شہِ دیں کا آستانہ

جو پڑیں نبیؐ کی نظریں مرے دل پہ مشفقانہ
غمِ حق کی معرفت کا مجھے مل گیا خزانہ

جو ہے رحمتوں کا مصدر جو ہے عظمتوں کا مرکز
وہ ہے بارگاہ تیری وہ ہے تیرا آستانہ

جو نگاہِ دل سے دیکھا تو کھلا مری نظر پہ
یہ جہاں کا ذرہ ذرہ ہے نبیؐ کا جلوہ خانہ

سرِ حشر جب ستائے مجھے دھوپ کی تمازت
ہو نبیؐ کے گیسوؤں کا مرے سر پہ شامیانہ

اُسی مردِ حق کی قسمت ہوئی حق رسی کی منزل
ہے رہِ طلب میں جس کی تگ و دو مجاہدانہ

یہ ستم رسیدہ اُمت غمِ جاں میں ڈھل چکی ہے
کرم اے شہِ زمانہ کرم اے شہِ زمانہ

یہی ہے بنائے ایقاں یہی ہے اساسِ ایماں
کہو نعتِ سرورِ دیں بہ شعورِ شاعرانہ

جو خدا کی فردِ عصیاں سرِ حشر آپ کھولیں
بھرم اس کا عاقبت میں رہے اے شہِ زمانہ
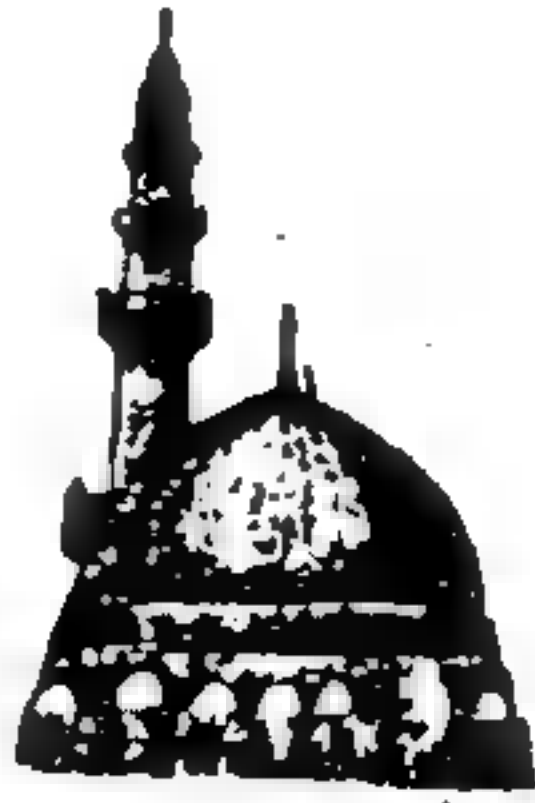
دل میں نبیؐ کے عشق کی دولت لیے ہوئے
میں فرش پر ہوں عرش کی نعمت لیے ہوئے

فخرِ انام صاحبِ خلقِ عظیم ہیں
حسنِ خلوص و مہر و مروّت لیے ہوئے

توصیفِ حسنِ سرورِؐ عالم کا فیض ہے
اہلِ وفا ہیں نورِ صداقت لیے ہوئے

مخدوم اس کو سرورِ دیں نے بنا دیا
جو آ گیا ہے جذبۂ خدمت لیے ہوئے

عشقِ نبیؐ کا فیض ہے گلزارِ عشق میں
ہر سو بہارِ زیست ہے نکہت لیے ہوئے

دستورِ بندگی بھی ہے منشورِ زیست بھی
قرآن ہے حیات کی صورت لیے ہوئے

مسرور لے فدا ہوں سرِ راہِ معرفت
دل میں حبیبِ حق کی محبت لیے ہوئے
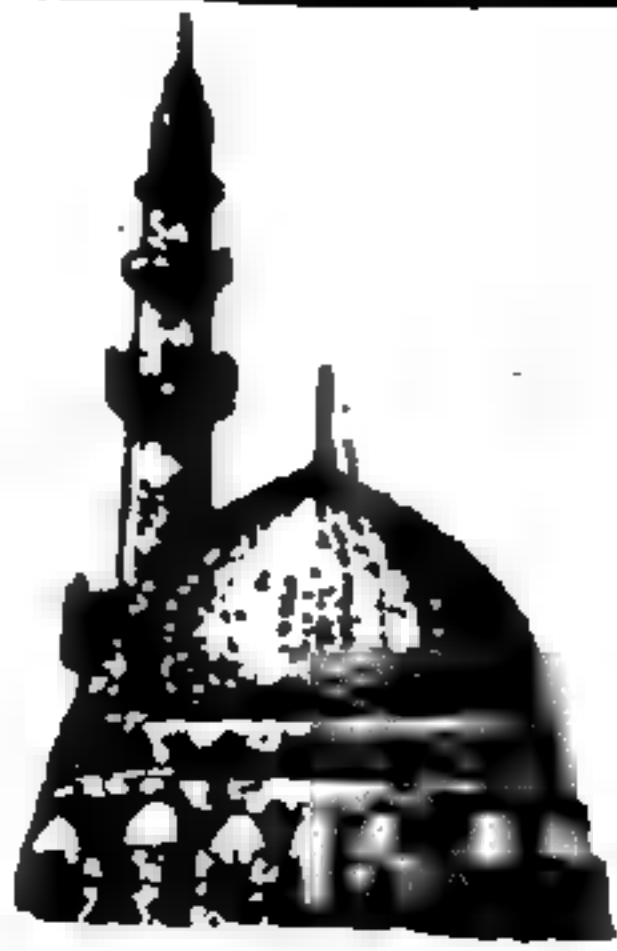
ہر طرح تابدار جنابِ رسولؐ ہیں۔
فطرت کا شاہکار جنابِ رسولؐ ہیں

آئینۂ حیات، محبت کی آبرو
محبوبِ کردگار جنابِ رسولؐ ہیں

گلزارِ کائنات مہکتا ہے آپؐ سے
کونین کی بہار جنابِ رسولؐ ہیں

جو تاج دارِ دہر ہے ان کا غُلام ہے
وہ شاہِ ذی وقار جنابِ رسولؐ ہیں

ممکن نہیں خزاں کے قدم آئیں اس طرف
باغِ سدا بہار جنابِ رسولؐ ہیں۔

آیا جو بے قرار اُسے مل گیا قرار
تسکینِ روزگار جنابِ رسولؐ ہیں

عقبیٰ کے غم میں کس لیے بیتاب ہے فداؔ
جب تیرے غمگسار جنابِ رسولؐ ہیں
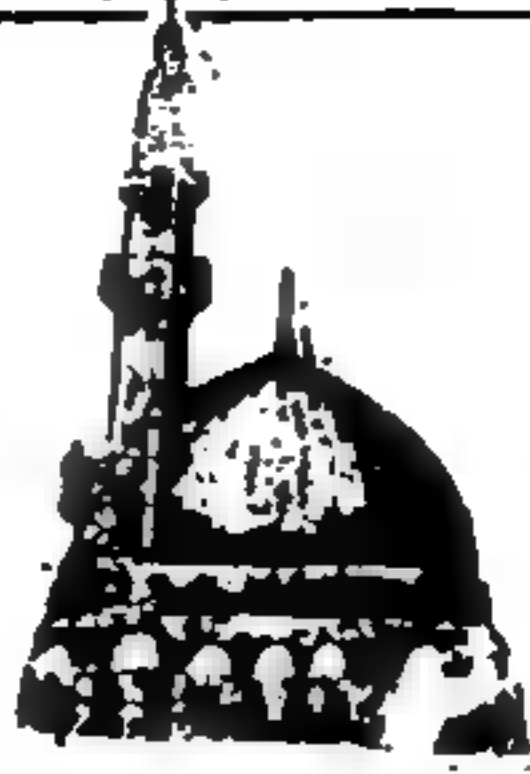
اللہ رے یہ قسمتِ گلزارِ کائنات

سرکارؐ کائنات ہیں صنوبارِ کائنات

محبوبِؐ حق ہیں باعثِ اظہارِ کائنات

اُن کی نظر ہے کاشفِ اسرارِ کائنات

خوشبوئے اتحاد لیا کر شجر شجر

مہکا دیا حضورؐ نے گلزارِ کائنات

دِل میں نبیؐ کے عشق کا ہوتا ہے جب خرام

کھُلتے ہیں چشمِ شوق پہ اسرارِ کائنات

جو بھی مرے رسولؐ کے در کا فقیر ہے

وہ بھی ہے کائنات میں مختارِ کائنات

کیونکر فدا پہ رحمتِ خالق نہ ہو فدا

لب پر ہے اس کے مدحتِ سرکارِ کائنات
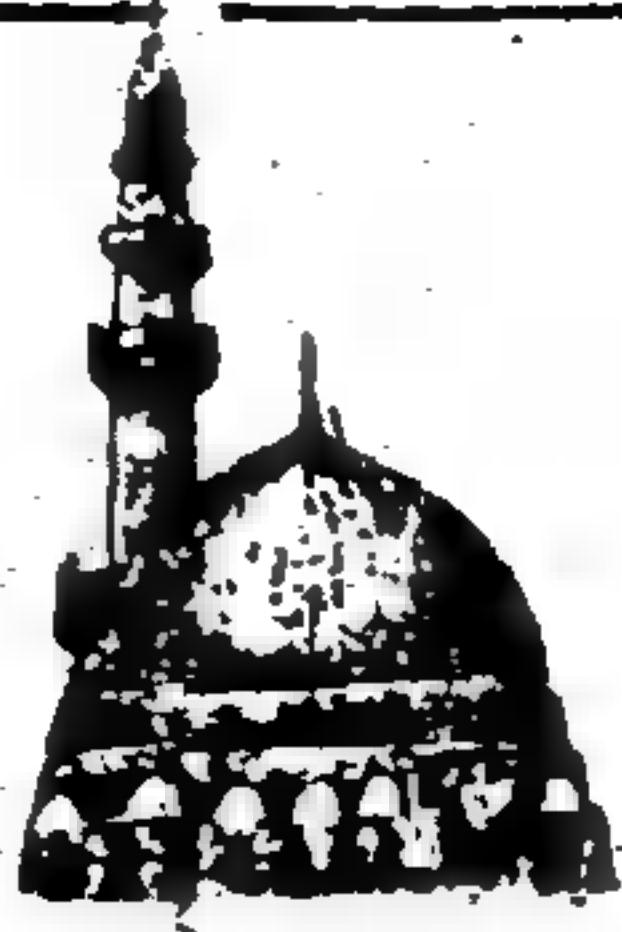
قرآنِ پاک صورتِ محبوبِؐ کبریا
شرحِ حیات سیرتِ محبوبِؐ کبریا

جس نے بھی کی ہے مدحتِ محبوبِؐ کبریا
پائے گا وہ شفاعتِ محبوبِؐ کبریا

جانِ جہاں، حبیبِؐ خدا، صدرِ مرسلیں
یہ ہے مقامِ عظمتِ محبوبِؐ کبریا

کشتِ حیاتِ عشق پہ کیونکر نہ ہو بہار
برسا ہے ابرِ رحمتِ محبوبِؐ کبریا

اس شخص پر کھلا ہے درِ شہرِ آگہی
جس نے بھی کی ہے بیعتِ محبوبِؐ کبریا

گزرا ہے ریگزارِ تمنا سے جب فدا
حاصل ہوئی ہے نصرتِ محبوبِؐ کبریا
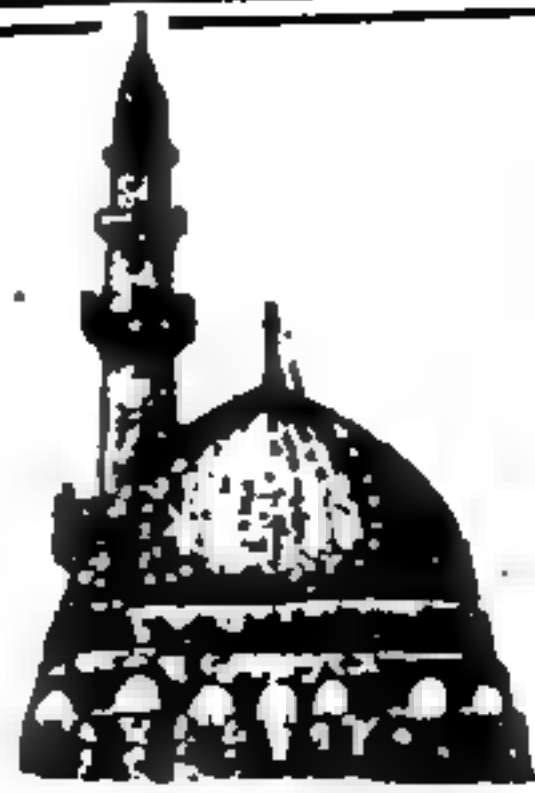
ان کی جھلک سے شمعِ شبستاں کی عید ہے
چہرے سے مہرِ صبحِ درخشاں کی عید ہے
اللہ رے درودِ محمدؐ کا معجزہ
جنگل ہرا بھرا ہے گلستاں کی عید ہے
تشریف آوری ہے رسالت مآبؐ کی
مسرورِ زندگی ہے دل و جاں کی عید ہے
میلادِ مصطفےٰؐ سے زمانہ ہے شاد کام
ذوقِ نگاہ و شوقِ فراواں کی عید ہے
جو بندۂ گماں ہے پریشاں ہے آج بھی
جلووں سے ان کے دیدۂ ایقاں کی عید ہے
جس کو نبیؐ سے دولتِ بیدار مل گئی
اس درد و غم کے گھر میں اُس انساں کی عید ہے
دنیا کے بادشاہ تو رنجور ہیں فدا
لیکن غلامِ سرورِ دوراں کی عید ہے
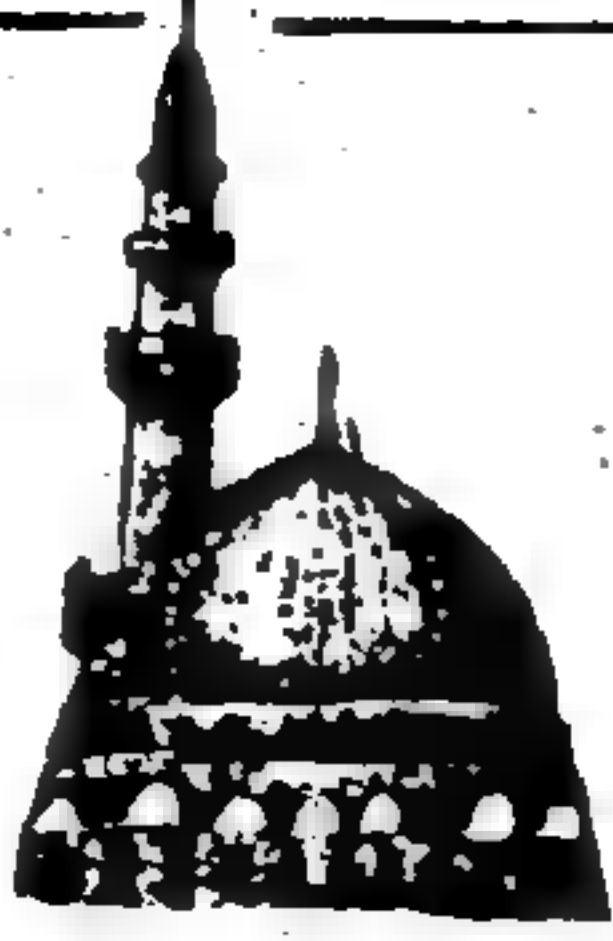
اللہ رے یہ سلطنت و شانِ مصطفیٰؐ
ارض و سما ہیں تابعِ فرمانِ مصطفیٰؐ

شاخوں پہ جس کی غنچۂ توحید کھل گئے
وہ ہے سدا بہار گلستانِ مصطفیٰؐ

جلوے ہیں چشمِ شوق میں ربِّ جلیل کے
احسانِ مصطفیٰ ہے یہ احسانِ مصطفیٰؐ

یہ فیض یہ کرم یہ عنایت یہ التفات
سلطانِ شش جہت ہیں گدایانِ مصطفیٰؐ

پھرتے ہیں دل میں دولتِ ایماں لیے ہوئے
کتنے غنی ہیں بے سروسامانِ مصطفیٰؐ

اُس کی نظر پہ کھل گئے سب رازِ ممکنات
حاصل ہے جس کو دہر میں عرفانِ مصطفیٰؐ

جس وقت شعر گوئی پہ مائل ہوا فداؔ
ابھرا ہے لوحِ فکر پہ عنوانِ مصطفیٰؐ
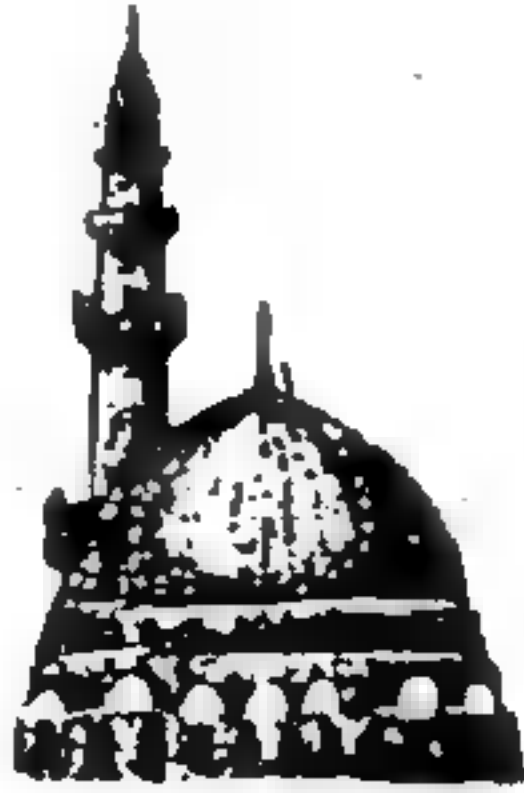
جنابِ سیدِ ہر دو سرا تشریف لاتے ہیں
جہاں میں رونقِ ارض و سما تشریف لاتے ہیں

مہ و انجم تھے جن کی دید کو بے چین مدت سے
وہی محبوبِ حق نور الہدیٰ تشریف لاتے ہیں

خدائی کا تو کہنا کیا خدا بھی جن کا طالب ہے
وہی ممدوحِ ذاتِ کبریا تشریف لاتے ہیں

شب و روزِ جہاں میں روشنی ہے جن کے جلووں سے
وہی بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ تشریف لاتے ہیں

ہمیشہ جن کا ذکرِ خیر ہوگا خلدِ بستی میں
وہی خیر البشر خیر الوریٰ تشریف لاتے ہیں

صدا صلِ علیٰ کی کیوں نہ ہو پھولوں کے ہونٹوں پر
چمن میں پیشوائے انبیا تشریف لاتے ہیں

درِ جنت کھلے گا جن کے ادنیٰ سے اشارے پر
فدا وہ شافعِ روزِ جزا تشریف لاتے ہیں
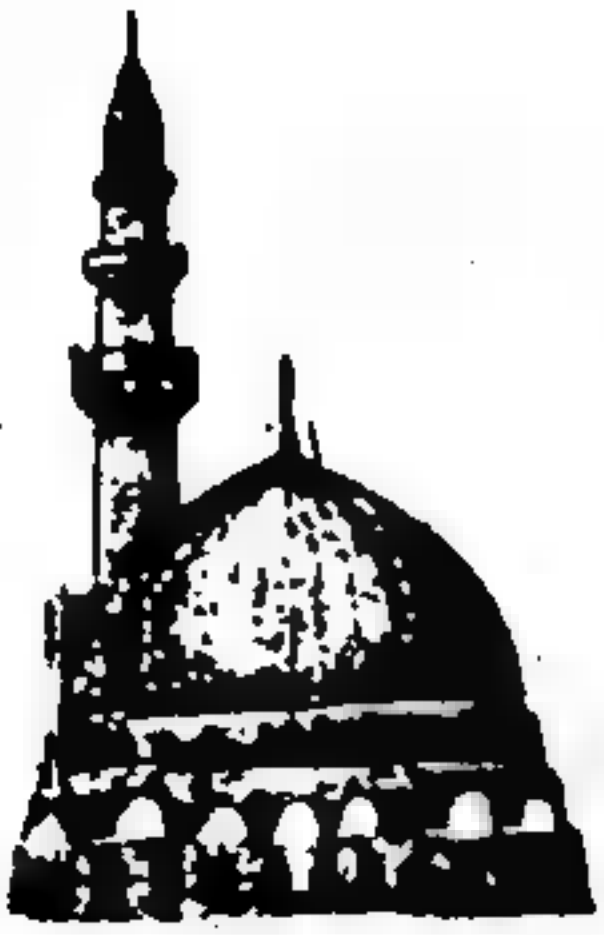
جانِ بحر و بر ہیں روحِ زندگی خیرُ البشرؐ
آبروئے کُن ہیں اللہ غنی خیرُ البشرؐ

ہر شبستانِ تمنا میں ہیں مہتابِ جمال
ظلمتوں میں آفتابِ آگہی خیرُ البشرؐ

آپ نے گمراہ انسانوں کو منزل بخش دی
رہبرِ کامل رسولِ ہاشمی خیرُ البشرؐ

آپ ہیں آئینہ دارِ حُسنِ ربِّ کائنات
آپؐ سے دِل کو ملی تابندگی خیرُ البشرؐ

عالمِ امکاں کی ہر شئے پر تصرف آپؐ کا
آپؐ کو زیبا ہے شانِ سروری خیرُ البشرؐ

آپؐ سے کرتے ہیں کسبِ نورِ مہر و ماہ بھی
آپؐ سے چمکا جہانِ زندگی خیرُ البشرؐ

اللہ اللہ آپؐ کی یادوں نے پایا یہ مقام
دھڑکنوں میں ہیں دلِ بیتاب کی خیرُ البشرؐ

جل رہا ہوں غم کے شعلوں میں خدارا التفات
رحم کے قابل ہے میری بے بسی خیرُ البشرؐ

رات کی تاریکیوں میں مضطرب ہے اب فداؔ
دیدہ و دِل کو عطا ہو روشنی خیرُ البشرؐ
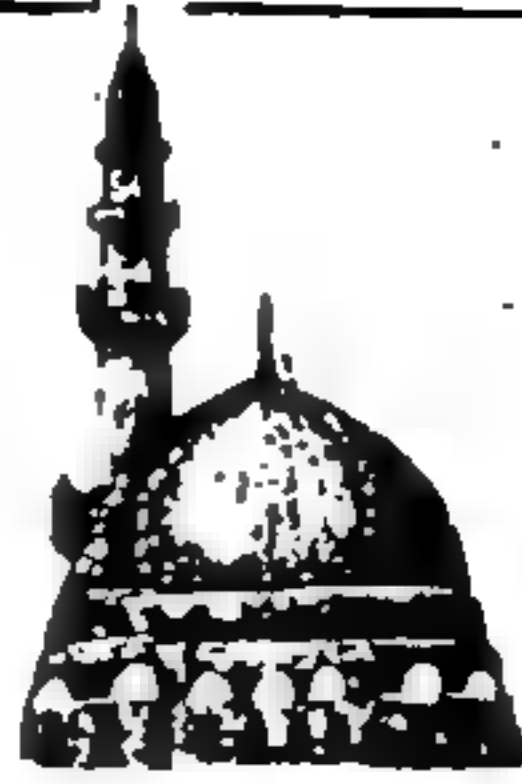
کیا ہے جو اعلانِ حق مصطفےٰ نے — اُٹھا جبرِ باطل اُنہیں آزمانے
نظر کو نکھارا ہے شمس الضحیٰ نے — دلوں کو جِلا دی ہے بدرالدجیٰ نے
حجاباتِ قلب و نظر سے اُٹھا کر — خدا سے ملایا حبیبِ خدا نے
سرِ راہِ انساں تھے ظلمت کے طوفان — اُجالے بکھیرے ترے نقشِ پا نے
مٹایا ہے شر زیست کی رہگزر سے — کیا ہے یہ احسان خیرالوریٰ نے
دیا ہے شب و روز درسِ اُخوت — وہ آئے تھے انساں کو انساں بنانے
مسلماں کو بخشا چلن زندگی کا — رسولِ خدا نے رسولِ خدا نے

فدا سر جھکا نورِ باقی کے در پر
کہ فانی ہیں دنیا کے سب آستانے
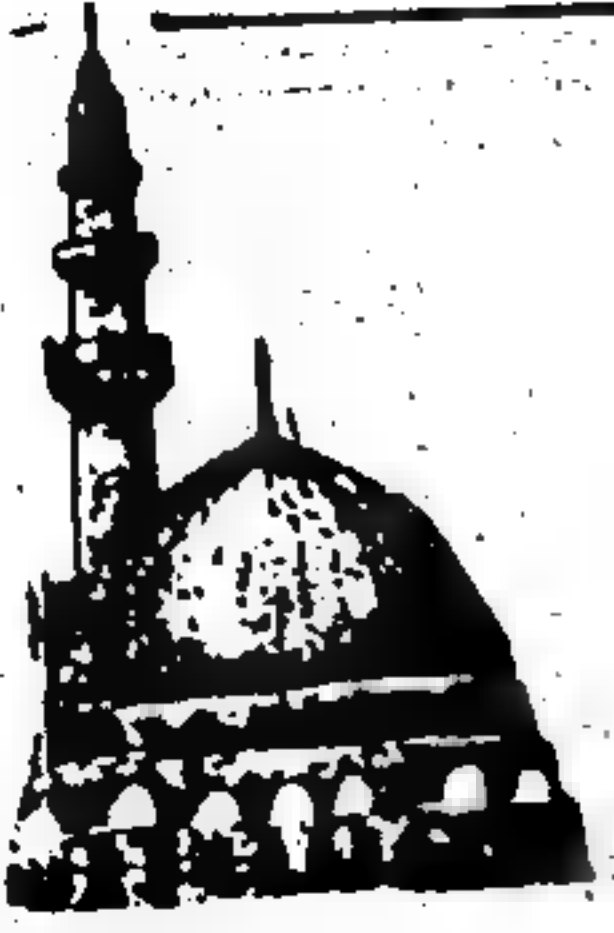
تمام انبیاء کا امام آگیا ہے
محمد علیہ السلام آگیا ہے

ہوئی عرشِ اعظم پہ جس کی رسائی
وہ محبوبِ عالی مقام آگیا ہے

زہے آپؐ لائے کتابِ ہدایت
خوشا زندگی کا پیام آگیا ہے

شبِ تار پر چھا گئے ہیں اُجالے
وہ بطحا کا ماہِ تمام آگیا ہے

کریں اقتدا کیوں نہ یہ چاند سورج
جہاں میں امام الامام آگیا ہے

دیا جس نے گونگوں کو حُسنِ تکلم
خدا سے جو تھا ہمکلام آگیا ہے

ہوا ہے وہ میخانۂ حق کا ساقی
ترے دَر پہ جو تشنہ کام آگیا ہے

جُھکی جا رہی ہے جبینِ تمنا
کہ نزدیک دارُالسلام آگیا ہے

فدا بہرِ تعظیم صف بستہ ہوں سب
شہِ دوسرا کا غلام آگیا ہے
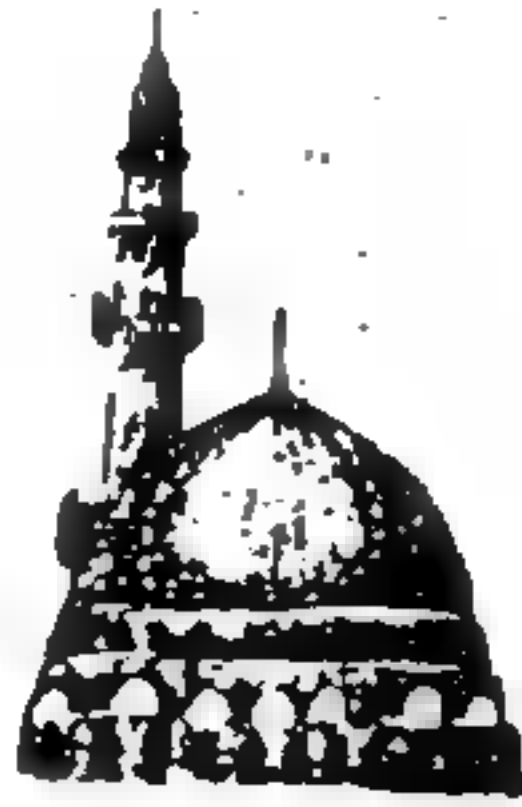
عشقِ نبیؐ کا زخم جو کھایا نہ جائیگا ۔۔۔ ذرّے کو آفتاب بنایا نہ جائے گا

روشن ہے دل میں داغِ پیمبرؐ کے عشق کا ۔۔۔ یہ وہ چراغ ہے جو بجھایا نہ جائے گا

کندہ ہے لوحِ دل پہ حبیبِؐ خدا کا نام ۔۔۔ یہ نقش وہ ہے جسکو مٹایا نہ جائے گا

جو کام آگیا ہے محمدؐ کی راہ میں! ۔۔۔ تا حشر نام اس کا مٹایا نہ جائے گا

شوریدہ سر نہیں ہوں نبیؐ کا غلام ہوں ۔۔۔ سر جھک گیا جو دَر پہ اٹھایا نہ جائے گا

میری غذائے رُوح درود و سلام ہے ۔۔۔ میرا بدن زمین سے کھایا نہ جائے گا

دِل میں فدا جو یادِ رسولؐ خدا نہیں
بارِ غمِ زمانہ اُٹھایا نہ جائے گا
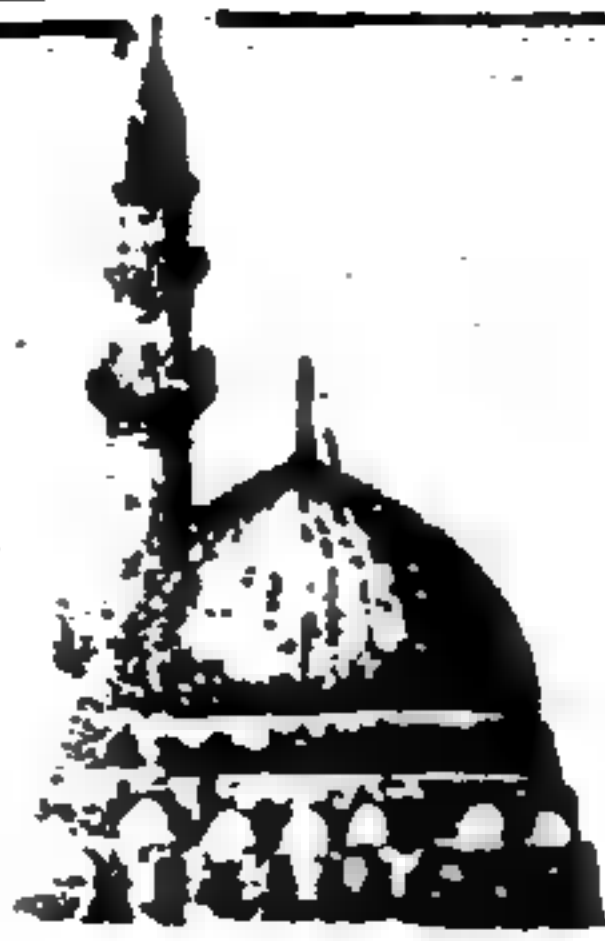
میلادِ نبیؐ کا دِن آیا سبحان اللہ سبحان اللہ
لمحوں کی زباں پر ہے یہ صدا سبحان اللہ سبحان اللہ

آمد ہے زمینِ بطحا پر محبوبِ خدائے برتر کی
کونین میں ہے یہ شور بپا سبحان اللہ سبحان اللہ

دوزخ کے دریچے بند ہوئے محبوبِ خدا کی آمد پر
دروازۂ جنت کھُل کے رہا سبحان اللہ سبحان اللہ

تثلیث کی بہری دُنیا میں توحید کے نعرے گونجے ہیں
اصنام کا مسکن بول اٹھا سبحان اللہ سبحان اللہ

ایران کی آتش سرد ہوئی زرطشت کے ڈیرے کوچ ہوئے
چمکا ہے عرب میں نورِ ھُدیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

کسریٰ کے محل کے کنگرے گرے قیصر کا جگر بھی کانپ اٹھا
توحید کا نعرہ گونج اٹھا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ لالہ و گل یہ نجم و گہر
ہر چیز فدا ہے ان پہ فدا سبحان اللہ سبحان اللہ
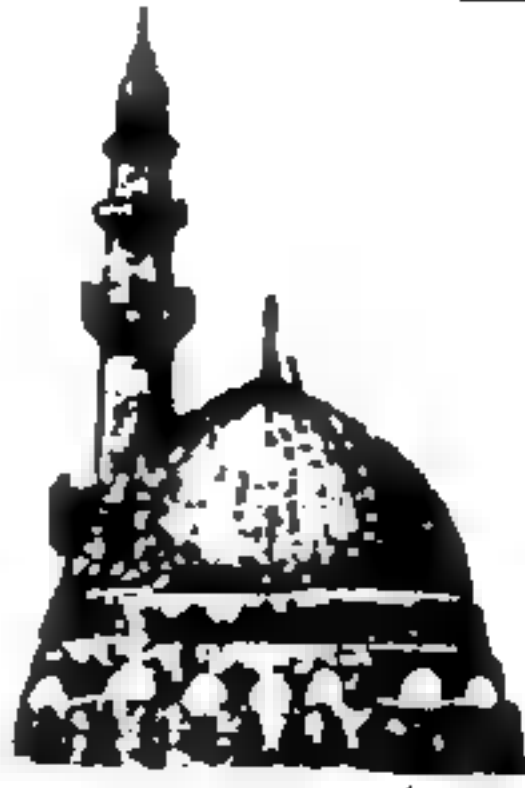
کارگاہِ حق میں ہے یہ کام سوتے جاگتے
میرے لب پر ہے نبیؐ کا نام سوتے جاگتے

ساقیٔ کوثر کے جلوے ہیں نظر کے سامنے
پی رہا ہوں آگہی کے جام سوتے جاگتے

فرشِ دل سے اُٹھ رہی ہے اب صدائے لَا اِلٰہ
آرہے ہیں عرش سے پیغام سوتے جاگتے

ضربِ اِلَّا اللّٰہ سے کھلنے دو بابِ آگہی
رازِ فطرت ہوں گے طشت از بام سوتے جاگتے

رَبِّ ھَبْلِی اُمّتی لب پر رہا ہے رات دن
آپ فرماتے رہے اکرام سوتے جاگتے

یارسول اللّٰہ جس سے اولیاء سرشار ہیں
اب فداؔ پر بھی ہو وہ انعام سوتے جاگتے
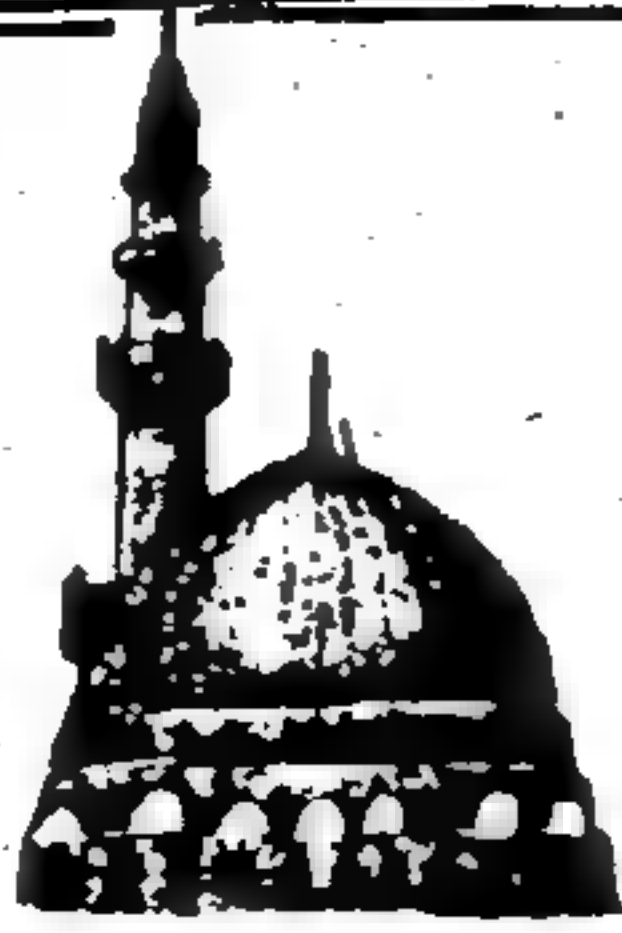
جو ہے نگاہِ سرورِؐ عالم سے فیض یاب — وہ شخص لاجواب ہے اُس کا نہیں جواب
سلطانِ کائنات کی آمد کا یہ مآل! — شہرِ دل و نگاہ میں برپا ہے انقلاب
تاباں ہو کیوں نہ میرے خیالوں کی انجمن — عشقِ نبیؐ کا دل میں درخشاں ہے آفتاب
گزرے ہیں دشت سے تو چمن زار کر دیا — آقائے نامدار ہیں رحمت کا وہ سحاب
آئی ہوا جو زُلفِ نبیؐ چُوم کر ہوئی — خوشبو بکھیر دی ہے زمانے میں بے حساب
کام آ گئے جو ختمِ نبوت کی راہ میں — دنیا و آخرت میں ہوئے ہیں وہ کامیاب
اے عشرتِ زمانہ مرا انتظار کر — مَیں اب ہوں بارگاہِ رسالت میں باریاب
چُومے ہیں اس کے پاؤں سلاطینِ دہر نے — حاصل جسے گدائے نبیؐ کا ہوا خطاب
میری نگاہِ شوق میں روشن ہیں منزلیں — جب سے ہوں کاروانِ پیمبر کا ہمرکاب
آراستہ ہے مدحِ پیمبر سے ہر ورق — کیوں کر نہ پُرکشش ہو مری زیست کی کتاب

گلدستۂ خیال کی زینت کرو فدا
نعتِ نبیؐ کا پھول ہے پھولوں میں انتخاب
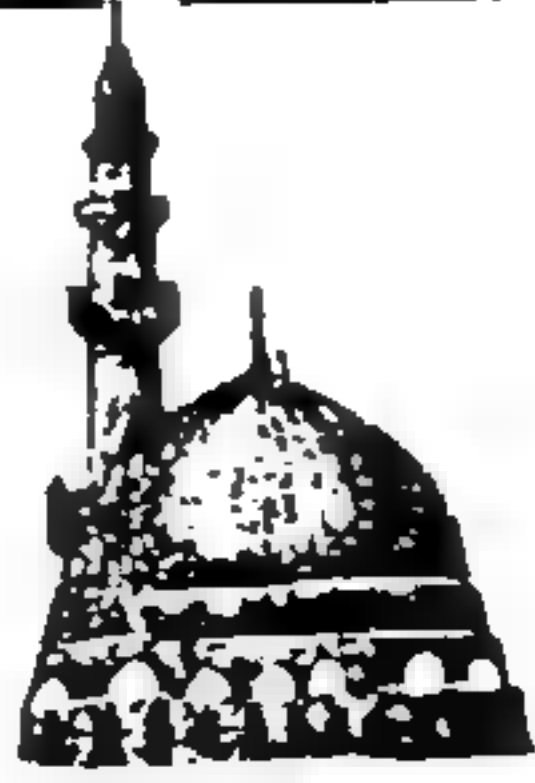
جلوہ مصطفٰےؐ ہے یوں پردۂ حسنِ ذات میں | جیسے ہے زیست کی مہک گلشنِ صدصفات میں
مجھ کو ہے تیرا آسرا کشمکشِ حیات میں | جذبِ عمل ہے کارگر، شیرِ تعیّنات میں
پیکرِ نورِ کبریا، تیری تجلّیات سے | حق کا چراغ جل اٹھا انجمنِ حیات میں
حکمِ خدا کی ترجماں تیری زباں ہے بیگماں | مقصدِ لازوال ہے تیری ہر ایک بات میں
کون و مکاں کے دشت کو رشکِ بہار کر دیا | ورنہ بھرے تھے خار و خس دامنِ کائنات میں
راہِ طلب کی ظلمتیں منزلِ نور بن گئیں | شمعِ نشاط ہو گئی بزمِ تفکرات میں
عالمِ علمِ غیب ہے تیرے شعور کی نظر | وسعتِ فرش و عرش ہے تیرے مشاہدات میں
مہر میں ہے تری ضیا، پھول میں رنگ ہے ترا | تیرے جمالِ ذات کا نور ہے شش جہات میں
پھر ہو کرم کی اک نظر طیبہ کا پھر کروں سفر | بیت نہ جائے زندگی حسرتِ التفات میں

لاکھ غزل میں ہے فدا شرحِ بیانِ زندگی
مدحِ رسولؐ کر رقم بزمِ نگارشات میں
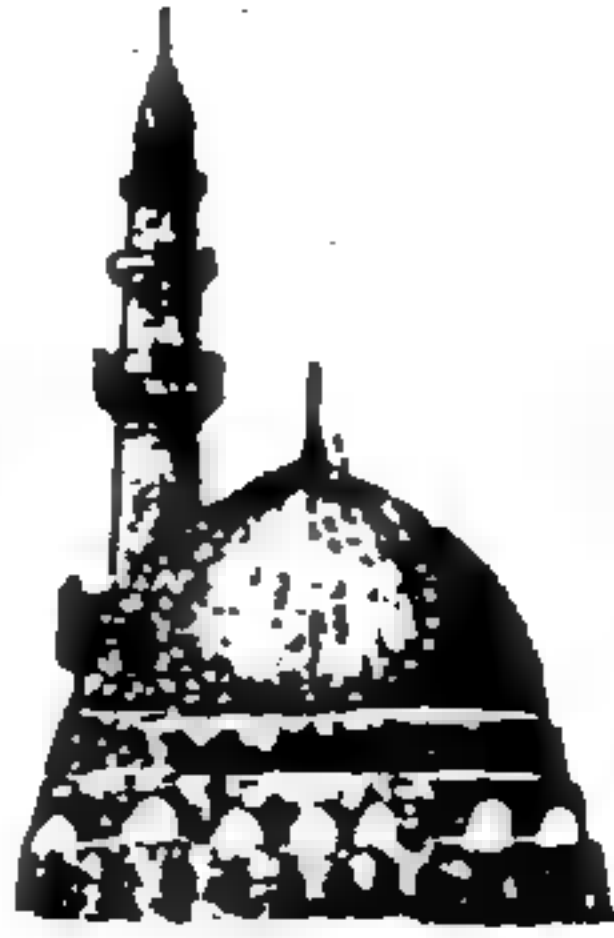
مُقدر درخشاں ہے غارِ حرا کا — جمال اس نے دیکھا حبیبؐ خدا کا

قدم بوس ہیں جبریلؑ امیں بھی — یہ ہے مرتبہ سرورِ انبیاء کا

وہ آیاتِ اقراء کی گونجیں صدائیں — نصیبہ ہے بیدار گوشِ حرا کا

یہ وحیِ جلی ہے خدا کی طرف سے — محمدؐ ہے مُلہم کتابِ ھُدا کا

مُبارک مُبارک رسولِ مؤخر — کھُلا باب تم پر علوم خُدا کا

کرو رہنمائی زمانے کی جا کر — زمانہ ہے اب منتظر رہنما کا

سنا جب یہ پیغامِ خلّاقِ عالم — تو عالم تھا کچھ اور ہی مصطفٰےؐ کا

مسرّت کے آنسو تھے آنکھوں کی زینت — مُفسّر تھا رُخ نسخۂ کیمیا کا

یہ حسرت ہے دل میں فدائے حزیں کے
کہ آنکھوں میں حلقہ ہو غارِ حرا کا
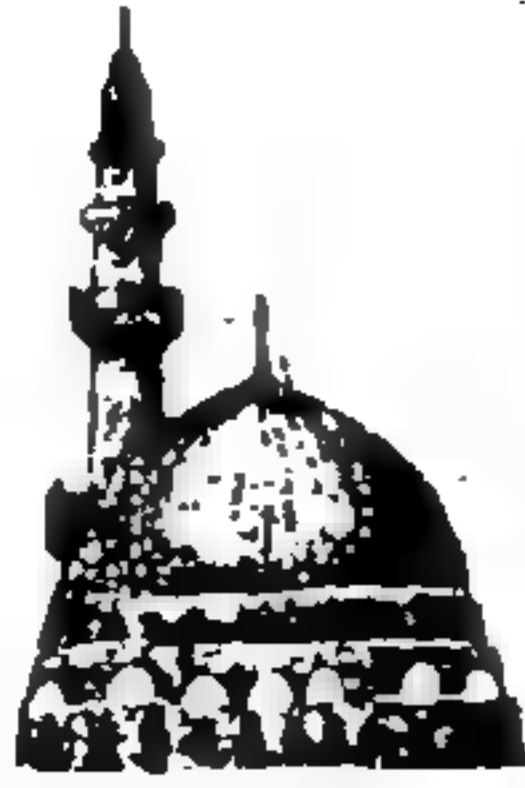
دِل میں روئے مصطفےٰ روشن ہوا | قُربِ حق کا آئینہ روشن ہوا
چھا گئیں جب ہر طرف تاریکیاں | دہر میں حق کا دیا روشن ہوا
جب ہوا توحید کا سورج طلوع | تب خدا کا راستہ روشن ہوا
نُورِ حق یا عرشِ اعظم کا چراغ | کیا کہوں دنیا میں کیا روشن ہوا
عرش تک چمکے نبیؐ کے نقشِ پا | سلسلہ معراج کا روشن ہوا
مسکرائی ہیں نظر میں منزلیں | وہ چراغِ حق نما روشن ہوا
کھل گئے اوراقِ فرقانِ حمید | دہر پر رازِ خدا روشن ہوا
جل اُٹھی پلکوں پہ قندیلِ طلب | جذبۂ صدق و صفا روشن ہوا
رُخ سے اُٹھا سرورِ دیں کا نقاب | جلوۂ مہر و وفا روشن ہوا
ذکرِ سرکارِ دو عالم مرحبا!! | میرا اُن کا رابطہ روشن ہوا

جب فدا آئے خیالوں میں نبیؐ
ذہن کا ہر زاویہ روشن ہوا
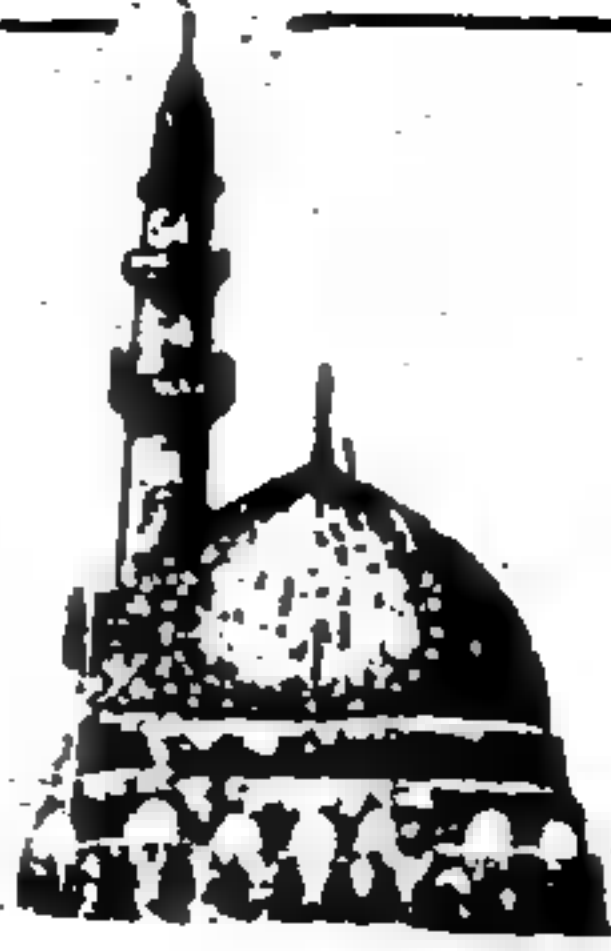
دہر میں چمکا ہے جب مہرِ رسالت آپؐ کا
جس کے چہرے سے چھلکا حسنِ رحمت آپؐ کا

حسن کی قندیل ہے اب ذرّے ذرّے کا بدن
ہر طرف ہے جلوۂ نورِ لطافت آپؐ کا

مل گیا ہے گمرہوں کو راہِ منزل کا سراغ
جلوہ گر جس دم ہوا مہرِ ہدایت آپؐ کا

اوجِ انسانی کا پرچم عرش پر لہرا دیا
اللہ اللہ دستِ معراجِ حقیقت آپؐ کا

آپؐ کے جلوؤں سے روشن ہے چراغِ زندگی
جگمگاتا ہے دلوں میں نقشِ الفت آپؐ کا

حشر کی گرمی سے ہوگا خشک جب میرا دہن
آئے گا میرے لیے جامِ شفاعت آپؐ کا

ایک مدت سے مرے قلب و نظر ہیں مضطرب
ایک مدت سے ہوں مشتاقِ زیارت آپؐ کا

اِک فداؔ ہی کیا ہے الطاف و کرم سے فیضیاب
عام ہے ہر شخص پر فیضانِ رحمت آپؐ کا
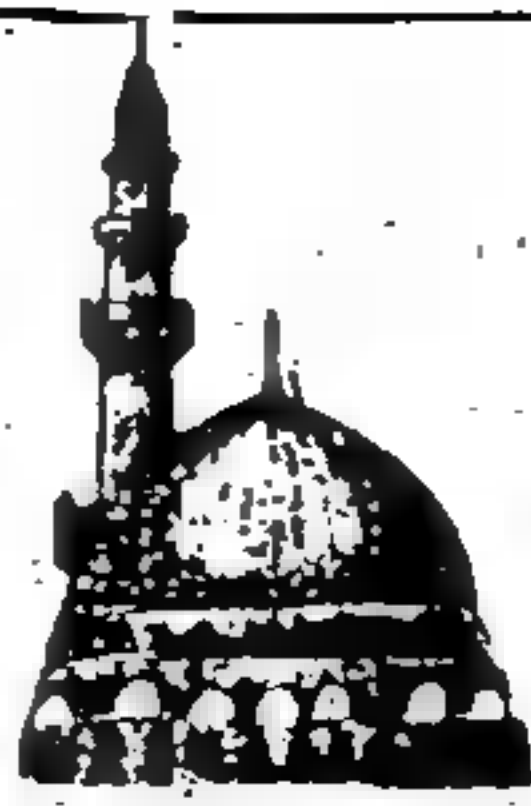
چمن میں غنچے چٹک رہے ہیں فلک پہ تارے چمک رہے ہیں
فدا وہ نورِ خدا کے پیکر برنگِ حسنِ تمام آئے۔

جہاں میں لاریب راہبر بھی رسول بھی لا کلام آئے
طریقے جینے کے آدمی کو بفیضِ خیرؐ الانام آئے۔

چراغِ عرش بریں محمدؐ ضیائے دنیا و دیں محمدؐ
چمک اٹھی ہے فضائے ہستی جمالِ ماہِ تمام آئے

غرض کے بندے ستا رہے تھے جہاں میں نادار و بے نوا کو
تو شفقتوں کا جمال بن کر وہ دستگیرِ انام آئے

نبیؐ نے لاتقنطو کا مژدہ گناہگاروں کو جب دیا ہے
زمیں نے صلِّ علیٰ پکارا فلک سے پیہم سلام آئے

قیام کیسا قعود کیسا سجود کیا ہے سلام کیا ہے۔
مرے جنوں کا ہے یہ تقاضا خیال ان کا مدام آئے

غزال ہے اپنے لہو میں غلطاں بہارِ وحدت ہوئی ہے خنداں
گلوں کے لب پر درود مہکا چمن میں خیرؐ الانام آئے۔
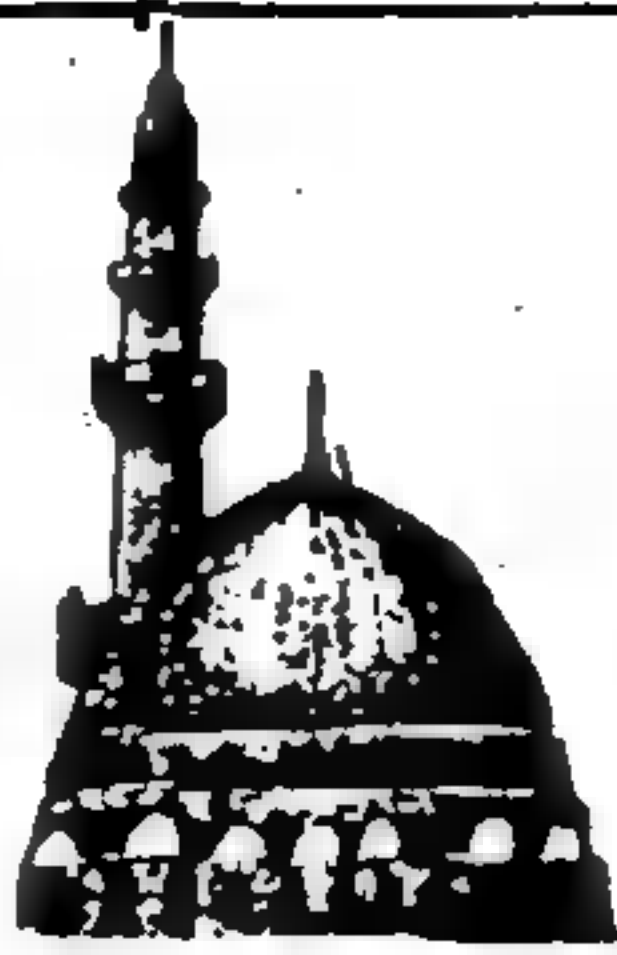
خوش خیال و خوش مقال و خوش جبیں خیرُ البشرؐ
خوش جمال و خوش خصال و خوش یقیں خیرُ البشرؐ

موجۂ حسن و کرم بحرِ یقین خیرُ البشرؐ
اے صدف کی آبرو دُرِ ثمیں خیرُ البشرؐ

مایۂ قلب و جگر ہے آپؐ کا ذکرِ جمیل
آپؐ ہیں سرمایۂ ایمان و دیں خیرُ البشرؐ

آپؐ کے نقشِ قدم سے ہیں درخشاں منزلیں
رہبرِ حق رہبرِ عرشِ بریں خیرُ البشرؐ

آپؐ کے انوار سے قلب و نظر کھیلا کریں
یہ ہے ارمانِ فدائے کمتریں خیرُ البشرؐ
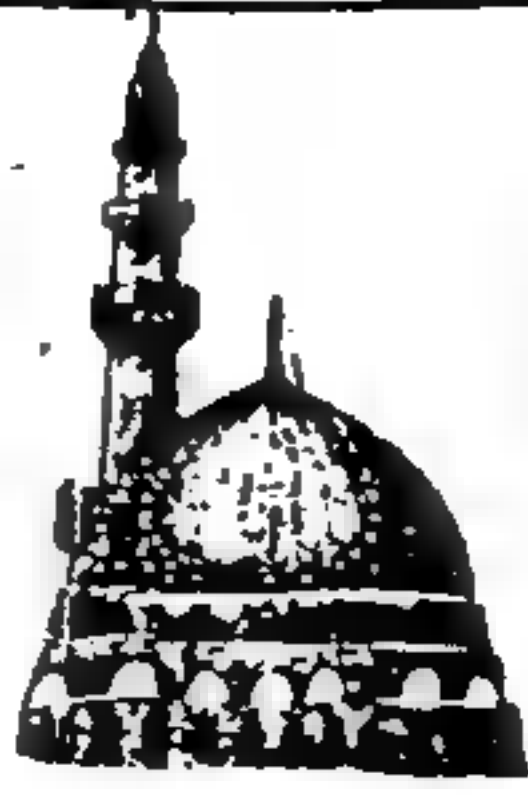
تقدس کی عظمت لئے جا رہی ہوں
مقدس امانت لئے جا رہی ہوں

حلیمہؓ بصد ناز فرما رہی ہیں
دو عالم کی نعمت لئے جا رہی ہوں

بظاہر تو غربت لیے جا رہی ہوں
حقیقت میں دولت لئے جا رہی ہوں

ثمر یہ ملا ہے قناعت کا مجھ کو
کہ میں باغ رحمت لئے جا رہی ہوں

چراغِ خلوص و وفا مل گیا ہے
ضیائے محبت لئے جا رہی ہوں

خزاں کے فسانے نہ چھیڑو چمن میں
بہارِ حقیقت لئے جا رہی ہوں

معنبر گھٹائیں معطر ہیں گیسو
سراپا لطافت لئے جا رہی ہوں

جسے ڈھونڈتی تھیں زمانے کی نظریں
وہی خیر و برکت لئے جا رہی ہوں

خدا بھی خدائی بھی جس پر فدا ہے
وہ حسنِ رسالتؐ لئے جا رہی ہوں
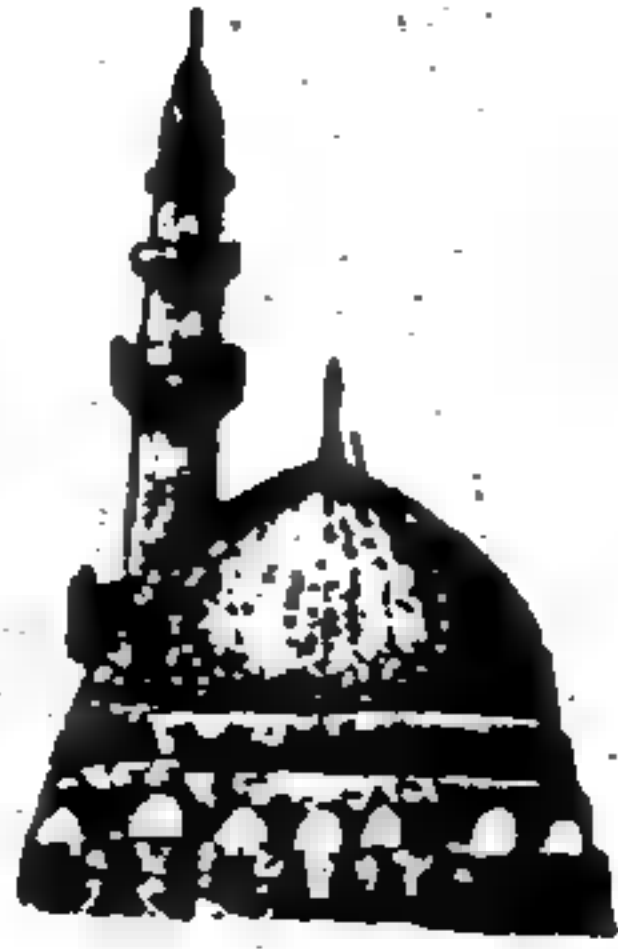
صلِّ علیٰ کا شور اُٹھا ہے چمن چمن

دروازۂ بہار کھُلا ہے چمن چمن!

اللہ رے یہ آمدِ سرکارِؐ کائنات

مشاطۂ بہار صبا ہے چمن چمن!

شاخوں کو مِل گئی ہے رِدا رنگ و نُور کی

ہر پھول اِک چراغِ وفا ہے چمن چمن

محفل سجی ہوئی ہے درود و سلام کی

پھولوں کے لب پہ صلِّ علیٰ ہے چمن چمن

خوشبوئے آگہی سے معطر ہے شاخ شاخ

فردوسِ زندگی کی ہوا ہے چمن چمن

روشن ہیں شاخ شاخ پہ عرفان کے چراغ

حُسنِ رسولؐ جلوہ نما ہے چمن چمن

اوجھل تھا خود لپسند کی نظروں سے جو قدا

بے پردہ وہ جمالِ خدا ہے چمن چمن
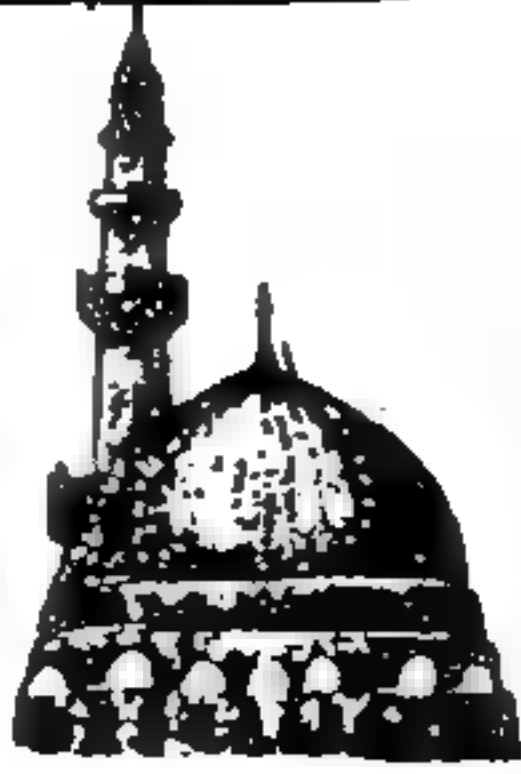
اب ہے اُداس گلشنِ جاں آپؐ کے بغیر
رنگینیٔ بہار کہاں آپؐ کے بغیر

محبوبِ حق بھی شافعِ محشر بھی آپؐ ہیں
روزِ جزا نجات کہاں آپؐ کے بغیر

سرمایۂ نظر ہے فقط آپؐ کا جمال
تسکینِ ذوقِ دید کہاں آپؐ کے بغیر

موہوم ہے کتابِ تمنا کا ہر ورق
حرفِ بنائے کون و مکاں آپؐ کے بغیر

علم الیقیں بھی آپؐ ہیں حق الیقیں بھی آپؐ
دل تھا شکارِ وہم و گماں آپؐ کے بغیر

پھولوں میں رنگ و بو ہے ستاروں میں نور ہے
بے کیف تھے زمین و زماں آپؐ کے بغیر

آجائیے فداؔ کے دیارِ نگاہ میں
لمحاتِ زندگی ہیں گراں آپؐ کے بغیر
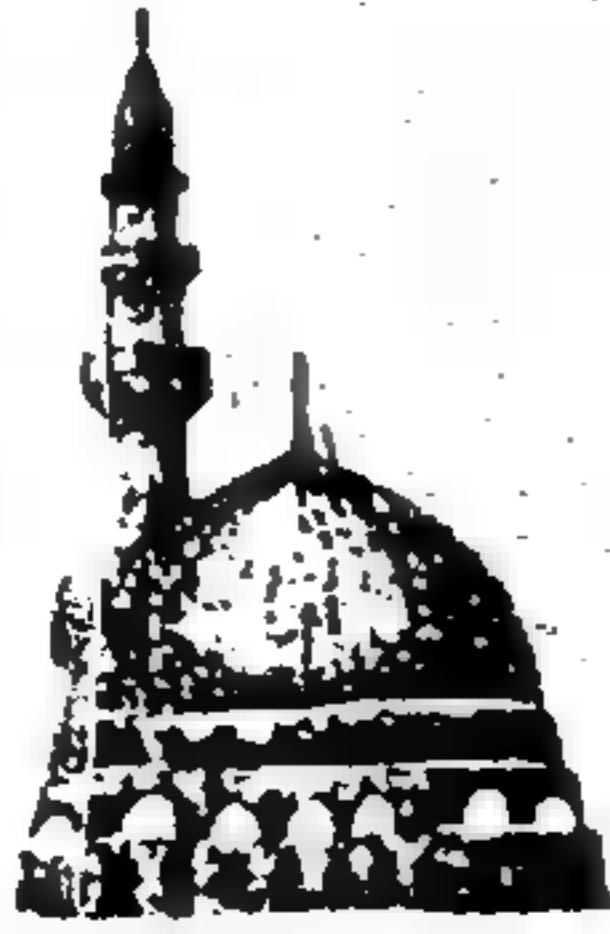
تو خیر البشرؐ ہے تو خیر الانام   تری ذات ذی شان و ذی احتشام
یہ رتبہ ہے تیرا یہ تیرا مقام   ہوا تیرا عرش بریں پر قیام
ہے آنکھوں کے آنگن میں تیرا قیام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

تو ساقیؐ کوثر تو کیفِ نسیم   نشاط آفریں تیرا خلقِ عظیم
زمانے پہ ہے تیرا لطفِ عمیم   بہر لحظہ ہے تو رؤف الرحیم
تری چشم ہے چشمۂ فیضِ عام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

تو سرتا بپا رحمتِ کبریا   رسولؐ خدا اشرف الانبیا
بنی نوعِ انساں کا تو رہنما   ترے نقشِ پا پر ہے منزل فدا
مسافر تری راہ کا شاد کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

بھرا پا ہے تو نورِ وحدانیت   عبادت عبادت تری عبدیت
عجب شان ہے شانِ محبوبیت   نگہدارِ ناموسِ انسانیت
فدا کہہ رہا ہے بصد احترام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
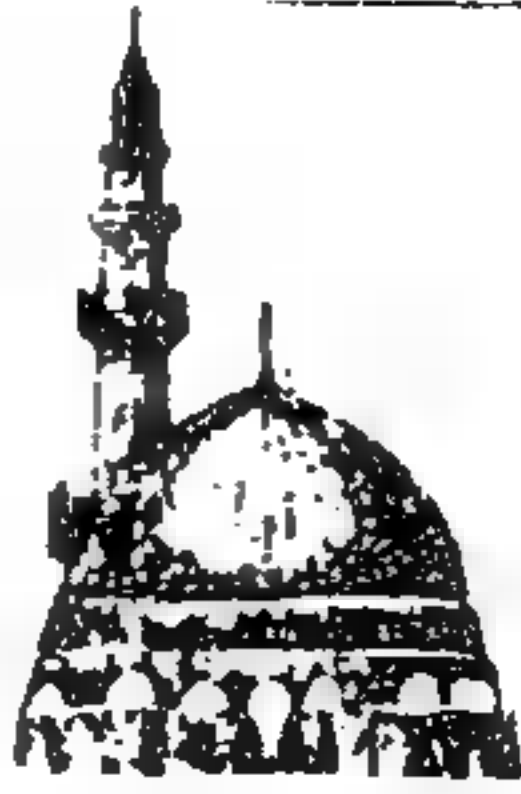
سر جو بھی جھکائے گا تیرے در پہ یقیں سے
آئیں گے سلام اس پہ سدا عرشِ بریں سے
رغبت نہ مجھے مال سے زر سے نہ زمیں سے
مانوس مرا دِل ہے غمِ سرورِ دیں سے
مہر و مہ و انجم ہوں کہ ذراتِ زمیں ہوں
لیتے ہیں سبھی نورِ محمدؐ کی جبیں سے
جس وقت ہوئی بارشِ انوارِ پیمبرؐ
اُگنے لگے مہتاب شبستاں کی زمیں سے
تعمیل رسالتؐ ہے ترقی کا ذریعہ
یہ راز ملا ہے مجھے قرآنِ مبیں سے
کیونکر نہ فدآ مجھ پہ ہوں جنت کی بہاریں
نسبت ہے مرے دل کو مدینے کے مکیں سے

٭

اے فدآ فاراں سے دیکھیں جو اب بھی مرد و زن
روشنی ہی روشنی ہے انجمن در انجمن
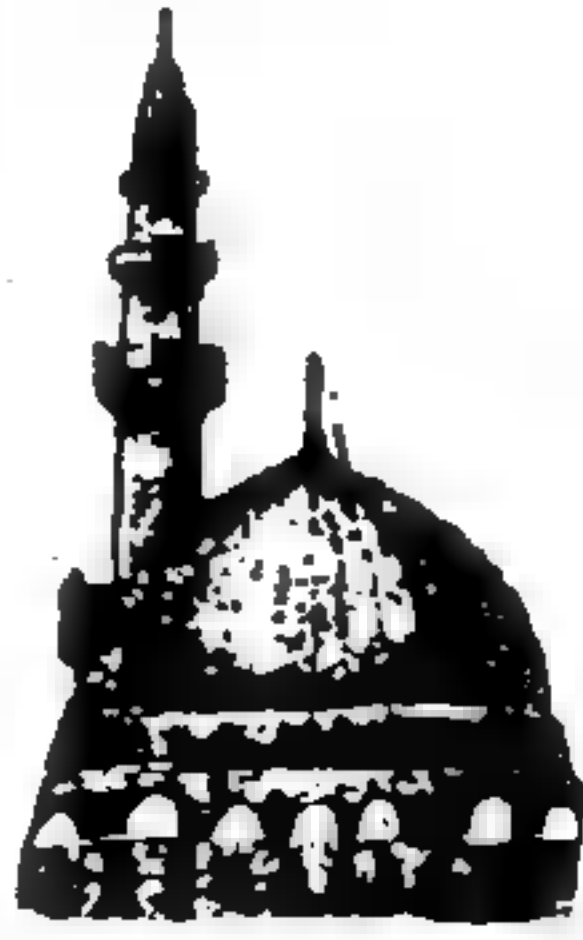
میرے نبی کی جہاں گرد کارواں ٹھہری
وہ رہگذار سعادت کا گلستاں ٹھہری

حبیبِ ربِّ دوعالم کی نور زا صورت
تصوّرات کی محفل میں ضوفشاں ٹھہری

رسولِؐ خیر کے جلوے وہاں وہاں دیکھے
مری نگاہِ تمنّا جہاں جہاں ٹھہری

لبوں پہ ناطقِؐ دوراں کے آگئی جو بات
کلامِ خالقِ اکبر کی ترجماں ٹھہری

بسی ہے جس میں درود و سلام کی خوشبو
وہ بزم جلوہ گہہ شاہِ دوجہاں ٹھہری

پہن لیا ہے گلوں نے لباسِ رنگِ حیات
ادا رسولؐ کی دستورِ گلستاں ٹھہری

مرے رسولؐ ہوئے حق سے ہمکلامِ فداؔ
حدیثِ عشق سرِ بزمِ لامکاں ٹھہری
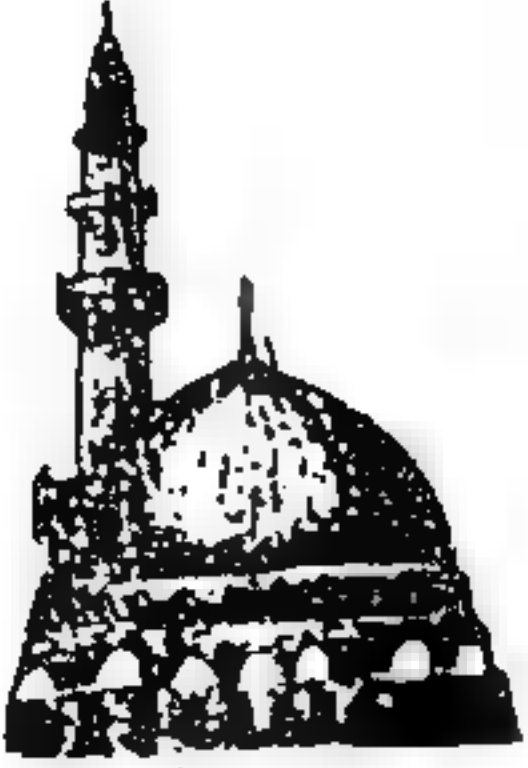
صنعتِ آذر کا جو کاشانہ تھا اب کعبہ ہے
کل جہاں گمراہ کُن بت خانہ تھا اب کعبہ ہے

جس کی انگنائی میں تھی اندھے بتوں کی سلطنت
جلوۂ یزداں سے جو بیگانہ تھا اب کعبہ ہے

اب یہاں سب لاالٰہ کے کیف سے مسرور ہیں
پہلے بُت سازوں کا یہ میخانہ تھا اب کعبہ ہے

لاتے ہیں جبریلؑ دانا جس میں احکامِ خلیل
احمقوں کے فن کا جو پیمانہ تھا اب کعبہ ہے

اب حقیقت کی تجلّی ہے درو دیوار پر !!!
وہمِ باطل کا کبھی افسانہ تھا اب کعبہ ہے

جس کی بنیادِ حسیں رکھی رسول اللہؐ نے
مرتضےٰؓ کا وہ ولادت خانہ تھا اب کعبہ ہے

آج اُس کی انجمن میں اہلِ دل ہیں شادماں
کُفر جس کی شمع کا پروانہ تھا اب کعبہ ہے

اب وہاں توحید کے عالم جھکاتے ہیں جبیں
جہل جس کے سائے کا دیوانہ تھا اب کعبہ ہے

اے فدا یہ ہے رسول اللہؐ کا فیضِ نظر
جس سے بالا جلوۂ جانانہ تھا اب کعبہ ہے

سلام اُس پر کہ جو سر تا بپا ہے نُور یزدانی
سلام اُس پر کہ جس کی ذات ہے محبوبِ سُبحانی

سلام اُس پر جسے زیبا زمانے کی امامت ہے
سلام اُس پر کہ جس کی پیروی معراجِ عظمت ہے

سلام اُس پر کہ جو ہے مصدرِ نُورِ الوہیت
سلام اُس پر کہ جس کا جلوہ جلوہ مرکزِ رحمت

سلام اُس پر کہ جس کا ہر اشارہ معنئ قرآن
سلام اُس پر کہ جس کی ہر ادا ہے رحمت رحماں

سلام اُس پر کہ ناداروں پہ لطفِ بیکراں جس کا
سلام اُس پر غریبوں پر کُھلا ہے آستاں جس کا

سلام اُس پر ملی نورِ بصیرت کی ضیا جس سے
سلام اُس پر کہ رستہ پوچھتے تھے رہنما جس سے

سلام اُس پر شناسائے حقیقت کر دیا جس نے
سلام اُس پر کہ افشا رازِ حکمت کر دیا جس نے

سلام اُس پر کہ جس کو رونق ارض وسما کہیے
سلام اُس پر کہ جس کو زینتِ عرشِ عُلا کہیے

سلام اُس پر چھڑایا جس نے ظلماتِ جہالت سے
سلام اُس پر نوازا جس نے سب کو علم وحکمت سے

سلام اُس پر جو ہے انسانیت کا مُحسنِ اعظم
سلام اُس پر خدا کے بعد جو ہے افضل واکرم
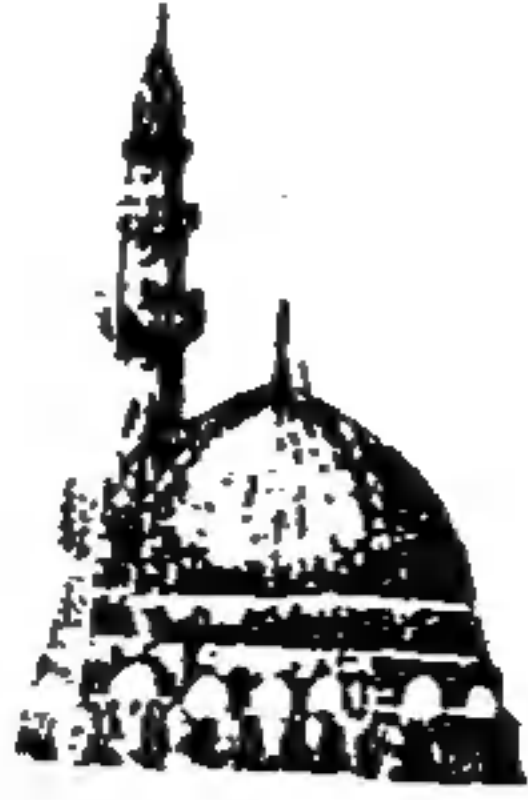
ثنا زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
حضورؐ لائقِ مدحت ہیں دو جہاں کے لیے

یہ فیضِ رحمتِ عالم ہے غم کے لمحوں میں
مسرّتوں کی بہاریں ہیں گلستاں کے لیے

سرِ نیاز کبھی در پہ جُھک نہیں سکتا
جبیں ہے وقف محمدؐ کے آستاں کے لیے

صدائے سرورِ عالم بگوشِ ہوش سنو
یہی خزینۂ رحمت ہے انس و جاں کے لیے

مرا خیال درخشاں ہے جلوۂ حق سے
کہ شاعری ہے مری شاہِ مُرسلاں کے لیے

فدا کے پاس ہے کیا اک حدیثِ ایماں[1] ہے
نہیں کچھ اور شہِ آخرالزماںؐ کے لیے

---

[1] :- نعتیہ مجموعہ کا نام۔

قطعات
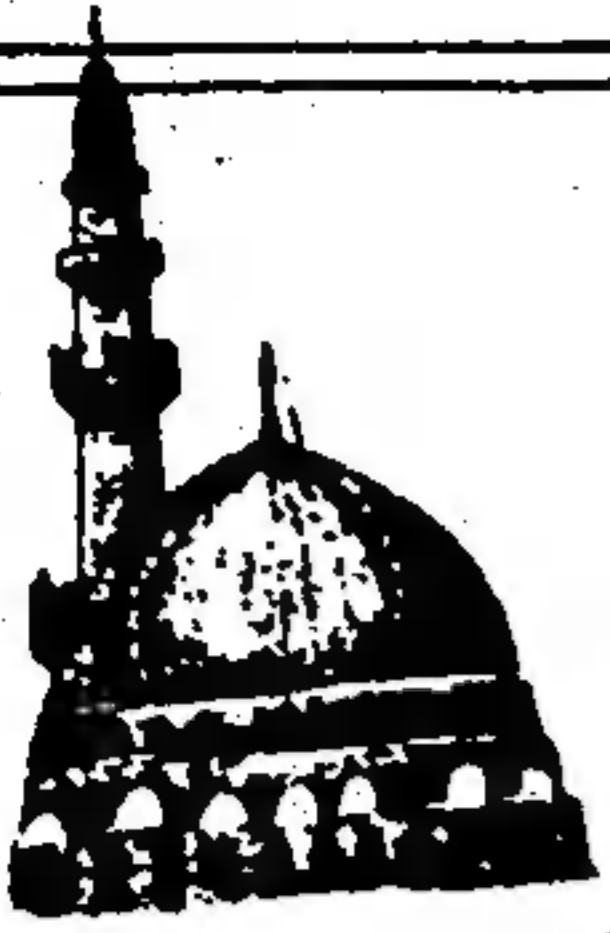
آفتابِ صبحِ دیں چمکا ہے جب فاران پر
کُفر لرزہ بن گئی ہے ظلمتوں کی جان پر
جس کی قسمت میں لکھی تھیں زندگی کی رفعتیں
جُھک گیا ہے وہ رسُولؐ اللہ کے فرمان پر

سرکشی پر جو ہوا آمادہ وہ مارا گیا
ہر ستارا قسمتِ اصنام کا گہنا گیا
جنگلوں میں کفر و ظلمت کے ہے شورِ تشنگی
کِشتِ ایمان و یقیں میں نُور کا دھارا گیا

اللہ اللہ شمعِ فارانی کا فیضانِ جمیل
ہو گئی روشن جہاں میں زلیست کی راہِ طویل
صبحِ توحید و رسالتؐ کی ضیائیں مرحبا
دیدۂ بینا میں چمکی عرشِ اعظم کی سبیل

کیا یہ کم ہے آدمی کو اپنا عرفاں ہو گیا
خارزارِ کُفر، ایماں کا گلستاں ہو گیا
مٹ گیا ہے لات و عزیٰ کی حکومت کا نشاں
ہر طرف جاری و ساری حکمِ یزداں ہو گیا